عجیب و غریب خواب

ابتدائے زمانہ شائستگی سے لے کر

دنیا کے تمام ممالک اور خصوصاً اہل یورپ کے اکثر مشہور

آدمیوں کے عجیب غریب خوابوں کا مجموعہ

کارخانہ پیسہ اخبار لاہور میں

انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا

پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۰۱ء میں

مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور میں باہتمام کارپردازان طبع ہوا

قیمت فی جلد (۹ر)

روئے زمین کے مشہور مردوں اور عورتوں کے

عجیب وغریب خواب

خواب کیا چیز ہے؟

خواب کیا چیز ہے؟ خواب سے مراد وہ نظّارہ ہے۔ جو انسان کو نیند کی حالت مین نظر آتا ہے۔ یہ نظّارہ مختلف قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی تو ڈراؤنا اور دہشتناک ہوتا ہے۔ کبھی فرحت افزا۔ کسی وقت تو نیند مین انسان پر خوف طاری ہو جاتا ہے اور کسی وقت وہ غایت درجہ کی بشاشت محسوس کرتا ہے۔ کبھی انسان کو ایسی ایسی چیزین نظر آتی ہین۔ کہ جن سے وہ سہم جاتا ہے۔ اور کبھی وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ گلزارین مین گلگشت کر رہا ہے۔ انہین نظّارون کے لحاظ سے ایک فیلسوف نے خوابون کو مفصلہ ذیل اقسام پر منقسم کیا ہے۔

۱۔ آسمانی خواب۔

۲۔ شیطانی خواب۔

۳۔ وحشت انگیز خواب۔

۴۔ فرحت افزا خواب۔

آسمانی خواب وہ ہین جنکو روحانی خواب بھی کہتے ہین۔ وہ ہین جنمین پاک نظارے

یا اپنے معشوق کو ملتا ہے۔ اور اُس سے بات چیت کرتا ہے۔ یا وہ بات پوری ہوگئی ہوئی
دیکھتا ہے۔ کہ جس کی اُسکو بہت تمنا ہوتی ہے۔ مثلاً طالب علم یہ دیکھتا ہے کہ وہ امتحان
مین پاس ہوگیا ہے۔ اِس قسم کے خوابون کو راحت افزا خواب کہتے ہین۔ کیونکہ اُنکے
دیکھنے سے دلکو ایک قسم کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اور جب آنکھ کھل جاتی ہے تو افسوس ہوتا
ہے۔ کہ وہ خوشی صرف خیالی اور عارضی تھی۔

خوابون مین ایک بات اور عجیب و غریب ہے۔ کہ وقت کا کچھ اندازہ نہین ہوتا ہے
تصورات و خیالات اس سرعت کے ساتھ کاربند ہوتے ہین۔ کہ سراسر تعجب آتا ہے۔
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے خواب مین دیکھا کہ وہ کسی دریا پر نہانے گیا ہے
یہ شخص چارپائی پر سرہانے گھڑی رکھکر ٹھیک بارہ بجے سویا تھا۔ آنکھ بند ہوتے
ہی اُس نے یہ خواب دیکھا۔ کہ وہ دریا پر نہانے گیا۔ اور کپڑے اُتار کر اُس نے کنارہ
پر رکھدیئے ہین۔ جونہین اُس نے پانی مین غوطہ مارا اور غوطہ مار کر سر نکالا تو اُس نے
دیکھا کہ نہ وہ دریا ہے۔ اور نہ کپڑے ہین۔ وہ ایک اجنبی ملک مین کھڑا ہے۔
اور بڑا تعجب یہ ہے۔ کہ وہانکے باشندے اِس کے واقف نہین ہین۔ یہ عالم خواب
مین حیران ہو رہا تہا کہ کہان جائے۔ کہ اتنے مین ایک جوان عورت وہان آئی۔ اور اُسکو
پکڑ کر کہنے لگی۔ او کمبخت تو کہان چلا گیا تہا۔ اگر مجھے اِس طرح جواب دینا تہا تو مجھ سے
شادی کیون کی تہی۔ یہ شخص حیران تہا کہ نہ جان نہ پہچان یہ عورت کہان سے نمودار
ہوگئی۔ ہر چند عالم خواب مین اس شخص نے جاننے سے انکار کیا۔ اور قسمین کہائین
کہ بہاگوان کیون مجھے دق کرتی ہے۔ مین تجھے نہین جانتا۔ تجھے دہوکا ہوا تیرا خاوند
کوئی اور ہوگا۔ مگر اُس عورت نے اس کی ایک بات نہ سنی اور اسکی گریبان گیر ہوئی
اِس پر بہت سے آدمی جمع ہوگئے۔ اور سب نے اُسکو ملکر شرمندہ کیا۔ کہ ہم تجھکو
جانتے ہین۔ اِس تجاہل عارفانہ سے کیا فایدہ۔ ہمارے روبرو تیری شادی
اِس عورت سے ہوئی تہی۔ اگر تو نہ جائیگا تو تجھکو گرفتہ و بستہ حاکم عدالت کے روبرو
لیجاوینگے۔ اور پھر تجھے سوائے ذلت اور رسوائی کے اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔
اس شخص نے ہرچند چاہا کہ وہان سے بھاگ جائے۔ مگر رہائی ممکن نہ ہوئی۔ ناچار

اور مقدس باتین دکہائی یا سنائی دین - مثلاً اس قسم کا نظارہ جو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب مین دیکھا تہا کہ چاند اور ستارون نے انکو سجدہ کیا تہا - اور اسکی تعبیر انکے والد بزرگوار نے یہ بیان کی کہ آپ پیغمبر ہو جائینگے - اس قسم کے خوابون کو اہل اسلام رویاے صادقہ کہتے ہین - اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ رویاے صادقہ نبوت کا ایک حصہ ہے - بو علی سینا کا قول ہے کہ جب کبھی کوئی مسئلہ حل طلب پیش ہوتا تہا تو مین وضو کرکے اور پاک ہو کر سو جاتا تہا - عالم خواب مین خود بخود وہ مسئلہ لاینحل کوئی شخص غیب سے مجھے حل کرکے بتا دیتا تہا - اس قسم کے خواب روحانی یا آسمانی خواب کہلاتے ہین -

۲ - شیطانی خواب - وہ خواب ہین کہ جنمین نفس امارہ طبیعت پر غالب آکر ایسے ایسے نظارے دکہائے یا ایسی ایسی صورتین سامنے لاکر کھڑی کر دے - یا ایسی ایسی باتین سنائے کہ آتش شہوت یا ہوا و ہوس مشتعل ہو جائے - مثلاً انسان خواب مین دیکھے کہ وہ مے نوش کر رہا ہے - یا کسی خوبصورت عورت سے ہمبستر ہو رہا ہے - یا کسی شے کو چورا رہا ہے - یا کسی شخص کے قتل کا ارتکاب کر رہا ہے - خواب مین احتلام کا ہونا عموماً ایسے ہی خوابون کا نتیجہ ہے -

۳ - وحشت انگیز خواب - یہ وہ خواب ہین کہ جسمین انسان نیند کی حالت مین ڈر جائے مثلاً وہ یہ دیکھے کہ وہ کبھی بلند مینار سے گر پڑا ہے - یا یہ دیکھے کہ اسکو کوئی عفریت خونخوار کچا چبانے لگا ہے - یا یہ دیکھے کہ کوئی اژدہا اسکو نوالہ کرنے والا ہے - یا وہ دہکتی ہوئی آگ مین پہینکا جانے کو تیار ہے - اس قسم کے خوابون مین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے - کہ خواب دیکھنے والا چاہتا ہے - کہ چلائے یا شور و غل کرے یا بھاگ جائے یا جاگ اٹھے - مگر یہ نہین ہو سکتا - کیونکہ اسکے گلے سے آواز نہین نکل سکتی - اس قسم کے خواب کو انگریزی زبان مین night mare (نائیٹ میر) کہتے ہین - اور عربی مین کابوس -

۴ - فرحت افزا خواب - یہ وہ خواب ہے - کہ انسان کو جملہ تکالیف یکقلم بھول جاتی ہین - وہ ان پیارون کو خواب مین دیکھتا ہے جن سے وہ مدت سے جدا ہو گیا تہا

ہندوستان مین خوابون پر اسقدر حصر کیا جاتا ہے - کہ خدا کی پناہ - منجم گلی کوچون مین گلی ناکے سے پھرتے ہین - اور لوگون کو خوابون کی تعبیرین بتا کر ڈراتے ہین - اور آپ روپیہ وصول کرتے ہین - تعبیر خواب ایک نہایت شریف اور اعلےٰ علم ہے - جو بعض انبیاء اور اولیاء کو بخشا گیا ہے - مگر یہ جو نالائق لوگ لوگون کو دہوکا دینے اور روٹی کمانے کے لئے خوابون کی تعبیرین بیان کرتے ہین - یہ بالکل غلط اور لغو ہوتی ہین -

خواب مین بعض اوقات مقام اور سلسلہ ایسا بے ربط ہو جاتا ہے کہ ایک مقام سے کسی ایسے دوسرے مقام مین انسان دم زدن مین پہنچ جاتا ہے - جن دونون مقامات مین کچھ تعلق نہین ہوتا -

حکما کا خیال ہے کہ خواب دو وجہ سے آتے ہین -

(۱) - اگر معدہ خراب ہو اور ابخرون کا رجوع دماغ کیطرف ہو - یا سوء ہضمی کی شکایت ہو - یا معمول سے بڑہکر کہانا انسان کہالے - یا بالکل خالی معدہ ہو -

(۲) - اگر کوئی خاص بات مد نظر ہو - یا کسی خاص بات کا خیال دلپر غالب آئے دوسری قسم کے خواب اکثر سچ ہوتے ہین - سوء ہضمی کی صورت مین یا معدہ مین خرابی ہونے کی حالت مین اور دماغ کے بیمار ہونے کی وجہ سے جو خواب آتے ہین - وہ اکثر ڈرانے اور بالکل بے سرو پا ہوتے ہین - اگر انسان سیدہا چیت سو جائے اور اسکا ہاتھ دلکے مقام پر آ جائے تو بہی وہ خواب دیکہتا ہے - اور یہ خواب بہی اکثر نہایت ڈراونا ہوتا ہے - انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بہاری چیز اسکے اوپر بیٹھ گئی ہے - اور اسکو دبائے ہوئے ہین - یا کوئی دشمن اسکا گلا دبا رہا ہے - اس صورت مین وہ شخص چاہتا ہے - کہ چلائے - مگر اسکے گلے سے آواز نہین نکلتی - وہ سمجھتا ہے کہ مین جاگ رہا ہون - اور دیکھ رہا ہون اور کوئی شے میرے سینہ پر بیٹھی ہوئی ہے - مگر یہ بالکل خیال اور تصور ہوتا ہے دراصل کچھ ہوتا - اس قسم کے خواب بالکل لایعنی اور بے سرو پا ہوتے ہین اور

تو بیتقدیر ڈرتا ڈرتا اُسکے ساتھ ہولیا۔ یہ عورت اُسکو اپنے گھر لیگئی۔ یہ دہوبن تہی۔ اِس شخص کی روح فنا ہو رہی تہی۔ کہ اصلی خاوند اس عورت کا آئیگا تو مین کیا کرونگا۔ وہ ضرور مجھے مار ڈالیگا۔ اِس قلق اور اضطراب مین اسکو کئی دن گذر گئے۔ رفتہ رفتہ اسکا ڈر کم ہونے لگا۔ اور یہ شخص خاوند کی طرح اُس عورت کے ساتھ رہنے لگا۔ اور ہر روز کپڑے بیل پر لادکر دریا پر دہونے کے لئے لیجانے لگا۔ اسی طرح دس سال گذر گئے اور اِس دس سال کے عرصہ مین اسکے ہان چار بچے اِس عورت سے پیدا ہوئے۔ ایک دن حسب معمول یہ بیل لیکر دریا پر گیا۔ اور اسکو بہت زیادہ گرمی محسوس ہوئی۔ اُس نے ارادہ کیا کہ نہالون۔ چنانچہ اُس نے کپڑے اتار کر ایک طرف رکھدیئے۔ اور جوہین دریا مین غوطہ لگایا۔ تو اُسکی آنکھ کہل گئی۔ اور اُس نے دیکھا کہ نہ وہ دریا ہے اور نہ وہ بیل۔ بلکہ یہ اپنی چارپائی پر لیٹا ہوا ہے۔ اور بارہ بج کے بیس منٹ ہوئے ہین۔ یہ شخص ٹہیک بارہ بجے سویا تہا۔ اور گویا ۲۰ منٹ کی نیند مین اِس نے دس سال تک ایک غیر ملک مین رہکر زندگی بسر کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خواب مین کا کچھہ اندازہ نہین ہوتا۔ تصور اور خیالات نہایت تیزی کے ساتھ کام کرتے ہین۔ اسی اصول کو مدنظر رکھکر بعض فلاسفر حضرت رسول مقبول کی معراج کو خواب بیان کرتے ہین۔ کیونکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب حضرت آسمان پر تشریف لیجانے لگے تو وضو کر رہے تہے۔ اور جلدی مین ہاتھہ سے آفتابہ گر گیا۔ اور پانی بہنے لگا۔ لیکن جب وہ آسمان سے واپس پروفد بیلہ پر آئے تو ابہی آفتابہ مین پانی باقی تہا۔ جو تمام و کمال گرنے نہ پایا تہا۔

اِسمین کلام نہین کہ اکثر خواب سچ ہوتے ہین۔ کئی بار دیکھنے مین آیا ہے۔ کہ لوگون نے جو دیکہا وہی بعد ازان وقوعین آیا۔ کئی لوگون نے دیکہا کہ فلان تاریخ کو وہ مر گئے۔ اور واقعی اتفاق سے اُسی تاریخ کو انکی موت ہوئی کئی لوگون نے خواب مین دیکہا کہ فلان کام کرنے سے اُنکو یہ صدمہ ہوگا۔ اور ہرچند اونہون نے چاہا کہ وہ کام نہ کرین۔ مگر خواہ مخواہ اُن سے وہ فعل سرزد ہوا اور وہ ہلاک ہوئے۔ مگر ہماری راے مین خواب پر اعتبار کرنا قرین مصلحت نہین

کہ بجز شک اور کوئی شے راہ نمائے شائستگی اور ایجاد و اختراع نہین ہے - یہ لوگ جو شک کے شیدائے ہین وہ یہ کہتے ہین سکہ خوابون پر اعتبار نہین کرنا چاہیے - پہلی قسم کے خوابون کو جو ہیاری معدہ کی وجہ سے آتے ہین وہ یکقلم لغو تصور کرتے ہین - اور دوسری قسم کے خوابون پر بھی وہ یقین نہین کرتے - اور جب تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ بہت سے خواب سچ ہوتے ہین - تو وہ اُسکو اتفاقی معاملہ قرار دیکر یہ کہتے ہین کہ اسسے ایک عام قاعدہ قایم نہین ہو سکتا -

ہم اگرچہ بالکل اِن لوگون سے اتفاق نہین کرتے اور اگرچہ ہماری رائے یہ ہے کہ جب انسان کسی خاص بات مین غرقاب ہو - اور جب کسی خاص معاملہ کا خیال بدرجہ غایت انسان کے دل و دماغ پر مستولے ہو تو جو بات وہ خواب مین دیکھتا ہے بشرطیکہ وہاس خیال اور تصوّر کے متعلق ہو تو وہ ضرور سچّی ہوتی ہے - مگر باوصف اس عقیدہ کے ہم اپنے ناظرین کو یہی کہینگے کہ اگر وہ اطمینان قلب چاہتے ہین اور وہم وگمان کے دلفگار اثر سے بچنا چاہتے ہین تو وہ شک کے عاشقون کی تقلید کرین - اس سے ایک یہ فایدہ تو ضرور ہوتا ہے کہ جب خواب کو دیکھکر اسکو باور ہی نہ کیا جاویگا اور اُسکو معمولی خیال تصوّر کیا جاویگا تو دلکو ایک طرح کی بیچینی نہین ہوتی - انسان کو اطمینان رہتا ہے - ورنہ اگر کوئی ایسا خواب دیکھے جو مرغوب خاطر نہ ہو - تو دلمین ایک خاص قسم کا وہم پیدا ہو جاتا ہے - اور یہ وہم انسان کو چین نہین لینے دیتا - بلکہ ممکن ہے کہ اسی وہم کی وجہ سے بُرے نتایج پیدا ہوتے ہون اور وہ بات جو نہ ہوتی ہتی - مگر خواب مین دیکھی تھی - اسی وہم کی بدولت اور اعتقاد طبع کے اثر سے پوری ہی ہو جاتی ہو -

اس مختصر تمہید کے بعد ہم دنیا کے قدیم و جدید کے مختلف مشہور لوگون کے خواب یعنے حضرت مسیح سے پہلے زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک کے بڑے سے بڑے نامور لوگون کے خواب اور اُنکی تعبیرین - اور اس بارہ مین جو اُن لوگون کی رائے ہین پیشکش ناظرین کرتے ہین - اہل مشرق تو خوابون کی صحت کے قائل ہی ہین - اسلیے اس زمانہ مین اہل مغرب کے خواب درج کئے جاتے ہین -

کبھی ظہور پذیر نہیں ہوتے۔

دوسری قسم کے خواب وہ ہین۔ جو کسی بات کا تصور طاری رہنے سے آتے ہین۔ مثلاً وہ خواب جنکا ذکر بوعلی سینا کرتا ہے۔ یا دیگر مہندس کرتے ہین۔ کہ جب وہ کسی سوال کو عالم بیداری مین حل نکر سکتے تھے تو سو جاتے تھے اور چونکہ وہ اِس خیال مین سوتے تھے اُسکا تصور عالم خواب مین اُس سوال کو حل کر دیتا تھا۔ یا جب کبھی کسی کا عزیز بیمار ہوتا ہے۔ اور وہ خواب مین دیکھتا ہے کہ وہ مرگیا ہے۔ اور وہ واقعی مرجاتا ہے۔ تو وہ خواب بھی اسی قسم کا خواب ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان اُس خاص معاملہ کے خیال مین سو جاتا ہے۔ حضرت یوسفؑ کے قصہ مین جو دو خوابون کا ذکر ہے۔ وہ اسی قسم کے خواب تھے کہ جب وہ مصر کے زندان مین قید ہوئے تو انکے ساتھ دو اور شخص بھی قید تھے۔ انہین سے ایک شاہی رکابدار تھا۔ اور دوسرا نان بائی۔ ان دونون نے خواب دیکھے ایک نے یعنے رکابدار نے دیکھا کہ وہ انگور سے شراب کشید کر رہا ہے۔ اور دوسرے نے یہ دیکھا کہ اُسکے سر پر روٹیون کا ٹوکرا ہے۔ اور زاغ و زغن چونچین مار رہے ہین۔ چونکہ یہ دونون شخص اپنے اپنے پیشہ کے خیال مین غرق رہتے تھے۔ اونھون نے خواب بھی اسی قسم کے دیکھے۔ اُنکی تعبیر حضرت یوسفؑ نے یہ بتائی۔ کہ رکابدار قید سے رہا ہو کر اپنی خدمت پر بحال ہوگا اور نان بائی پھانسی دیا جاویگا۔ اور چیل اور کوّے اُسکے سر پر چونچین مارینگے اور اُس کا مغز کھائینگے۔ چونکہ قرین قیاس یہی تعبیر تھی۔ حضرت یوسفؑ نے یہ ہی سنا دی چنانچہ من وعن وہ بات پوری ہوئی۔ خواہ معاملہ کچھ ہی ہو۔ خواب پر اعتبار کرنے سے انسان وہمی ضرور ہو جاتا ہے۔ جن ایام مین دنیا پر جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اُس زمانہ مین خواب اور شگون کے بغیر کسی بات کو ہاتھ نہین لگایا جاتا تھا۔ اور یہ ہی وجہ ہے کہ جانورون کو بولیون۔ درختونکے پتون اور ہر چرند اور پرند کے ساتھ خاص قسم کی تعبیر آویزان تھی۔ زمانہ حال مین ورہنگ اُنکو راہ نما بنایا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ جب تک کسی بات پر شک نکرو اُسکی تحقیق کا خیال نہین آتا ہے۔ سب اِسی بات پر زور دیتے ہین۔

سائرس کا خواب

(۵۳۰ سال قبل مسیح فوت ہوا)

ا[illegible] - اس نے خواب مین دیکھا - کہ آفتاب اُسکے پاؤن تلے پڑا ہے - اُس نے تین دفعہ اُسکو پکڑنے کی کوشش کی - اور تینون مرتبہ وہ اُسکے ہاتھ سے غلطان آسان نکل گیا - اُس زمانہ کے تعبیر لینے والون نے کہا - کہ اس خواب کا نتیجہ یہ ہے - کہ سائرس ۳ × ۱۰ = ۳۰ سال حکومت کریگا - ایک آفتاب برابر ہے دس سال کے چنانچہ ایسا ہی ہوا - ۴۰ سال کی عمر مین سائرس تخت نشین ہوا - اور ستر سال تک حکمران رہا -

اوٹانی کا خواب

(۴۸۰ سال قبل مسیح فوت ہوا)

اوٹانی ایرانیون کا جرنیل تھا - مسیح سے ۴۸۰ سال پہلے فوت ہوا - اُس نے پہلے ایک خواب دیکھا - اور پھر اس خواب کے بموجب اُس نے سیاس کو جسکو اُس نے اپنے آقا دارا کی مرضی کے خلاف ویران کر دیا تھا پھر آباد کیا -

ڈرکسیس

(۴۶۵ سال قبل مسیح فوت ہوا)

اس عیش پسند بادشاہ کا صلاح کار ارتیانوس تھا - اور یہ ہی ایک دانا شخص تھا

فلارس ظالم کی والدہ کا خواب

(تخمیناً ۵۳۰ سال قبل از مسیح)

پانٹس کا ہرکلیڈیز - جو ایک مشہور ذی شعور انسان اور افلاطون کا شاگرد تہا لکھتا ہے - کہ فلارس کی والدہ نے خواب مین ایک دفعہ دیکھا کہ اُسکے گھر مین تمام دیوتا جنکے بت فلارس کے گھر مین رکھے ہوئے تہے آگئے ہین - اور اُنکے درمیان مریخ بہی موجود ہے - مریخ کے دہنے ہاتھ مین ایک خون کا پیالہ ہے - اور جب اُس پیالہ سے وہ خون زمین پر گراتا ہے - تو اُسمین سے خون بشکل چشمہ ابلتا ہے - اور تمام گھر مین خون کی ندیان بہ رہی ہین - اسکی والدہ کا خواب آخر کار پورا ہوا - اسکے ظالم پسر نے خون کے نالے بہائے -

---

ہیروفیلس

(۵۰۰ سال قبل مسیح فوت ہوا)

(۲) - ہیروفیلس ایک مشہور حکیم ہوا ہے - اسکا پیشہ طبابت تہا - اور مسیح سے ۵۰۰ سال پہلے اسکی بڑی شہرت تہی - اُسکا قول ہے کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہین اوّل ردّیائے صادقہ یعنے سچے خواب یہ ضرورت کے باعث دکہائی دیتے ہین - دوم قدرتی خواب یہ اس طرح پر دکہائی دیتے ہین - کہ روح مفید باتون کا نقشہ ہماری آنکہون کے سامنے جما دیتے ہین - سوم مخلوط خواب یہ اتفاقیہ ہوتے ہین - یعنے کسی دلچسپ بات کو دیکہکر اتفاقی دیکھنے ہین - آتے ہین

کرو - ارتیانوس نے جس قدر پہلے مخالفت کی ہتی اُس سے زیادہ اس بات پر زور دیا
اس موقع کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خواب نے نہایت بیرحمی سے دہوکہا دیا -

زینو

(۴۵۰ سال قبل مسیح)

اسکی راے پر علم زمان مین بحث ہو چکی ہے - اُسکی یہ رائے ہتی کہ اپنا علم حاصل کرنیکے لئے خوابون کا مطالعہ لابد ہے -

ساب ہاکلیز

(۴۰۶ سال قبل مسیح فوت ہُوا)

ایک مشہور شاعر ہوا ہے - ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ہرکولیز کے مندر سے ایک سونے کا پیالہ گم ہوگیا - ساپ ہاکلیز نے خواب مین دیکھا کہ دیوتا خود تشریف لاتا ہے اور چور کا نام اور پتہ بتاتا ہے - پہلے تو شاعر نے اس بات کی کچھ پرواہ نہ کی لیکن جب یہ دیوتا متواتر خواب مین آنے لگا تو شاعر فوراً اریوپیگس کے دربار مین گیا اور اُسکو چور کے نام اور پتے سے آگاہ کیا - چنانچہ جب اُس شخص کو گرفتار کیا اور اُس پر تشدد ہوا - تو اس نے اقبال جرم کیا - اور پیالہ برآمد کر دیا - اس دن سے اس مندر کا نام ہرکولیز مخبر پڑ گیا -

جسکی بات یہ عجیب و غریب بادشاہ مانتا تہا۔ اِس بادشاہ نے یُونان کو فتح کرنیکا ارادہ کیا تہا۔ اور لوگون کو معلوم ہے کہ انجام اِس مہم کا ایرانیون کے لیے کیسا نزیون ہوا اتیانوس نے مخالف راے دی اور کہا کہ انجام بخیر نہ ہوگا۔ اِس ارادے کو جانے دو۔ اتیانوس کی اِس مخالف رائے سے ڈرکسیس بہت بیقرار ہوا۔ آخر کار اُس نے سوچ سوچ کر یہی صلاح کی۔ کہ یونان پر فوج کشی کرنے سے کچھ فایدہ نہین ہے یہ ارادہ کرکے وہ سوگیا۔ ہنگام خواب اُس نے دیکھا کہ کوئی شخص جو نہایت کشیدہ قامت اور خوبصورت ہے اور کہتا ہے اے بادشاہ تونے کیون اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔ اپنے ارادے پر قایم رہنا چاہیے۔ صبح بادشاہ بیدار ہوا۔ اور اپنی فوج کے افسرون کو بلاکر کہا۔ کہ اب مین ایران پر فوج کشی نہین کرونگا۔ ایرانیون کا قول ہے کہ وہی آدمی پھر بادشاہ کو دوسرے دن خواب مین آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اے پسر دارا تونے میری بات کی کچھ پرواہ نہین کی۔ اور اپنی ضد پر قایم ہے۔ اور تونے علانیہ افسران فوج کو کہدیا ہے۔ کہ تو مہم بدل جائیگا معلوم ہوا کہ تونے بیفایدہ فوجین جمع کین تہین مگر یاد رکھ جس طرح ادنےٰ درجہ سے تو اعلےٰ درجہ پر آیا ہے۔ اُسی طرح تجھ پر بہت جلد زوال آئیگا۔" یہ خواب دیکھکر بادشاہ ڈرگیا۔ اور اُس نے فوراً اتیانوس کو بلوایا۔ اور کہا کیا کرنا چاہیے۔ اُس نے کہا کہ یہ خیال ہے۔ مگر بادشاہ نے اُسکو کہا کہ تم میری جگہہ میرا لباس پہنکر تخت پر لیٹ جاؤ تو تجھکو بھی ضرور وہ شخص دکھلائی دیگا۔ پہلے تو ارتیانوس نے انکار کیا اور کہا کہ مین تخت پر بیٹھنے کے لایق نہین ہون۔ مگر پھر بادشاہ کے اصرار سے اُس نے قبول کیا۔ اور تخت پر شاہی لباس پہنکر سوگیا۔ خواب مین اُسکو بھی وہی جوان نظر آیا۔ اور کہا کہ تو ہی بادشاہ کو منع کرتا ہے۔ اور یونان جانے سے منع کرتا ہے۔ یاد رکھ کہ تجھکو بھی اِس ورغلانے کی سزا ملیگی۔ جو قسمت مین لکھا گیا ہے وہ کسی صورت بدل نہین سکتا۔ تیری کوشش فضول ہے۔ اتیانوس نے سمجھا کہ موکل خواب اُسکو دہمکیان دے رہا ہے۔ چنانچہ اُس نے چیخ ماری اور جاگ اُٹھا۔ اُس نے فوراً بادشاہ کو صلاح دی۔ کہ بیشک تم یونان پر فوج کشی

سُقراط

(مسیح سے ۳۹۹ سال پہلے فوت ہُوا)
اس نے خواب مین دیکھا کہ ایک خوبصورت پرندہ اُسکے زانو پر آبیٹھا۔ اور فوراً اُسکے بال و پر نکل آئے۔ پھر یہ پرند نہایت خوش الحانی سے گیت گاکر بلندی کیطرف اُڑ گیا۔ دوسرے دن افلاطون سقراط کے پاس آیا اور سُقراط نے کہاکہ وہ پرند یہی افلاطون تھا۔

بقراط

(مسیح سے ۱۰۰ سال پہلے فوت ہُوا)
اس کے پاس بہت سے لوگ خوابوں کی تعبیرین دریافت کرنے آیا کرتے تھے۔ اس حکیم کو خوابون کا حال بخوبی معلوم تھا۔ اور اُسکے ذریعہ تشخیص امراض کرتا تھا۔ آجکل بھی اسطرح تشخیص امراض کیطرف توجہ ہونے لگی ہے۔

زینوفن

(۳۵۹ سال قبل مسیح فوت ہُوا)
کیونا کسا کی لڑائی کے بعد جب سائرس مر گیا۔ اور ایرانیون نے نہایت فریب کے ساتھ یونانیون کے افسرون کو قتل کیا۔ اور قید کرلیا۔ تو یونانیون کے دس ہزار سپاہی نہایت عذاب مین پھنس گئے۔ اُن کو کوئی رستہ نظر آتا

ہیروڈوٹس

(مسیح سے قبل ۴۰۰ سال فوت ہوا)

یہ فاضل مصنف اس طرح پر رقم طراز ہے:۔

جب سالون چلا گیا تو کروئسیس سے جو لیڈیا کا بادشاہ تھا وہ لوگ بہت ناراض ہو
کیونکہ یہ بادشاہ اپنے آپ کو بڑا خوش اور خوش قسمت سمجھتا تھا۔ کروئسیس نے
خواب دیکھا کہ تیرے پسر پر مصیبت نازل ہونے والی ہے۔ اسکے دو پسر تھے انمین
سے ایک جو بڑا تھا۔ کانون سے بہرہ تھا۔ مگر دوسرا ہمہ صفت موصوف تھا۔ اس
چھوٹے کا نام ائٹس تھا۔ اور بادشاہ اسکو بہت چاہتا تھا۔ خواب مین بادشاہ نے یہ
دیکھا کہ ائٹس کو ایک سونے کے ہتھیار زخم لگیگا۔ اور وہ مرجائیگا۔ اس دن
سے کروئسیس کو فکر لگ گیا۔ اور ائٹس کو جو فوج کا سردار بنکر جایا کرتا تھا
منع کر دیا کہ تم میدان کارزار مین نہ جاؤ۔ ساتھ ہی بادشاہ نے حکم دیدیا کہ تمام برچھیان
اور نیزے اور بھالے آدمیون کی کمرون سے نکال لئے جاوین۔ ایک دن کا
ذکر ہے کہ ایک شخص جسکا نام اڈراسٹس تھا وہان آیا۔ اس شخص نے غلطی سے
اپنے بھائی کو مار دیا تھا۔ اور بادشاہ کے پاس گناہون سے پاک ہونے کے
لئے آیا تھا۔ انھین ایام مین سارڈس بین ایک خوک نمودار ہوا جسکا قد بہت بڑا
تھا۔ اور وہ خود ہی بڑا خوفناک تھا۔ ائٹس نے جو ابھی بیکاری سے تنگ
آگیا تھا۔ بادشاہ سے زبردستی اس درندے کو ہلاک کرنے کی اجازت حاصل
کی۔ بادشاہ نے اپنے پسر کو ائٹس کے سپرد کیا۔ اور وہ سب خوک کا شکار
کرنے گئے۔ جب وہ تمام خوک کو نیزے مار رہے تھے۔ اڈراسٹس کا
نیزہ بجائے خوک کو لگنے کے ائٹس کو لگ گیا۔ اور وہ ایسا سخت مجروح
ہوا۔ کہ جان بحق تسلیم ہوا۔ اس طرح پر اسکے باپ کا خواب پورا ہوا۔

ارسطو

(مسیح سے ۳۲۲ سال پہلے فوت ہوا)

ارسطو اپنی کتاب تاریخ حیوانات مین لکھتا ہے کہ تمام حیوانات جنکے بچے زندہ پیدا ہوتے ہین وہ جاگتے بھی ہین اور سوتے بھی ہین - جنکی پلیلیان ہوتی ہین وہ آنکھین بند کرکے سوتے ہین - اور نہ صرف آدمیون کو خواب آتے ہین - بلکہ گھوڑون - بیلون - بھیڑون - بکریون - کتون اور تمام جانورون کو جنکے بچے زندہ پیدا ہوتے ہین خواب آتے ہین - یہ ظاہر نہین ہوتا کہ تمام انڈے دینے والے جانور خواب دیکھتے ہین یا نہین - مگر وہ سوتے ضرور ہین -

انسان تمام حیوانون سے زیادہ سوتا ہے - جب وہ ۴ یا ۵ سال کا ہوتا ہے تو اسکو خواب آنے شروع ہو جاتے ہین - اس قسم کے بھی مرد اور عورتین ہین جنکو کبھی خواب نہین آتے - اس قسم کے لوگ بوڑھے ہوکر خواب دیکھتے ہین - یہ بات اس انقلاب کے بعد ہوتی ہے جو اُنکے جسم مین نمودار ہوتا ہے - اور موت سے پہلے ہوتا ہے -

ارسطو کا خیال تھا کہ ہر ایک شے بیرونی جسکی روح پر یا جسم انسانی کے حصہ پر ایسا اثر کرتی ہے - جو اس شے کے زائل ہو جانے پر بھی کچھ عرصہ تک رہتا ہے اور جب یہ اثر عالم خواب مین یاد آتا ہے - تو خواب آتے ہین -

---

ڈسی آرکس

(۲۰۰ سال قبل مسیح)

ڈسی آرکس کا جو مسیح سے ۳۰۰ سال پہلے ہوا ہے خونی ڈسی اس کا

تہا - اور چاروں طرف سے دشمنوں نے نرغہ کیا ہُوا تہا - ان سپاہیوں میں زینوفن
تہا - جو مسیح سے ۳۵۹ سال پہلے فوت ہُوا - زینوفن بہی نہایت مغموم اور ملول
ہو رہا تہا - آخر کار تہک کر وہ سو گیا - اور عالم خواب میں اُس نے دیکہا - کہ
بادل گرجنے لگا اور بجلی کڑک کڑک کے والد کے مکان پر گری اور اُسکو جلا دیا - جب
جاگا تو اُس نے سمجہا کہ یہ خواب نہایت مبارک ہے - کیونکہ مشتری آسمان سے
اُنکی ملاقات کو آیا تہا - بجلی مشتری کی علامت سمجہی جاتی تہی - مگر پہر اُس نے سوچا
کہ اس مشکل سے کس طرح نکل سکیگا - کیونکہ آگ نے اُس کو چاروں طرف سے گہیرا ہُوا
تہا - بعد ازاں جو واقعات ہوئے اُن سے ثابت ہُوا کہ خواب مبارک تہا - جب
یہ غریب سپاہی ایک طرف کو لوٹے اور دریا کے کنارہ پہنچے تو وہ دریا پایاب
نہ تھا - دوسری طرف ارمنی والے ان کی جان کے دشمن موجود تہے - پیچہے سے
ایرانی آرہے تہے - اس موقعہ پہر زینوفن نے خواب دیکہا کہ وہ زنجیروں
سے جکڑا ہُوا ہے - لیکن خود بخود زنجیریں ٹوٹ گئیں - اور وہ آزاد ہو گیا
علے الصباح وہ بیدار ہُوا - چرسی سونس کے پاس گیا - اور اُسکو خواب سُنایا
اور کہا کہ ہم صحیح و سلامت گہر پہنچ جائینگے - وہ بہی یہ خواب سنکر بشاش ہُوا
اور اُنہوں نے وہیں قربانی دی - دشمنوں پر وہ غالب آئے - اور دریا عبور
کر لیا - باقی حالات تاریخ سے عیاں ہیں - یہ امر کہ اس خواب کا ان واقعات
سے کس قدر تعلق تہا - ناظرین خود سوچ سکتے ہیں -

افلاطون

(مسیح ۳۴۷ سال پہلے فوت ہُوا)

اس کا گمان تہا کہ خواب خدا کیطرف سے آتے ہیں اور اُنکا تعلق خدا کی
ذات سے ہوتا ہے -

ہپ آرکس

(مسیح سے ایک سو پچیس سال پہلے فوت ہوا)

یہہ شخص پرنس ٹرینین کا ایک لڑکا تھا اس نے ایک رات یہ خواب دیکھا کہ ایک بلند قامت خوبصورت آدمی اسکے پاس کھڑا ہے اور کہتا ہے "شیر صبر کے ساتھہ وہ تکلیفیں برداشت کر جو ناقابل برداشت ہیں۔ کوئی سنا انصافوں میں کوئی سزا اعمال سے بچ نہیں سکتا۔ جب دن چڑھا تو اسنے اس خواب کی تعبیر دریافت کی اور چاہا کہ اس تعبیر کو الٹ کر دے مگر وہ میلہ میں ہرموڈیس اور ارسٹوجیٹن کے ہاتھہ سے قتل ہوا +

پوسی آئی ڈونیس

(مسیح سے سو سال پہلے)

پوسی آئی ڈونیس کا قول ہے کہ خواب تین طرح پر لوگوں کو حالات سے آگاہ کرتے ہیں

۱- چونکہ دل خدا کا نقشہ ہے۔ وہ خود بخود زمانہ مستقبل کے حالات کی طرف دیکھتا ہے اور یہہ حالت خواب کے ذریعہ ہوتی ہے۔

۲- چونکہ ہوا میں لاانتہا روحیں ہیں وہ خواب میں دلپر اثر کرتی ہیں +

۳- ایسے خواب بھی ہوتے ہیں جنہیں فرشتے خود انسانوں کو حالات بتاتے ہیں۔

سشیو

(مسیح سے ستر سال پہلے)

سنر آبوکی یہ رائے ہے کہ عقل انسانی قدرتی طور پر ایسی ہے کہ اسپر حالت بیداری کی نسبت خواب میں زیادہ کسی بات کا اثر ہوتا ہے۔

پسر اور ارسطو کا شاگرد تھا۔ یہ خیال تھا کہ خواب بھی ایک شان پیغمبری ہے۔

ہنی بل

(۱۸۳ سال قبل مسیح فوت ہوا)

اسکی نسبت لکھا گیا ہے کہ وہ جونو کے مندر سے ایک سونے کا ستون علیحدہ کرنا چاہتا تھا۔ مگر علیحدہ کرنے سے پہلے اس نے یہ ارادہ کیا کہ پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا یہ ٹھوس سونا ہے یا بھرا ہے۔ چنانچہ اُس نے ایک سوراخ اسمین کیا اور کچھ سونا نکالا۔ اور اُسکو معلوم ہوا کہ وہ بالکل خالص سونے کا بنا ہوا ہے۔ اسی رات جونو اُسکی خواب مین آئی۔ اور اُسے کہا کہ اگر تو باز نہین آویگا تو مین تیری وہی آنکھ نکال دونگی جو اچھی دیکھتی ہے۔ اس دھمکی سے ہنی بل ڈر گیا اور باز آیا۔ اور اس سونے کا جو اُس نے سوراخ کر کے نکالا تھا ایک بچھڑا بنا کر ستون پر رکھدیا۔

انی اس

(سنہ وفات ۱۶۹ سال قبل از مسیح)

روم کا شاعر انی اس یہ شیخی بگھارتا ہے کہ اُس نے اپنی تمام عمر مین کبھی نجومیوں سے یا الون۔ پیشین گوئی کرنے والون خواب کی تعبیر بتانے والون سے مشورہ نہین کیا اور اُسکی راے مین یہ تمام پیٹ کے بکھیڑے ہین۔

اگسٹس شہنشاہ روم خواب کا غلام بلکہ مرید تھا - وہ کسی اپنے خواب کو یا کسی اور کے خواب کو جو اسکے متعلق ہوتا تھا معمولی نہیں سمجھتا تھا - بلکہ اس نے ایک قانون نافذ کر دیا تھا کہ جو کوئی اُسکے متعلق خواب دیکھے وہ بذریعہ اشتہار منڈی میں مشتہر کرے یا منادی کرا دے -

---

ٹامئی ہیریس

(مسیح سے ۳۰ سال بعد فوت ہوا)

ٹامئی ہیریس نے آخری سالگرہ کے دن ایک پورے قد کا بت اپولو کا سر آگو سے خریدا اور اسکا ارادہ تھا کہ وہ اسکو جدید مندر کے کتب خانہ میں رکھے - لیکن اسکو خواب میں ایک دیوتا نظر آیا اور اس نے اسکو یقین دلایا کہ تمہاری قسمت میں اس بت کو وہاں رکھنا نہیں لکھا - چنانچہ ایسا ہی ہوا -

---

کیلی گولہ

(۴۱ سنہ ع میں فوت ہوا)

اپنی وفات سے ایک دن پہلے اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر تخت کے قریب کھڑا ہے - مگر مشتری نے اپنے پاؤں کے انگوٹھے سے اسکو دھکا دیا اور وہ دھم سے نیچے زمین پر گر پڑا -

نیرو قیصر

(۶۸ سنہ ع میں فوت ہوا)

اپنی زندگی کے آخری حصہ میں نیرو کو بہت خواب آیا کرتے تھے - والدہ کی قتل سے

کل پرنیا۔ زوجہ جولیس سیزر

(مسیح سے ۴۴ سال پہلے)

پلوٹارک اِس طرح پر لکھتا ہے۔ کہتے ہیں کہ سیزر کی موت کی نسبت اکثر افواہیں تہیں اور پیشین گوئیاں کیگئی تہیں۔ کئی لوگوں کا قول ہے کہ ایک نجومی نے اُسکو کہا تہا۔ ماہ مارچ کے خاص ہفتہ میں تمہیں جان کا خطرہ ہے۔ جب ہفتہ مارچ کا آیا تو سیزر نے جبکہ وہ سینٹ ہاؤس جانے لگا ہنسکر نجومی کو کہا۔ کہ وہ ہفتہ آگیا ہے۔ اِسکے جواب میں نجومی نے کہا کہ ہاں آگیا ہے۔ مگر ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ اِس رات سیزر نے مارکس لیپی ڈس کے ساتھ کہانا کھایا اور حسب معمول کہانے کی میز پر بیٹھے ہوئے اُس نے خطوں پر دستخط کرنے شروع کیے۔ اِس موقعہ پر یہ سوال پیدا ہوا کہ کس قسم کی موت اچھی ہوتی ہے اور سیزر نے جواب دیا کہ وہ موت جو اچانک ہو۔ اسی رات جبکہ وہ اپنے محل میں سویا ہوا تھا اور دروازے اور کمروں کی کھڑکیاں خود بخود کھل گئیں اور سیزر جاگ اُٹھا۔ اُس نے اُٹھکر دیکھا کہ کل پرنیا کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔ علی الصبح اُسنے سیزر کو کہا کہ میں نے بہت خراب خواب دیکھا ہے تم سینٹ ہاؤس نہ جاؤ۔ اور چند دن کے لیے جلسہ برخاست کرو۔ کل پرنیا بڑی لایق فایق عورت تھی۔ اور اُس نے کبھی اِس سے پہلے عورتوں والے شک ظاہر نہیں کیے تہے اُسکے اصرار سے سیزر کو بھی وہم ہوا۔ اور اُس نے ال بی نس کو کہا کہ تم جاؤ اور جلسہ سینٹ کو میری طرف سے ملتوی کردو۔ مگر یہ شخص شریک سازش تہا۔ اُس نے کہا کہ دشمن یہ بات سنکر ہنسیں گے کہ آپ اہلیہ کی خواب کے باعث ڈر گئے۔ یہ سنکر سیزر سینٹ میں گیا۔ اور فوراً قتل کیا گیا۔ کل پرنیا نے یہ دیکھا تھا کہ گھر کی چھت گر پڑی ہے اور سیزر کو اُسکی گود میں کسی نے خنجر ملا کر مار ڈالا ہے۔

اگسٹس

(وفات مسیح سے ۱۴ برس بعد فوت ہوا)

رفتہ رفتہ بیداری کی عادت ہوتی جاتی ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بچہ نیند میں سوتا سوتا ایک دفعہ گھبرا کر جاگ اُٹھتا ہے۔ یہ وہ موقعہ ہوتا ہے کہ وہ خواب دیکھتا ہے بعض دفعہ وہ نیند میں اس طرح مُنہ چلاتا ہے کہ جیسے دودھ پی رہا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ بعض لوگوں کو کبھی خواب نہیں آئے۔ اور جب آئے تو وہ مہلک ثابت ہوئے ہیں*

ڈامیشن

(مسیح کی وفات سے ۹۶ سال بعد فوت ہوا)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب ڈامیشن کا بُرا وقت آیا تو اس نے خواب میں دیکھا دیوی منروا جسکی وہ پرستش کیا کرتا تھا۔ وہ اپنے مکان سے نکل رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے کہ اب میں تجھے امان نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اب مجھے مشتری نے لاچار کر دیا ہے۔ پھر اُسکو خواب آیا کہ ایک سنہری مضغہ اُسکی پیٹھ پر نکل آیا ہے اُسکو نشان بخشش تصور کیا گیا۔ چنانچہ اُسکے بعد جو شہنشاہ ہوئے وہ تمام نیک نہاد اور قابل تعریف تھے

ایک ڈی ٹس

(پہلی صدی عیسوی)

اس شخص نے یہ صلاح دی کہ اپنا خواب کسی کو سُنانا نہیں چاہیئے کیونکہ ممکن ہے خواب سُنانے والے کو اچھا معلوم ہو۔ مگر سُننے والے کو اُس سے رہم پیدا ہو جائے*

پہلے اُسکو خواب کم آیا کرتے تھے۔ لیکن اِس حادثہ کے بعد لگاتار خواب آنے شروع ہو گئے۔ اِس حادثہ کے بعد ایک دفعہ اُسکو خواب آیا کہ وہ ایک جہاز کو چلا رہا ہے اور دفعتاً اُس کا سکان اُس سے جُدا ہو گیا۔ اور نیز اُسکی بیوی اسکو گھسیٹ کر ایک اندھیری کوٹھڑی میں لیگئی۔ پھر اُس نے خواب دیکھا کہ لاانتہا پردار چیونٹیاں اُسسے چمٹی ہوئی ہیں۔ پھر اُسنے خواب دیکھا کہ پہیئے تماشہ گاہ کے اردگرد خوشنما چھجے میں وہ اُسے گھیسٹے ہوئے ہیں۔ پھر اُس نے دیکھا کہ ایک گھوڑی جو اُسے نہایت عزیز تھی ایسی بدل گئی کہ اُسکا نیچے کا حصّہ بندر کی صورت ہو گیا۔ اور وہ عجیب طرح کے ساتھ ہنسلانے لگی۔

وس پسی ان

(بر سنہ ۶ میں فوت ہوا)

وس پسی ان نے جبکہ وہ اکاپہ کا حاکم تھا یہ خواب دیکھا کو اُسکی اور اُسکے خاندان کی خوش قسمتی اُس وقت شروع ہوگی۔ جس وقت نیرو کا دانت اُکھیڑا جائیگا۔ اُسیدن یہ عجیب واقعہ ہوا کہ ایک جراح اِس ہال میں آیا اور اُس نے ایک دانت دکھایا جو اُسیوقت اُس نے نیرو کا نکالا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اُس نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ اُسکے مکان میں ایک میزان لٹک رہی ہے اور اُس میزان کے ایک پلڑے میں کلا ڈیس اور نیرو ہیں اور دوسرے میں وہ اور اُسکے بیٹے۔ خدا کی شان دونوں کی سلطنت کا زمانہ مساوی ہوا۔

پلینی

L2256

(سنہ ۶ میں فوت ہوا)

اِس شخص کی رائے ہے کہ پیدائش کے بعد کچھ عرصہ تک انسان کو بڑی نیند آتی ہے اور

اور تم نے مجھسے یہہ درخواست کی ہے کہ میں تمہارے لیئے التوائے مقدمہ کی کوشش کروں مگر تم جانتے ہو کہ یہہ التوائے نہایت مشکل ہے۔ اور کسی صورت میں آسانی سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ بہر حال میں کوشش کرونگا مگر پہلے مجھے یہہ بتاؤ کہ عموماً تمہارے خواب کیسے ہوتے ہیں کیا انکا نتیجہ اکثر سچا ہوتا ہے یا بر خلاف ہوتا ہے میں تمکو اپنی بات سُناتا ہوں۔ میں نے ایک دفعہ جولیس پاسٹر کی طرف سے وکالت کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ میری خوشدامن آئی ہے اور اس نے اپنا سر میرے قدموں پر رکھکر کہا ہے کہ دیکھو میاں اس معاملہ میں تم دخل نہ دو ورنہ تم پر زوال آئیگا۔ اس خواب سے میرے دلمیں شک پیدا ہو گیا۔ اور عام مقولہ ہے کہ وہ بات جسمیں تمکو شک ہو کبھی نہ کرو۔ مگر پھر بھی میں نے تن بہ تقدیر اس وکالت کو نہ چھوڑا اور ایسی کامیابی حاصل کی کہ ہر طرف مشہور ہو گیا۔ اگر میں اس خواب پر جاتا تو کبھی مجھے یہ عزت اور شہرت حاصل نہ ہوتی۔ اِسلیئے پیشتر اسکے کہ میں التوا کی کوشش نہ کروں کہ تمکو خاطر خواہ موقع ملجاوے میں تم سے یہہ کہتا ہوں کہ اِس معاملہ کو اچھی طرح سے سوچ بچار لو۔ تمکو معلوم ہے تمہاری عدالت التوا کی نسبت برخلاف ہے۔ بہر حال میں تمہارے خواب کا منتظر ہوں اور التوا کے لیئے جتنے المقدور سعی کروں گا۔ الوداع۔

پلوٹارک مؤرخ

(سنہ ۱۲۰ء میں فوت ہوا)

پلوٹارک کو خواب پر بہت اعتقاد تھا اور ہمیشہ اپنے چال چلن اور دستور العمل کو ہدایات خواب کے تابع رکھتا تھا۔

جوزیفس مورخ

(سنہ ۱۰۳ء میں فوت ہوا)

جب جوٹاپاٹا جو جوزیفس کے زیر قلم تھا۔ باغیوں کی شرارت سے ویسپیشین نے فتح کر لیا تو جوزیفس ایک غار میں جا چھپا۔ مظفر و منصور جرنیل نے آدمی اُسکے بلانے کے لیئے بھیجے مگر وہ جائے پناہ سے نہ نکلا۔ آخرکار اُنہوں نے اُسکے دوست نیکانور کو اُسے بُلانے بھیجا۔ پھر بھی جوزیفس نے تامل کیا۔ اِسپر دشمن ایسے برافروختہ ہوئے کہ اُنہوں نے غار کو آگ لگا دینے کا ارادہ کیا۔ مگر نیکانور نے لوگوں کو منع کیا۔ کیونکہ وہ جوزیفس کو زندہ برآمد کرنا چاہتا تھا۔ اِس موقعہ پر جوزیفس کو وہ خواب یاد آئے جو اُسنے دیکھے تھے۔ اِن خوابوں سے اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہودیوں کو اہل روم کے ہاتھوں سخت تکلیفیں پہنچیں گی۔ ناچار اُسنے تن بہ تقدیر وہ خواب یاد کرکے غار سے باہر آنا منظور کیا اور غار سے نکلنے کے پہلے دعا کی کہ اے خدا جب تیری یہ خواہش تھی کہ تو بنی اسرائیل کو پیدا کرے اور پھر اُنکو تباہ کردے اور جب تو نے مجھے غیب کا حال بتا دیا ہے تاکہ میں پیشین گوئیاں کروں تو میں خوشی سے اپنے آپکو اُنکے حوالہ کرتا ہوں۔ لیکن میں علانیہ کہتا ہوں کہ میں اہل روم کے پاس یہودیوں کو چھوڑ کر نہیں چلا بلکہ ایک راہب کی صورت میں جاتا ہوں۔

پلینی اصغر

(سنہ ۱۱۶ء میں فوت ہوا)

سیوٹونیس ٹرنکولیس نے مفصلۂ ذیل خط پلینی اصغر کو لکھا تھا۔ تم اپنے خط میں لکھتے ہو کہ تمنے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جس سے تم نہایت پریشان ہو اور تم کو یہ وہم ہے کہ تم جس مقدمہ میں صفائی کے لیئے پیش ہو گے اُسمیں کامیاب نہ ہو گے

لوسئین

(سنہ ۱۸۰ء میں فوت ہوا)

لوسین نے ایک کتاب لکھی تھی جسکا نام خوابوں کا شہر تھا۔ اسمیں اُسنے لکھا ہے کہ جب انسان اس شہر کے دروازہ کے اندر قدم رکھتا ہے تو سینکڑوں خواب اسکو چمٹ جاتے ہیں اور وہ آخر کار بالکل دروغ ثابت ہوتے ہیں۔

جی ناڈیس

(تیسری صدی بعد از مسیح)

مفصلہ ذیل روایت سینٹ آسٹن نے اریلیس کے روبرو بیان کی تھی۔

حکیم جی ناڈیس کو اسبات کا اعتبار نہ آتا تھا کہ روح غیر فانی ہے۔ وہ کہتا تھا کہ روح جسم کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ اتفاقاً اُسنے ایک رات خواب دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت شہر میں پھر رہا ہے۔ دوسری رات وہ شخص جو عالم خواب میں اُسے اس شہر میں لے گیا تھا۔ دوبارہ عالم رویا میں نمودار ہوا اور کہنے لگا کہ کیوں حکیم صاحب جب تم نے کل خواب دیکھا تھا تو تم کہاں تھے حکیم نے جواب دیا کہ میں اپنی چارپائی پر پڑا ہوا تھا۔ یہہ سنکر اُس شخص نے جواب دیا کہ جب تمہارا جسم بستر پر پڑا ہوا تھا اور تمہاری روح ایک شہر دیکھ سکتی تھی تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ تمہارا جسم خاک ہو جاوے اور پھر بھی روح دیکھا کرے اور زندہ رہے حکیم جی یہہ سنکر قائل ہو گئے۔

جولین

(سنہ ۳۶۳ء میں فوت ہوا)

جس وقت شہنشاہ جولیس فوت ہوا اُس نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص نہایت گھبرایا ہوا

گالن یعنی جالینوس

(۱۹۳ءمیں فوت ہوا)

گالن طبیب کہا کرتا تھا کہ اُسکو بہت کچھ تجربہ خوابوں کی بدولت حاصل ہوا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اُسکا بایاں زانو سنگ مرمر کا ہو گیا۔ چنانچہ چند دن کے بعد واقعی اُسکے زانو کو سکتہ ہو گیا۔ پھر ایک پہلوان نے خواب دیکھا کہ وہ سر کی چوٹی تک خون میں غرق ہے گالن نے یہہ نتیجہ نکالا کہ اُسکو فصد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ فصد کے ذریعہ اُسکو ذات الجنب کی بیماری اچھی ہو گئی۔

فینی اس مورخ روم

(دوسری صدی بعد از مسیح)

ایک دفعہ پلینی اصغر نے مفصلہ ذیل خط میکسی مس کو لکھا:- میں آپکو کیا بتاؤں کہ مجھے فینی اس کی وفات کی خبر سے کسقدر صدمہ پہنچا ہے میں اِس شخص کی لیاقت اور نفاست کا مدت سے مداح تھا۔ اسکی وفات کے متعلق کئی باتیں ہیں جنکا مجھے نہایت رنج ہے لیکن سب سے بڑی بات جسکا مجھے افسوس ہے وہ یہہ ہے کہ وہ ایک بے نظیر کتاب لکھ رہا تھا باوجودیکہ اسکو وکالت کے شغل سے بہت کم فرصت تھی مگر پھر بھی اُس نے اِس کتاب کی تین جلدیں لکھ ڈالیں۔ یہہ کتاب اُن لوگوں کی سوانح عمری یا تاریخ تھی جنکو نیرو نے قتل یا جلا وطن کیا تھا۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب نامکمل رہی۔ فینی اِس کو اپنی موت کا حال پہلے سے ہی معلوم تھا۔ اُنھوں نے خواب دیکھا کہ نیرو اسکے پاس آیا ہے اور پاس بیٹھ گیا ہے اور تینوں جلدیں پڑھکر چلا گیا ہے۔ اس خواب سے اسکو بہت اندیشہ ہوا تھا۔ اور اسکو یقین ہو گیا تھا کہ جس قدر کتاب نیرو نے پڑھی ہے اُس سے زیادہ نہیں لکھ سکیگا*

بیان کیئے اور کہا کہ انکو منظوم کرو۔ دوسرے دن سیڈمین نے اپنی لیاقت سے اسکو اعلی اور شستہ نظم میں بیان کر دیا۔ یہہ سنکر مجاورنی نہایت خوش ہوئی اور سیڈمین پادریوں میں داخل کر لیا۔ پھر سیڈمین نے عمدہ عمدہ قصص انجیل مقدس سے ترجمہ کیئے اور نظم کیئے بنی اسرائیل کی مصر سے ہجرت۔ دوزخ کی خرابی اور بہشت کی خوبیاں نظم میں بیان کیں لطف یہہ ہے کہ یہہ شخص پہلے بالکل بےعلم تھا۔ مگر بعد ازاں یہہ اسقدر مشہور ہوا کہ اسکا نام زبان زد ہو گیا۔ یہہ شخص نہایت متقی پرہیزگار۔ دیندار اور جوش سے بھرا ہوا تھا اور مرتے دم تک اسکو مسرت قلبی حاصل رہی۔

سوزومن

سوزمن مصنف تاریخ علم الٰہیات لیبانیس سوفسطائی کی کتاب سے یہہ لکھتا ہے کہ جولین اپنے سپاہی کے ہاتھ سے ایرانیوں کی لڑائی میں مارا گیا ہے۔ یہہ بیان کیا ہے کہ کچھ عجب نہیں ہے کہ اسکے عقیدے کے باعث اسکے سپاہی اس سے ناراض ہوں اور قدیمی زمانہ میں جسطرح ظالم بادشاہ کو قتل کر دیا کرتے تھے اسکے سپاہی نے اسکو بھی جان سے مار دیا یہی مصنف لکھتا ہے کہ جولین کے ایک دوست نے اسی شب کو عجیب خواب دیکھا۔ یہہ دوست ایران سے ہو کر جولین کو ملنے جا رہا تھا۔ راہ میں اسکو رات آ گئی اور یہہ ایک گرجا میں سو گیا۔ عالم خواب میں اسنے دیکھا کہ تمام حواری اور پیغمبر اس گرجا میں جمع ہوئے ہیں اور جولین کی شکایت کر رہے ہیں۔ آخرکار انمیں سے دو آدمی بول اٹھے کہ آپ بدمزہ نہ ہوں ہم ابھی جا کر جولین کو ٹھکانے لگاتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسیوقت روانہ ہو گئے اور اس شخص کی آنکھ کھل گئی۔ دوسرے دن رات کو وہ پھر وہیں سویا اور اسنے دیکھا کہ وہی مجمع ہے اور وہ دو شخص جو گئے تھے واپس آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جولین مر گیا ہے اسی رات انہوں نے ڈیڈیمس کو جو جولین کے ہاتھ سے بہت تنگ تھا اور فاقہ کشی کر رہا تھا۔ ایک پیغام بھیجا گیا کہ اٹھ ہو کر کھانا کھا۔ اور غم والم کو دور کر دے۔ جولین

اُس سے بھاگتی پھرتی ہے۔ جب اُس نے غور سے دیکھا تو یہہ وہی نشان تھا جو اُسکے سکہ اور پھریرے وغیرہ پر ہوا کرتا تہا۔ دراصل یہہ شہنشاہ مرتد تھا۔ اور اُسکو معلوم تہا کہ تمام سپاہ اُسکے عقیدہ سے برگشتہ ہے اور تمام اُسکے دشمن ہیں۔ اور لڑائی کی صورت اچھی نظر نہیں آتی۔ اسلیئے کوئی تعجب کی بات نہیں ہی کہ اُس نے اِس اضطراب کیحالت میں یہ خواب دیکھ لیا ہو جب خاص قسم کے خیالات طبیعت پر غالب آجائیں۔ تو وہی صورت نظر آجاتی ہے۔

سیڈمین پہلا انگلو سیکسن شاعر

(پانچویں صدی)

وہیت میں ایک معبد تھا جسکی مجاورنی سینٹ ہلڈا تھی۔ اسی معبد میں ایک خدمتگار رہتا جسکا نام سیڈمین تھا۔ یہہ گھوڑے یا مویشی چرایا کرتا تہا۔ اِسکی نسبت پادری بیڈ اسطرح پر رقمطراز ہیں سیڈمین نے اس قسم کی نظم لکھی کہ اُسکو سُنکر کئی شخص دنیاوی لہو ولعب سے بیزار ہو کر خدا رسیدہ ہوگئے۔ ابتدا میں یہہ شخص سیڈمین نہایت شرمیلا تہا۔ اور جب معبد میں دعوت ہوا کرتی تھی اور جس وقت گانیکا وقت آتا تھا تو یہہ چپکے سے کھسک جایا کرتا تہا۔ ایک دن حسب معمول یہ دعوت میں بیٹھا ہوا تھا جب ستار اُسکے قریب پہنچگئی تو یہہ حسب معمول اپنی جگہہ سے اُٹھا اور اصطبل میں جا کر سو رہا۔ عالم خواب میں اُسکو کوئی مقدس صورت نظر آئی اور اُسنے اُسکو کہا کہ سیڈمین کچھ گاؤ۔ سیڈمین نے کہا کہ میں کیا گاؤں مجھے تو گانا نہیں آتا۔ اور اِس لیئے میں اُٹھکر چلا آیا ہوں۔ اُس نے کہا کہ ابتدائے آفرینش کا راگ گاؤ۔ یہہ سنکر سیڈمین نے گانا شروع کیا۔ اور خود بخود اُسکی طبیعت موزوں ہوگئی۔ علی الصبح جب وہ بیدار ہوا تو اُسنے یہہ خواب اپنے افسر کے روبرو بیان کیا اور وہ اشعار سنائے جو اُسکو یاد تھے۔ اُسکا افسر اُسکو سینٹ ہلڈا کے پاس لیگیا۔ وہ بھی یہہ اشعار سُنکر متعجب ہوئی اور کہنے لگی یہہ روئیائے صادقہ ہے اور خود خداوند یسوع مسیح نے امداد کی ہے۔ چنانچہ اس نے انجیل مقدس سے چند قصے اُسکے رو

پڑا تھا۔ ایک دن انسلم نے خواب میں دیکھا کہ انگلستان کے سینٹ جمع ہو کر خدا کے روبرو
واویلا کر رہے ہیں کہ روفس گرجا کو تباہ کر رہا ہے۔ اسپر خدا نے کہا کہ البن کو بلاؤ۔ جب
البن روبرو گیا تو خدا نے اُسکو ایک آتشین تیر دیا۔ اور کہا کہ اِس سے ظالم مارا جائیگا
البن نے کہا کہ اسکو میں کسی شریر کو دونگا اور وہ اُس سے اُسکا کام تمام کریگا چنانچہ
یہ کہکر اُس نے تیر کو زمین پر ڈالدیا۔ اور وہ تیر شہاب بنکر آسمان پر اُڑ گیا۔ اُس رات
انسلم کو معلوم ہوا کہ روفس مارا گیا ہے۔ اور وہ اپنا سامان لیکر گرجا کیطرف روانہ ہوا
جس دن روفس نے مرنا تھا اسی دن ایک اجنبی تارک الدنیا نے خواب میں دیکھا
کہ روفس عتاب کیحالت میں گرجا میں داخل ہوا ہے اور قہر آلودہ نگاہ ہوں سے
حاضرین کو گھور کر صلیب پر جو یسوع کی تصویر ہے اُسکے ہاتھ پاؤں مُنہ سے کترنے
لگا ہے۔ کچھ عرصہ تک وہ تصویر بے حرکت رہی۔ پھر اُسنے ایک ٹھوکر روفس کو لگائی جس سے وہ
مُنہ کے بل گر پڑا اور اُسکے مُنہ سے شعلے نکلنے لگے۔ اور اسقدر دھواں بلند ہوا کہ آسمان
تیرہ و تار ہوگیا۔ تارک الدنیا نے یہہ خواب فیٹز ہامن کے روبرو بیان کیا اور اُسنے بادشاہ
کو سنایا۔ روفس سنکر مسکرایا۔ اور کہا وہ کنگال ہے اُسکو روپیہ چاہیئے۔ سو ہمیں اسکو دیدو
مگر اسدن روفس نے شکار کرنے کو جانے میں تامل کیا۔ آخرکار اُسنے بہت سی شراب
پی لی اور اُسے خدمتگاروں سے جو اُسکی جوتیوں کو لیس لگا رہے تھے تمسخر کرنے لگا
اِتنے میں ایک شخص چھہ تیر اُسکے پاس لایا۔ چار اُسنے اپنے پاس رکھے اور دو
والٹر ٹایرل کو دئیے۔ اور کہا کہ تمکو اِس لیئے دیتا ہوں کہ تم مہلک زخم لگا سکتے
ہو۔ ایبٹ سرلو نے ایک خط بادشاہ کو لکھا کہ شکار کو نہ جائے شگون اچھا
نہیں۔ مگر بادشاہ نے کہا کہ اگر چند کوڑ مغز عورتوں نے لغو خواب
دیکھا ہے تو میں وہم کر کے اپنا عزم شکار ملتوی نہیں کر سکتا۔ آخرکار
شکار کو گیا اور مارا گیا۔

جہان سے چلدیا۔ کہتے ہیں کہ ڈنڈی مس کو بھی ایک سفید گھوڑا خواب میں نظر آیا اور پھر یہہ مژدہ پہنچا۔ صبح کو جب جولین کا دوست بیدار ہوا تو اسکو جولین کے مرنے کی خبر پہنچی۔ اور اُس کا خواب پورا ہوا ٭

بیسی لس

(۸۸۶ء میں فوت ہوا)

بیسی لس میسیڈو جسنے سلطنت قسطنطنیہ کو حاصل کیا۔ ابھی بچہ ہی تھا کہ اُسکا والد مر گیا۔ اُسکی والدہ بہت غریب تھی۔ اور بمشکل اِس بچہ کی پرورش کرتی تھی جب سینٹ میگالو پالس میں رات کے وقت پہنچے تو وہ غریبی کے باعث کہیں شب باش نہ ہو سکی اور گرجا کے باہر جا پڑی۔ اُس رات ایک شہید وہاں کے ڈیکن کے خواب میں نمودار ہوا۔ اور کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت گرجا کے باہر پڑے ہیں۔ اُنکو اندر لاکر آرام سے سلاؤ اور خاطر کرو۔ ڈیکن اُٹھکر باہر آیا۔ اور اُسے دیکھا کہ اور تو کوئی نہیں ہے۔ ایک غریب لڑکا پڑا سو رہا ہے جیسا کہ وہ دیکھ بھال کر واپس چلا گیا۔ مگر اُسے بار بار وہی شخص خواب میں تاکید کرتا ہوا نظر آیا کہ کیوں نہیں جاکر بادشاہ کو اندر لاتے۔ ناچار وہ پھر گیا اور اُسکو اُٹھا کر اندر لیگیا۔ اور اُسکی خاطر کی۔ اِس ڈیکن کا ایک دوست اور اُس وقت تھیوفیلز کا ملازم تھا جو شہنشاہ میکائل کا تعلق دار تھا۔ اُسکی سفارت بیسی لس کی رسائی دربار تک ہو گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد اُن دو بھائیوں نے جنہوں نے خواب میں پہلے اُسے دیکھا تھا اُسکو کہا کہ تم وعدہ کرو اور قسم کھاؤ کہ جب بادشاہ ہو جاؤ گے تو ہماری مروت یاد رکھو گے ٭

انسلم آرک بشپ آف کنٹربری

(مسیح سے گیارہ سو سال بعد ہوا)

ولیم روفس شاہ انگلستان کے ظلم سے جو گرجا کی مخالفت کرتا تھا۔ انسلم کو جلاوطن ہونا

لوگوں کو سنانے کے لیئے بنیں تھیں۔ اور اگر سینٹ ٹامس انکو نہ گراتے تو انکے ٹیڈنین سینٹ ایڈمینڈ انکو ضرور گرا دیتے۔ پادری نے بیدار ہو کر یہہ خواب تمام اہل خانہ کو سنایا۔ علی الصباح تمام شہر میں یہہ خبر پھیل گئی۔ اور اتفاق سے اُسی رات اور اُسی تاریخ کو جس تاریخ یہہ خواب دیکھا گیا۔ یہہ دیواریں جن پر زر کثیر صرف کیا گیا تھا گر کر منہدم ہو گئیں ٭

ٹامس اکیوئیناس

(سنہ ۱۲۷۴ع میں فوت ہوا)

یہہ ایک بڑا صاحب علم شخص تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ خدا سے امداد طلب کرنا جائز ہے اور بعض اوقات خداوند تعالیٰ خوابوں میں ہدایات دیتا ہے۔ عام تجربہ سے ثابت ہے کہ خوابوں میں ہدایات ملی ہیں۔ اس لیئے اس سے انکار فضول ہے۔ اور چونکہ خواب خدا کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اسلیئے انکی تعبیر جائز ہے۔

ڈینٹی

(سنہ ۱۳۲۱ع میں فوت ہوا)

کہتے ہیں کہ "ڈی وائنا کومیڈا" کا الہام خواب میں ہوا تھا ٭

ڈیوک آف کلیرنس

(سنہ ۱۴۷۸ع میں فوت ہوا)

تاج الشعرا ولیم شکسپیر اپنے مشہور ڈراما رچرڈ سوم میں ڈیوک آف کلیرنس کا خواب

ھنری اول

(۱۱۳۵ء میں فوت ہوا)

ہنری اول اپنے برادر روفس کی نسبت زیادہ عقلمند تھا جب نارمنڈی میں تھا تو اسکو عجیب بھیانک خواب دق کیا کرتے تھے۔ ایک دن اس نے خواب دیکھا کہ ایک گروہ کاشتکاروں کا آلات کشاورزی لیئے آتا ہے۔ پھر دیکھا کہ سپاہی تلواریں اٹھائے آ رہے ہیں پھر دیکھا کہ پادری لوگ عصا اٹھائے چلے آتے ہیں اور اسپر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہہ حال دیکھکر وہ چونک اٹھا اور اپنے نوکروں کو بلایا کہ مدد کرو۔ اسکے دوستوں نے سمجھایا کہ کفارہ دو اور اپنے اعمال درست کرو تو خیر ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی عادات کو بدل ڈالا۔ اور بچ گیا۔ سر فیل ہالینڈ لکھتے ہیں کہ روفس نے ضد کی اور نہ بچا۔ تیسرے نے گرجا کے آگے سر تسلیم خم کیا اور بچ گیا۔

میتھیو پارس

(۱۲۵۹ء میں فوت ہوا)

یہہ مورخ ہمیں بتاتا ہے کہ ۱۲۴۱ء میں ایک پادری نے خواب میں دیکھا کہ ایک مقدس صورت راہب مذہبی لباس پہنے ہوئے آتا ہے اور اسکے ہاتھ میں ایک صلیب ہے آتے ہی اس نے نہایت تیز نگاہ سے ان دیواروں کو دیکھا جو ہنری سوم نے شہر کے گرد برج لنڈن کے قریب بنائی تہیں اور پھر اس صلیب سے انکو ایسی ٹھوکر لگائی کہ وہ دیواریں گر گئیں۔ گویا زلزلے نے انکو گرا دیا ہے۔ اس پادری نے دریافت کیا کہ یہہ کون شخص ہے تو ایک کلرک نے جو اسکے ساتھ تھا جواب دیا کہ یہہ سینٹ ٹامس شہید ہے۔ پادری نے پوچھا کہ یہہ دیواریں بڑی لاگت سے بنائی گئی ہیں۔ اور ہزاروں مزدوروں کا انکی بدولت گذارہ چلا ہے۔ مگر کلرک نے جواب دیا۔ کہ یہہ دیواریں حفاظت کے لیئے نہیں بلکہ

تو بی ارس نے سنا کہ جیمز رینیر کچھ نیند میں بول رہے ہے۔ اُسنے اسکو جگا یا۔ ذرا اسنے افسوس کیا کہ تم نے مجھے کیوں جگایا۔ اُس وقت میں یہہ خواب دیکھ رہا تھا کہ میں لیسمس میں ہوں اور ایک سنار سے جولیس سیزر کا سکہ سونیکا خرید رہا ہوں ابھی قیمت کا فیصلہ نہ ہوا تھا کہ تمنے مجھے جگا دیا اور وہ سکہ اور سنار غائب ہوگئے۔ جب وہ لیسمس میں گئے تو واقعی ایک سنار سے اُنہوں نے ایک سکہ جولیس سیزر کا چار اشرفیوں کو خرید ا اور بہت خوش ہوئے کہ خواب درست نکلا۔

سر ٹامس مور کی والدہ

(سنہ ۱۴۸۰ کے قریب)

سر ٹامس مور نے خواب میں اپنی انگشتری میں ان تمام بچوں کی شکل دیکھی جو اسکے پیدا ہوئے۔ ایک بچہ نہایت سنجیدگی تھا۔ یہہ وہ تھا جو قبل از وقت پیدا ہوا تھا اور ایک نہایت خوبصورت اور شاندار تھا۔ یہہ ٹامس مور تھا جو چراغ انگلستان ہوا۔

ذو انگلیس

سنہ ۱۵۵۵

اپریل سنہ ۱۵۵۵ میں زوریچ کے تین راہب کونسل کے روبرو آئے اور کہنے لگے کہ لارڈ سپر کی رسم پھر جاری کیجاوے۔ اسپر بہت سی لفظی بحث ہوئی اور ذو انگلیس نے کہا کہ فلاں لفظ کے خلاف معنے ہیں۔ لوگوں نے نظیر پوچھی مگر اسکو کوئی نظیر یاد نہ آئی۔ آخر کار اسی فکر میں رات کو گھر گیا اور عالم خواب میں اسکو نظیر یاد آگئی جو اسنے علی الصباح بیان کی اور اپنا سکہ جما لیا۔

ڈیوک مذکور کی زبان سے اس طرح ادا کرتا ہے۔ یہہ خواب تمام لٹریچر میں مشہور ہے۔
"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قید خانہ سے نکل بھاگا ہوں اور جہاز پر سوار ہو کر ہالینڈ کی
کو جا رہا ہوں۔ اور میرا بھائی گلاسیسٹر میرے ساتھ ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ کوٹھری
سے باہر آؤ۔ اور جہاز کے تختہ پر میرے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ میں اسکے پاس تختہ
جہاز پر جا کھڑا ہوا۔ اور انگلینڈ کی طرف دیکھ کر اسنے کئی مصیبتیں مجھے سنائیں۔ جو
لنکاسٹر اور یارک کے زمانہ میں نازل ہوئیں تہیں۔ اتنے میں گلاسسٹر کا پاؤں
پھسلا اور وہ سمندر میں گر پڑا۔ گرتے گرتے اسنے مجھے بھی گرا لیا۔ اس وقت کچھ نہ پوچھو۔
میری کیا حالت تھی۔ پانی کی خوفناک آواز میرے کانوں میں آ رہی تہی۔ چاروں طرف
جہازوں کے بیکار لنگر۔ ہڈیاں۔ سونے کی راکھ اور موتیوں کے ڈھیر نظر آتے تھے۔
یہہ تمام سطح سمندر میں منتشر تھے۔ میں گرتے ہی مر گیا۔ اور مر کر بھی یہہ خواب جاری
رہا۔ مر کر جو شخص مجھ سے پہلے ملاقی ہوا وہ میرا مشہور خسرو زاروک تھا۔ اس نے
مجھے دیکھکر کہا کہ کیا یہہ اندھیری جگہہ ایسے جھوٹے دروغگو کلارنس کو جگہہ دے گی
یہہ کہکر وہ غائب ہو گیا۔ پھر ایک سایہ بصورت فرشتہ سنہری بالوں کے ساتھ نمودار ہوا اور
کہنے لگا کلارنس آ گیا۔ جھوٹا۔ دغاباز اور دروغگو کلارنس آ گیا۔ اسنے مجھے ٹیوکیسبری میں
قتل کیا تھا۔ اے عذاب اسپر نازل ہو۔ یہہ سنتے ہی ہزاروں طرح کے عذاب جن اور
بہوت بنکر مجھے چمٹ گئے۔ یہہ خواب دیکھکر میں چونک اٹھا۔ مگر کچھ عرصہ تک مجھے یہی
معلوم ہوتا تہا کہ میں دوزخ میں پڑا ہوا ہوں۔

پی ارس

(پندرہویں صدی)

یہہ مشہور شخص ایک دفعہ مونٹ پار سے لسٹمس میں جا رہا تہا۔ اُسکے ساتھ ایک اور شخص
ریٹینر نامی بھی تہا۔ رات کو یہہ ایک سرائے میں شب باش ہوا۔ جب یہہ دونوں رہ رہے

اس نے ایک دن خواب دیکھا کہ اسنے ایک کالج ایسی جگہہ بنایا ہے جہاں ایک جڑ سے تین تنے املی کے درخت کے نکلے ہوئے ہیں۔ یہہ خواب دیکھکر وہ اکسفورڈ گیا۔ اور وہاں تلاش کرنے لگا۔ ایک دن وہ ایسے مقام پر گیا جہاں بنارڈین پہلے رہتے تھے اور وہاں اسنے ایسا ہی ایک درخت دیکھا اور وہاں کالج بنایا۔ یہہ ۱۵۵۵ء کی بات ہے اور اس جگہہ اب تک وہ درخت دیکھا جاتا ہے۔

اڈمیرل کولگنی

(۱۵۷۲ء)

کتھرائن میڈلس آف فرانس کے نام سے تمام واقف ہیں۔ اسنے تمام لوتھرین اور فرانس کے پراٹسٹنٹوں کے قتل کرانے کی کوشش کی تھی۔ اور اس سازش کو کامیابی کے ساتھہ پورا کیا تھا۔ یہہ طریقہ اسنے اسطرح پر سوچا تھا کہ اپنی دختر کی شادی کی تجویز جسکا نام مارگریٹ آف ویلاسے تھا اسنے ہنری آف نیوار کے ساتھہ کی تھی۔ یہہ شہزادہ ایک رائل لیڈی کے ساتھہ فرانس میں آیا تھا۔ اور اس لیڈی کو زہریلے دستانے پہنا کر کیتھرائن نے مروا ڈالا تھا۔ کالگنی تمام ہیوگینات کا ملیٹری لیڈر تھا۔ اسکا شادی کے موقع پہ موجود رہنا ضروری تھا۔ اسکو تین مرتبہ خواب آیا کہ میری جان خطرہ میں ہے تو یہاں سے نکل جا مگر وہ باز نہ آیا۔ اور اسنے خوابوں کی کچھہ پرواہ نہ کی۔ اسکو ایک دوست نے خط بھی لکھا۔ مگر اس نے کچھہ پرواہ نہ کی۔ ہنری آف نوار نے خبر پاکر بھی اسکو مطلع کیا۔ پھر بھی وہ نہ گیا۔ آخر کار وہ زخمی کیا گیا۔ اور کھڑکی سے پھینکا گیا۔ اور پھر الٹا پھانسی دیا گیا۔ جب اسکا سر کیتھرائن کے روبرو لایا گیا۔ تو اسنے کہا کہ مردہ دشمن سے بہتر کوئی خوشبو نہیں ہے۔ ملکہ نے یہہ پرلے درجہ کی حماقت کی۔ اچھے اچھے کاریگر جو پراٹسٹنٹ تھے فرانس چھوڑ کر مختلف ملکوں میں بھاگ گئے۔ اور جو قتل ہوکر شہر کے گرد و نواح میں پھینکے گئے۔ انسے اس قدر تعفن پیدا ہوئی کہ تمام شہر میں وبا پھیل گئی اور

نکولس وٹامس واٹن

(۱۵۵۳ء)

۱۵۵۳ء میں نکولس واٹن ڈین آف کنٹربری فرانس میں سفیر تھا۔ ایک دن اُس نے خواب دیکھا کہ اسکا بھتیجا ٹامس واٹن ایک ایسی فقرے کے ساتھ ملگیا ہے کہ اگر فوراً اُسکو نہ روکا جائیگا تو نہ صرف اُسکے بلکہ تمام خاندان کیجان کے لالے پڑ جائیں گے۔ نکولس حیران تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ وہ کسی طرح فرانس سے نکل نہ سکتا تھا۔ تاکہ بھتیجے کو خبردار کرے۔ ناچار اُسنے ملکہ میری کو خط لکھا کہ ٹامس واٹن کو کچھ عرصہ کے لیئے سینٹ سے نکالکر نظربند کر دو۔ اور اگر آپکے مشیر سبب دریافت کریں تو ٹال مٹول کر دینا۔ ملکہ نے ایسا ہی کیا۔ ان ایام میں ملکہ میری اور فلپ آف سپین میں شادی کا بند وبست ہو رہا ہے۔ لیکن ایک خاص فرقہ انگلستان میں اُسکے مخالف تھا۔ وہ لوگ مخالف تھے۔ اور جیمس ڈیوک آف سفک تھا۔ بعمانزاں ہلاک کیئے گئے تھے۔ سر ٹامس وائیٹ بھی مخالف تھا۔ اور واٹن کا بڑا دوست تھا۔ اُسنے واٹن کو اپنے ساتھ ہمخیال کر لیا تھا۔ اگر وہ قید نہ ہوتا تو اور مخالفین کی طرح وہ بھی مرتکب قتل ہوتا۔ جب یہہ معاملہ رفع دفع ہوگیا تو وہ قید خانے سے باہر کیا گیا۔ اور اُسکے چچا کا خواب درست نکلا۔

کچھ عرصہ کے بعد اُسی ٹامس واٹن نے خواب دیکھا کہ پانچ آدمیوں نے یونیورسٹی کا خزانہ لوٹ لیا ہے۔ اُسکا پسر ہنری واٹن اُس وقت آکسفورڈ میں تھا۔ اُسنے فوراً اُسکو خط لکھا۔ یہہ خط تین دن کے بعد عین اسدن ہنری کو ملا جس رات چوری ہوئی اُس خط میں پانچ آدمیوں کا ذکر تھا۔ اور چند اشارے ایسے تھے کہ مجرم فوراً گرفتار ہوئے اور انہوں نے اقبال جرم کیا۔

سر ٹامس وائیٹ

(۱۵۵۰ء)

سر ٹامس وائیٹ آلڈرمین آف لنڈن ایک بڑا دولتمند فیاض اور فیضرسان آدمی تھا

مارگرٹ ڈی ویلائے

(سولھویں صدی)

مارگرٹ ڈی ویلائے دختر کیتھرائن ڈی میڈلس تھی۔ وہ لکھتی ہے کہ عموماً ہر بات میری زندگی کی مجھے خواب کے ذریعہ پہلے معلوم ہو جاتی تھی یہہ ایک بڑی فاضل عورت تھی اور گریک زبان میں خاصکر مہارت رکھتی تھی۔ اُسکا خیال تھا کہ خواب اعلےٰ رتبہ کے لوگوں کے لیئے ایک صفت ضروری ہے ؛

ہنری سوم والئی فرانس

(رسنہ ۱۵۸۹ع)

یہہ بادشاہ کیتھرائن ڈی میڈلس کا پسر تھا۔ لکھتے ہیں کہ اسکے قاتل نے اسکو بموجب خواب کے قتل کیا تھا۔ قاتل کا نام جیک کلیمنٹ تھا یہہ ایک طبقہ سینٹ فرنسیس کا ملک تھا۔ اِس شخص نے قبل از ارتکاب جرم بیان کیا کہ مینے خواب دیکھا ہے کہ ایک فرشتہ مجھے نظر آیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے شخص خدا نے تجھے اِس ظالم کے قتل پر جو مذہب میں رخنہ اندازی کرتا ہے مامور کیا ہے۔ یہہ فرشتہ ایک شمشیر برہنہ ہاتھ میں لیئے تھا۔ کہتے ہیں کہ بادشاہ نے بھی خواب میں دیکھا کہ اُسکا شاہی سامان خون آلودہ ہو کر زمین پر گر پڑا ہے اور بازاری لوگ اُسکو پاؤں میں روند رہے ہیں۔ جب بادشاہ نے یہہ خواب دیکھا تو وہ بہت پریشان کرنے لگا۔ مگر تقدیر کے لکھے کو کون روک سکتا تھا۔ چنانچہ وہ جیک کلیمنٹ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

سوافٹ ہم کے مسٹر

(سولھویں صدی)

سوافٹہم کے مسٹر کا خواب ایک تاریخی واقعہ ہوگیا ہے۔ یہہ ایک غریب آدمی تھا اور نہایت

اکثر قاتل مر گئے۔ اگرچہ کالگنی نے اپنے خوابوں سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ لیکن اسکی خواب اوروں نے مثلاً کونٹ منٹگمری۔ ام جارٹرس۔ اور دیگر ہوجو نالٹ نے فائدہ اُٹھایا۔ ہنری آف نیوار اس قتل عام کے بعد کتھالک ہو گیا۔ اسکا مقولہ ہے کہ قتل سینٹ بارتھلمیو کے بعد اسنے دیکھا کہ بہت سے کوے تو اپر بیٹھا اور ڈرا کرتے تھے۔ اور اسکو کراہنے کی آواز سات رات برابر آتی رہی۔ ایکدفعہ پرنس ہنری ڈیوک آف انکن اور ڈیوک آف گائز کے ساتھ گنجفہ کھیل رہا تھا۔ تو اُسنے میز پر خون کے قطرے دیکھے اور جب صاف کر دلئے تو وہ پھر نمودار ہو گئے جسے کہ وہ ڈر کر وہاں سے چلا گیا۔ کہتے ہیں کہ کالگنی خود نرم دل نہ تھا۔ ایکدفعہ اُسنے ایک شخص کو جسکا نام کو رڈلیر تھا۔ اور جو ایک تارک الدنیا تھا اپنے ہاتھ سے پھانسی دی تھی اور اُسنے مرتے ہوئے کہا تھا کہ میرا خواب پورا ہوا میرے بعد کالگنی بھی پھانسی پائے گا۔

کیتھرائن ڈی میڈیس

یہ ملکہ فرانس کی بادشاہ ہنری ثانی یعنی ہنری دوم کی بیوی تھی۔ اسنے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ کو مہلک زخم لگا ہے۔ اور وہ بھر چکے گلیوں میں آر ہا ہے۔ اور بہت سے لوگ اسکے پیچھے ماتم کر رہے ہیں۔ اسپر اُس نے نہایت عاجزی کے ساتھ خاوند سے کہا کہ آج آپ اکھاڑے میں نہ جائیں۔ مگر بادشاہ نے نہ مانا اور کہا آج خاص عورت میڈم مارگریٹ کی شادی کی تقریب میں ہے۔ چنانچہ وہ گیا اور ہنگام نیزہ بازی جس میں کونٹ اوف منٹگمری بھی شریک تھے زخمی ہوا۔ اور زخم کھا کر کچھ عرصہ کے بعد مر گیا۔ کیتھرائن نے جارناک کی فتح کا حال تین خواب میں دیکھا تھا وہ اسوقت سٹینر میں بخار میں پڑی سسک رہی تھی

کئی لڑکے تو نہ پڑھ سکے آخر کار اُنمیں سے ایک نے اُن حروف پر سے مٹی اُتار کر کہا کہ یہ صاف ہی۔ اسپر لکھا ہے کہ اسکے تلے ایک اَور ہے جو اُسے دو چند ہے۔ یہہ مضمون سُنکر بھی مس گر وہاں گیا۔ اور پھر زمین کھودی اَور پہلے صندوق سے دوگنا صندوق سونے کے سکوں سے بھرا ہوا برآمد کیا۔ یہہ صندوق دیکھکر اُسکی باچھیں کھل گئیں اور وہ امیر کبیر ہوگیا۔ اس نعمت کے شکریہ میں اُسنے ایک گرجا بنوایا۔ اور ابھی تک اُسمیں ایک مس گر کی صورت بنی ہوئی ہے۔ اُسکے پاس اُسکا ایک کُتا کھڑا ہے۔ اَور پاس اُسکے اوزار پڑے ہوئے ہیں۔

این واٹرز کا مُقدمہ

(سنہ ۱۶۰۴ء)

جیمس اول کے عہد سلطنت میں ایک عورت نے جو بیاہی ہوئی تھی۔ ایک شخص سے جو اُسکے پڑوس میں رہا کرتا تھا آشنائی کرلی۔ خاوند کو خبر ہوگئی اور اُس نے منع کیا اور نہایت خفا ہوا۔ جب اس بدکار عورت اور اُسکے آشنا کو معلوم ہوا کہ راز افشا ہوگیا تو اُنہوں نے سازش کرکے اُس بیگناہ شخص کو تولیئے سے گلا گھونٹ کر مار ڈالا اور خفیہ طور پر ایک جگہہ دفن کردیا۔ خاوند کے مرنیکا غم اُس عورت نے اسقدر ظاہر کیا کہ کیکو اُس عورت پر شبہہ نہ ہوا۔ چند دن کے بعد ایک پڑوسی نے خواب میں دیکھا کہ مسٹر واٹر فلاں مقام پر دفن کیا گیا ہے۔ اُن ایام میں لوگوں کو خوابوں پر بہت اعتبار تھا۔ اُسنے فوراً دیگر اشخاص کو اطلاع کی۔ اور بذریعہ پولیس تحقیقات پر نعش برآمد ہوئی۔ تمام کا شک اور شبہہ اُس مکروہ عورت پر ہوا۔ اور جب اُس نے سُنا کہ نعش خواب کے ذریعہ برآمد ہوئی ہے تو اُس نے اقبال کرلیا۔ اور زندہ جلادیگئی۔ اُسکا شریک جرم کہیں روپوش ہوگیا۔

محنت اور عرق ریزی سے روٹی کماتا تھا۔ اس شخص نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ اگر تو پا پیادہ سوآف ہیم واقع نارفک سے لنڈن جائے اور لنڈن کے پل کے فلاں مقام پر کھڑا ہو تو تجھے ایک شخص ملیگا۔ اور وہ تجھ ایک ایسی بات بتائیگا جو تیری آئیندہ بہبودی کے لیئے نہایت مفید ہوگی۔ اُس نے اس خواب کا ذکر اپنی بیوی سے کیا۔ مگر وہ مسکرائی اور پھر خفا ہو کر بولی کہ کیا فضول بکتا ہے۔ جا اپنا کام کر۔ ایسی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ سنکر وہ بیچارہ مس گر خاموش ہوگیا۔ مگر اُسنے دوسرے دن بھی یہی خواب دیکھا اور پھر تیسری رات بھی یہی خواب دیکھا جب تین رات متواتر وہ یہ خواب دیکھتا رہا تو اُسکو ایک قسم کا اعتقاد ہوگیا۔ اور وہ پا پیادہ لنڈن کیطرف جو نے میل کے فاصلہ پر وہاں سے تھی روانہ ہوا۔ اور جو کچھ اُسنے خواب میں دیکھا اُسکے بموجب پل پر کھڑا ہوگیا۔ اور دو دن متواتر وہ وہاں کھڑا رہا۔ مگر کوئی شخص اُسکو نہ ملا۔ تیسرے دن بھی کوئی نہ ملا۔ آخر کار وہ مایوس ہوگیا۔ اور قریب تھا کہ وہاں سے چلا آئے کہ اُسکو ایک شخص اجنبی ملا۔ اور کہنے لگا یہاں تمکو میں تین دن کھڑا دیکھتا ہوں ۔ تم کسکی انتظار میں ہو۔ مس گر نے جواب دیا کہ میں نے ایک خواب اس طرح کا دیکھا ہے۔ اُسنے کہا کہ میاں خواب خیال ہوتے ہیں۔ انپر اعتبار کرنا دانشمندی سے بعید ہے۔ آپ خیال فرمائیے کہ تین رات سے میں متواتر خواب دیکھ رہا ہوں کہ اگر تم سوافہیم واقع نارفک میں جاؤ اور ایک سیب کے درخت کے تلے جو ایک مس گر کے مکان میں ہے کھودو تو تمکو ایک صندوق سونے کی اشرفیوں سے بھرا ہوا ملیگا۔ اگر میں تمہاری طرح بیوقوف ہوتا تو میں بھی وہاں جاتا اور تکلیف اٹھاتا۔ جاؤ اور اپنے گھر آرام سے بیٹھو۔ مس گر یہ سنکر حیران ہوا۔ اس نے اس شخص کو اپنا پتہ نہیں بتایا تھا۔ یہ سنکر وہ خاموش ہوگیا اور وہاں سے واپس آکر اُسنے سیب کے درخت کے تلے جو واقعی اُسکے مکان میں تھا۔ زمین کھودی۔ وہاں سے ایک صندوق اشرفیوں سے بھرا ہوا۔ برآمد ہوا۔ اُس صندوق پر چند حروف لکھے ہوئے تھے یہ چونکہ بےعلم تھا خود نہ پڑھ سکتا تھا۔ اسلیئے اُسنے وہ صندوق خالی کرکے دوکان کے اوپر رکھدیا۔ اور جب لڑکے گرامر سکول سے جو قریب تھا پڑھکر واپس آئے تو اُسنے اُنکو بلایا اور کہا کہ میاں لڑکو میں تمہارا امتحان لیتا ہوں بتاؤ کہ اس صندوق پر کیا لکھا ہے

ہیرک

(سنہ ۱۶۷۴ء میں فوت ہوا)

اس شخص نے خوابوں کی نسبت یہہ رائے ظاہر کی ہے کہ یہہ اس لیئے بنائی گئی ہیں کہ دن کو ہم ایک جگہہ رہیں۔ اور رات کو مختلف جہانوں کی سیر کریں +

لیڈی ویریکا چیلین

(سنہ ۱۶۸۰ء)

لارڈ راچسٹر کی زبان سے سُنی ہوئی روایت بشپ برنٹ اِس طرح پر بیان کرتے ہیں ” لیڈی ویر لارڈ موصوف کی خوشدامن تہیں۔ اُنکے چیلین نے خواب میں دیکھا تھا کہ فلاں تاریخ مرجاؤں گا۔ اُسنے لیڈی صاحبہ کے روبرو یہہ بات بیان کی مگر اُسنے اُسکو سمجہایا کہ ناحق وہم کرتے ہو۔ چنانچہ وہ اِس خواب کو بہول گیا۔ چند دن کے بعد وہ ایک دن لیڈی صاحبہ کے ہاں کہانا کہا رہے تہے۔ اور اتفاق سے اُس وقت ۱۲ مہمان جمع تہے ایک لیڈی نے اُسکی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اِسنے آج رات مرجانا ہے۔ یہہ سُنتے ہی اُسکو اپنا خواب یاد آگیا۔ اور اُسنے کہا کہ ہاں آج ضرور میں نے مرنا ہے۔ لیڈی صاحبہ نے ہر چند اُسکو قایل کرنا چاہا۔ مگر وہ بیچین رہا۔ رات کو وہ بڑی دیر تک اپنے کمرہ میں بیٹہا ہوا لکہتا رہا۔ صبح کو جب دیکہا گیا تو وہ اُسی کمرہ میں مردہ پایا گیا۔

سر ٹامس براؤن

(سنہ ۱۶۸۲ء میں فوت ہوئے)

یہہ صاحب لکہتے ہیں کہ میرے خواب مجہے بہ نسبت جاگنے کے زیادہ تر ذریعہ مسرت خیال معلوم ہوتے ہیں

نیویارک کا واقعہ

(سترہویں صدی)

جب نیویارک پر سکاٹلینڈ والوں نے چڑھائی کی تو ایک ریشم کے پارچات بیچنے والے امیر سوداگر نے خواب میں دیکھا کہ ایک بم کا گولہ اُسکے مکان پر گرا اور اُسکو تہ و بالا کر دیا۔ وہ فوراً بیدار ہوا۔ اور وہاں سے ہٹ گیا۔ ایک گھنٹہ کے بعد واقعی بم کا گولہ وہاں گرا اور وہی بات ہوئی جو اُسنے خواب میں دیکھی تھی۔ اس جان بچنے کی خوشی میں اُس نے بہت سی خیرات کی۔ اور جبتک زندہ رہا اُس دن ہی ہر سال وعظ کراتا رہا۔

ہاروے جسنے دوران خون دریافت کیا

(۱۶۵۷ء میں فوت ہوا)

ڈاکٹر ہاروے کا نام ہر ایک کو معلوم ہے۔ اس شخص نے دوران خون دریافت کیا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یہہ ڈاور ہو فرانس کا علاقہ ہے گیا۔ اور جب اُسنے اپنا پروانہ راہداری دکھایا تو گورنر نے غور سے اُسکی صورت دیکھی اور سب کو جانے دیا مگر اُسکو روک لیا ڈاکٹر نے حیران ہو کر پوچھا کہ میں نے کیا قصور کیا ہے۔ مجھے کیوں روکتے ہو۔ گورنر نے کہا کہ میری مرضی تمکو قید رکھونگا۔ چنانچہ اُس نے اسکو قید خانہ میں بھیجدیا۔ باقی تمام اہل کشتی لنگر اُٹھا کر روانہ ہوئے۔ رات کو طوفان آیا اور تمام اہل کشتی غرق ہو گئے۔ دوسرے دن گورنر قید خانہ میں آیا۔ اور اُسنے کہا کہ مینے خواب میں تمہاری صورت دیکھی تھی اور کسی نے عالم رویا میں مجھے کہا تھا کہ اس شخص کو جانے نہ دینا۔ روک لینا۔ اس لیے میں نے تمکو روک لیا تھا۔ ہاروے نے یہہ واقعہ بعد ازاں کئی لوگوں سے بیان کیا۔ اور اپنی سلامتی جان کا شکریہ ادا کیا۔

اور اُسکو قتل کر دیا۔ یہہ خواب دیکھکر وہ جاگ اُٹھا۔ اور اُسکو فکر ہوا۔ مگر وہ سو گیا۔ پھر دوبارہ اُسنے یہہ خواب جب مکرر سہ کرر دیکھا تو اُسنے اُسیوقت اُٹھکر ایک خط اپنے رشتہ دار کو لکھا۔ اور اُسمیں دونوں چوروں کا حلیہ بھی درج کر دیا۔ اور لکھا کہ خبردار رہنا چاہیئے۔ اُسکے رشتہ دار نے اِس خط کی کچھہ پروا نہ کی۔ اور ایکدن گھوڑے پر سوار جاتا ہوا قتل ہوا۔ وہ دونوں چور اِس حلیے سے جو اس خط میں درج تھا گرفتار ہو کر سزا لے پھانسی دیئے گئے۔ آبری یہہ بھی بیان کرتا ہے کہ جو آگ لنڈن میں لگی تھی وہ پہلے ہی کئی لوگوں نے خواب میں دیکھہ لی تھی ؞

لی مرکیوری گیلنٹ

(سنہ ۱۶۹۰ء)

ہر ایک معاملہ کو ہر دو پہلو سے دیکھنا چاہیئے۔ اِس اخبار میں لکھا ہے کہ خواب بالکل جھوٹے ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ ایک خواب بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ صبح ساڑھے پانچ بجے کے وقت میںنے خواب دیکھا کہ میری ایک رشتہ دار جو مرگئی تھی آئی۔ اور مغموم ہو کر میرے پاس بیٹھہ گئی یہہ ایام زندگی میں نہایت زندہ دل ہوا کرتی تھی میںنے کہا کہ تم مغموم کیوں ہو کیا میرے لیئے کوئی بُری خبر لائی ہو۔ کیا میں مرنے والا ہوں۔ اُسنے کہا ہاں تمنے مرنا ہے میںنے کہا کب۔ اُسنے کہا کہ چوبیس گھنٹوں کے اندر میںنے پوچھا کہ کس طرح۔ اُسنے چند الفاظ کہے جو میں نہیں سمجھا اور آنکھ کھل گئی صبح اُٹھکر میںنے یہہ معاملہ اپنی سالی کے روبرو بیان کیا۔ مگر مجھے مطلق کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہوئی۔ اور حسب معمول کام کرتا رہا۔ میں مانند اس یونان کے مورخ کے نہ تھا کہ خواہ مخواہ اس خواب کو پورا کرتا۔ یا مانند کنیڈا کے باشندوں کے نہ تھا۔ جو خواب میں اپنے آپ کو مرا ہوا دیکھتے تھے۔ تو خواب پورا کرنے کو چٹان سے گر پڑتے تھے۔ چنانچہ یہہ خواب آخر کار لغو ثابت ہوا

جب میں خواب میں ہوتا ہوں تو میرے دل کو بہت اطمینان ہوتا ہے۔ اور جب جاگتا ہوں تو یہہ اطمینان رفع ہو جاتا ہے۔ بارہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے عزیز میرے پاس ہیں اور میں اُنکے پاس بیٹھا ہوا ہوں۔ لیکن جب میں جاگتا ہوں تو وہ بات نظر نہیں آتی۔ عموماً جو بات دِنکو دل میں ہوتی ہے رات کو وہ خواب میں نظر آتی ہے۔

سرٹامس براؤن کا خیال درست ہے۔ کیونکہ کئی مہندس خواب میں سوالات ریاضی حل کر لیتے ہیں کئی شعراء خواب میں شعر بنا لیتے ہیں۔

ڈبلن کا مقدمہ

(سنہ ۱۶۹۰ء)

ایک جنٹلمین نے جو ڈبلن میں رہا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ اُسکی بہن قتل کیگئی۔ یہہ وحشتناک خواب دیکھکر وہ جاگ اُٹھا۔ مگر جب اُسنے سونیکی کوشش کی تو پھر وہی خواب نظر آیا۔ پھر اُسنے جاگ کر اہل خانہ کو مطلع کیا۔ مگر وہ تمام اُسپر ہنسنے لگے اور وہ پھر سو گیا۔ پھر تیسری مرتبہ اُسنے یہہ خواب دیکھا اور ڈرکر اور کپڑے پہنکر بہن کے مکان کیطرف دوڑا گیا۔ وہاں جاکر دیکھا کہ واقعی اُسکی بہن خون میں تر بتر ہے مگر اُسکو اسقدر ہوش تھا کہ اُسنے اپنے بھائی کو شناخت کر لیا اور کہا کہ مجھے میرے خاوند نے قتل کیا ہے۔ چنانچہ تحقیقات کے بعد اُسکا خاوند گرفتار اور سزایاب ہوا۔

جان آبری

(سنہ ۱۶۹۰ء)

جان آبری نے سنہ ۱۶۹۰ء کا واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اُسکے رشتہ دار کو دو چوروں نے ایسی حالت میں جبکہ وہ گھوڑے پر سوار تھا آلیا۔ اُسکا مال لوٹ لیا

کر لیا گیا۔ مگر پھر فوراً اُسکو چھوڑ دیا گیا۔ کیونکہ ثبوت کوئی نہ تھا۔ پھر کچھ دن تک اِس معاملہ کی کچھ خبر نہ لیگئی سنتے کہ ایک عورت نے جسکا نام مسز گرین ووڈ تھا۔ اِس معاملہ کا پتہ بذریعۂ خواب لگایا تفصیل اِس اجمال کی یہہ ہے کہ مسٹر سٹاگڈن مرحوم اِس عورت کو خواب میں نظر آیا۔ اور کہا کہ ایک قاتل ٹامس سٹریٹ میں رہتا ہے۔ اور اُن مکان کا پتہ بھی دیا۔ یہہ مکان جارج ٹیورن کے قریب تھا۔ اور مسز گرین ووڈ اِس مکان کو جانتی تھی۔ یہاں مسٹر ڈ مشتبہ رہتا تھا۔ اِسکی بابت اُس عورت نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ مینرڈ گھر میں موجود نہیں ہے۔ پھر اُس عورت نے خواب دیکھا اور عالم خواب میں اُسکو معلوم ہوا کہ ایک قاتل کی ناک پر داغ ہے۔ چنانچہ عورت نے حکام سے حال بیان کیا۔ اور مینرڈ کو اُسکے ایک دوست کی معرفت جسکا پتہ خواب میں معلوم ہوا تھا گرفتار کیا۔ مینرڈ نے گرفتار ہوکر بیان کیا کہ اُسکے ساتھ مارش۔ بیول اور مرسر بھی شامل ہیں چنانچہ مینرڈ کی گرفتاری کے بعد پھر بذریعہ خواب اِس عورت کو معلوم ہوا کہ مارش ٹیمس سٹریٹ میں رہتا ہے۔ چنانچہ وہ وہاں سے گرفتار کیا گیا۔ پھر خواب کے ذریعہ معلوم ہوا بیول آجکل جیل خانہ میں ہے۔ چنانچہ جب جیل خانہ میں ڈھونڈا گیا تو وہاں بیول جو سکہ قلب کے جرم میں ماخوذ تھا گرفتار ہوا۔ غرض یہہ تینوں شخص گرفتار ہوکر پھانسی دیئے گئے مگر چوتھا مرسر کہیں نہیں ملا۔ اور نہ ہی خواب میں اسکی نسبت کچھ ہدایت ہوئی۔ اِس معاملہ میں یہہ تعجب آتا ہے کہ جب خواب میں قاتلوں کی نسبت ہدایت ہوئی تھی تو چوتھے کو کیوں جانے دیا۔ کریل گیٹ کے ایک پادری نے اِس خواب کو شائع کیا تھا اور اُسکی تصدیق لشپ آف یارک نے کی تھی مگر پھر بھی بعض اشخاص نے یہ ظن کیا کہ مینرڈ کی جادو مرے نے مسز گرین ووڈ سے سازش کر کے تمام معاملہ طشت ازبام کر دیا تھا

ڈچس ڈی مینزرین اور میڈم ڈی بیوکلیر

(۱۶۹۵ء)

ڈچس ڈی مینزرین اور میڈم ڈی بیوکلیر چارلس دوم کے دربار کی بڑی خوبصورت عورتیں

کپتان راجرز

سنہ ۱۶۹۴ء

کپتان ٹی۔ راجرز سوسائیٹی نامی جہاز کے ناخدا تھے۔ یہہ لنڈن سے ورجنیا کیطرف روانہ ہوا تھا۔ بحیرۂ اوقیانوس میں سے روانہ ہوکر جب انہوں نے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ ورجینیا سے یہہ تین سو میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جب رات ہوگئی تو کپتان صاحب اپنے چیف میٹ کو اپنی جگہہ مقرر کرکے اپنی کوٹھری میں سوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد انکی آنکھ کھلی تو انہوں نے دیکھا کہ دوسرا میٹ پہرہ بدلنے گیا ہے۔ انہوں نے اُس سے دریافت کیا کہ موسم کا کیا حال ہے تو اُسنے جواب دیا کہ سب طرح خیریت ہے۔ یہہ سنکر کپتان پھر سو گیا۔ عالم خواب میں اُسکو کسی نے کھینچکر جگا دیا کہ اُٹھ اور باہر نکلکر دیکھہ وہ اُٹھ بیٹھا اور پھر لیٹ گیا۔ پھر یہہ ہی خواب دیکھا۔ یہہ خواب اُسکو دو گھنٹہ تک متواتر آتا رہا۔ ناچار وہ باہر نکلا۔ اور تختہ پر جاکر جب اُسنے چاروں طرف نظر دوڑائی تو ہر طرف خیریت نظر آئی۔ اور میٹ حیران ہوئے کہ اس وقت کپتان کیوں آئے۔ سب طرح اطمینان کرکے کپتان صاحب واپس جانے کو تھے کہ کسی نے کہا کہ پانی کا اندازہ تو کرلو۔ کہاں تک پانی ہے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ پانی تھوڑا ہے اور جہاز ریتہ کے قریب جا رہا ہے چنانچہ اُنہوں نے فوراً جہاز کی رفتار کو بدلا۔ اور رُخ گردانی کی۔ ورنہ قریب تہا کہ جہاز تباہ ہوجاتا۔ یہہ خواب گویا رؤیائے صادقہ تھا۔

مسز گرین وڈ کا مقدمہ

(سنہ ۱۸۹۵ء)

۴ دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء کو ایک شخص مسمی مسز شا گروں کو چوروں نے لوٹ لیا۔ اور قتل کرڈالا۔ ہرچند مجرموں کی تحقیقات کیگئی مگر کچھ پتہ نہ لگا۔ ایک شخص مسمی مسنر ڈ کو شبہہ میں گرفتار

کی مہمان ہوں - ابھی میری سہیلی ڈچس اُس کمرہ میں آئی تہیں اُنہوں نے وہی لباس پہنا
ہوا تھا جو وہ ایام زندگی میں پہنا کرتی تہیں وہ اِس صندوق کے پاس کھڑی ہوگئیں بعد
میری طرف دیکھکر کہنے لگیں کہ بہن تم بارہ اور ایک کے درمیان میرے پاس آ جاؤگی - آب مجھے
یقین آگیا ہے کہ روح فانی نہیں ہے اور اگلا جہان ہے - اتنے میں پادری آیا اور وہ
میڈم سے گفتگو کر کے چلا گیا - اِسکے جانے کے بعد پھر میڈم نے ان دونوں کو بلایا اور کہا
کہ تم میرے پاس رہو - بارہ بج گئے تہے - اور ابھی تک میڈم بالکل صحیح وسلامت تہیں -
جب ڈیڑھ بجنے کو ہوا - یکایک میڈم کا رنگ رُخ متغیر ہوگیا - اور وہ گھبرا اُٹھی - اُنکی خادمہ نے
گھبرا کر عطر دانی پیش کی - مگر کچھہ فائدہ نہ ہوا - اور وہ سعاً جان بحق تسلیم ہوئیں - یہ
چشمدید واقعہ ہے ؛

آرک بشاپ ایبٹ

(سنہ ۱۶۹۲ء)

جب آرک بشاپ ایبٹ کی والدہ کے ایام حمل پورے ہوئے اور بچہ پیدا ہونے لگا تو اُسنے
خواب میں دیکھا کہ اگر وہ اَنناس کہائیگی تو جو بچہ اُسکو پیدا ہوگا وہ نہایت صاحب اقبال ہوگا
صبح اُٹھکر وہ دریا کے کنارہ گئی اور پانی میں اسکو ایک اَنناس ملگیا اُسے گہر لاکر کہایا
وہ بہت لذیذ تہا - اُسیدن بشپ ایبٹ پیدا ہوئے جو رفتہ رفتہ آرک بشاپ آف
کنٹربری ہوئے ؛

لیڈی سیمور

[۱۷ ویں صدی]

لیڈی سیمور نے خواب میں ایک گھونسلا دیکھا جسمیں نو چڑیاں تہیں چنانچہ اُسکے ہاں نو بچے

سمجھی جاتی تہیں اور ان دو نے کی تعریف شاعروں نے بہت عمدہ اشعار میں کی ہے
یہہ دونوں عورتیں ابتدا ہی سے دشمن نہ تہیں بلکہ انکی آپسمیں بڑی دوستی تہی اور انکو
مطلق ایک دوسری سے حسد یا رشک نہ تھا جب جمیس دوم تخت نشین ہوا تو دربار کے
حالات میں فرق آگیا۔ ایک بڑا امر بحث طلب یہہ تھا کہ آیا روح فانی ہے یا غیر فانی ان
دونوں لیڈیوں نے بھی بڑے زور شور سے اس معاملہ میں دخل دیا۔ آخر کار ڈچیس اور میڈم
نے آپسمیں عہد کر لیا کہ اگر روح فانی نہیں ہے تو ہم سے جو پہلے مرے وہ دوسرے کے پاس
عالم خواب میں یا اور طرح سے مر کر آئے اور اس دنیا کے حالات بتادے۔ ان دونوں لیڈیوں
نے آپسمیں یہہ عہد کر لیا تھا۔ اتفاق سے ڈچیس کو پیغام اجل آگیا۔ اور وہ پہلے مرگئی
اسکے مرنے کے کئی سال بعد تک کوئی تحریر یا خبر مرحوم کیطرف سے اسکی سہیلی میڈم کیجانب عالم خواب پیش ہوئی اور میڈم
کو یقین ہوگیا کہ روح فانی ہے۔ میڈم کی محبت ڈچیس کی وفات کے بعد ایک اور لیڈی
سے ہوگئی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ اس لیڈی کے پاس میڈم کا خدمتگار خاص ایک
خط لیکر آیا۔ جسکا مضمون تہا کہ اگر تم نے مجھہ سے آخری ملاقات کرنی ہے تو آجاؤ پھر تم
مجھے اس جہان میں زندہ نہ پاؤگی۔ لیڈی اس پیغام سے سخت متعجب ہوئی۔ کیونکہ جہانتک
اسکو علم تھا میڈم بالکل تندرست تھی۔ اسنے خدمتگار سے دریافت کیا تو اسنے یہی جواب دیا
کہ میڈم بالکل تندرست ہیں۔ لیڈی نے سمجھا کہ کچھہ غلطی ہوئی ہے اسلیئے جواب لکھدیا
کہ اس وقت میری طبیعت اچھی نہیں ہے اور اگر سردی میں باہر نکلونگی تو اور طبیعت بگڑ جائیگی
کل ملونگی۔ تہوڑی دیر کے بعد میڈم کی پیش خدمت بمعہ خدمتگار آئی انکے پاس ایک
صندوقچی تھی جسمیں میڈم کی گھڑی ایک ہار چند دیگر زیورات اور ایک خط تھا جس کا
مضمون یہ تھا کہ افسوس تمکو میں آخری وقت نہیں دیکھہ سکی۔ یہہ چیزیں تمنے مجھہ مرحوم
کی یادگار میں پہنا کرنا۔ میں بخوشی تمکو یہہ اور وصیت کرتی ہوں۔ لیڈی مذکور سے رہا
نہ گیا۔ اور وہ بمعہ اس لیڈی کے جو وہاں بیٹھی ہوئی تہی۔ فوراً میڈم کے مکان کیطرف
گئیں۔ میڈم کی سہیلی فوراً اسکے پاس پہنچی۔ اور کہنے لگی کہ ظاہرا تو خدا کا فضل ہے
خدانخواستہ تم کو کچھہ اندرونی تکلیف تو نہیں ہے میڈم نے کہا کہ اب میں کوئی چند ساعت

مصالحت ہوگئی چلتے ہوے پادری نے اپنے دوست کو کہا کہ کل تم میرے گرجا آنا۔ سوداگر نے وعدہ کیا۔ رات کو سوداگر نے خواب دیکھا کہ وہ سانپوں کی غار میں گیا اور ایک سانپ نے اسکو چھاتی پر کاٹ کھایا ہے یہ خواب ایسا بھیانک تھا کہ وہ جاگ اُٹھا اور پھر اُسکو نیند نہ آئی صبح کو وہ اٹھکر سیر کیلئے باہر نکلا کہ شاید ہواخوری سے آرام آجاے اثناے سیر اسکو ایک کپتان دوست ملا اور اسکو مضطرب دیکھکر وجہ دریافت کی سوداگر نے خواب کا حال اسکو کہ سنایا کپتان نے کہا تیرے کہ تم اس پادری کے پاس جاؤ کہیں پھر بحث ہو جاے اور تمکو کچھ گزند پہنچے سوداگر نے کہا کہ کچھ مضایقہ وہ میرا دوست صادق ہے کپتان نے کہا اچھا خدا تمہارا نگہبان ہو ان الفاظ سے سوداگر کے دل میں بھی شک ہوا اور سوداگر نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ مقررہ وقت کے آدہے گھنٹہ بعد تم بھی وہاں میری خبر کو آجانا۔ کپتان نے وعدہ کیا اور چلا گیا۔ دوسرے دن علے الصباح سوداگر پادری کے ہاں گیا وہ ظاہرا اچھی طرح سے پیش آیا اور پھر چند رسومات کے بعد اسکو ایک گیلری میں لیگیا وہاں دو شخص ہاتھوں میں گرز لئے نمودار ہوے اور قریب تھا کہ سوداگر کو لیں کے درواز پر شور و غل ہوا اور کپتان قید سپاہیوں کے ساتھ نمودار ہوا اور سوداگر صاحب بال بال بچ گئے مگر معاس یہ چاہتا ہے کہ یہ کپتان دن کہ مخالفوں نے گھڑلی ہے۔

سموعیل۔ پی پنیر

(۱۸۰۳ء وفات ہوا)

یہ مورخ لکھتا ہے کہ اُسے ایک بار ریلوں نے بیان کیا تھا کہ اسکی بیوی نے بستر نزع پر اسکو چند باتیں بتائیں تہیں جو اسنے خواب دیکھی تہیں اور جو بعد ازاں وقوع میں آئیں اسکی عورت نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اسکا چچا اسکو بل خواب میں آیا اور کہنے لگا کہ لڑائی تو چار دن کے بعد مرجائیگی چنانچہ وہ واقعی چار دن کے بعد مرگئی ؛

ارل ایچ سی سے پیدا ہوئے اس ارل کا فیملی نام فنچ تھا۔

کاؤنٹس آف کارک

[ستارہویں صدی]

کونٹس آف کارک نے ڈبلن میں خواب میں دیکھا کہ اُسکا والد ارل آف کیمبرلینڈ مرگیا ہے جس دن اُس نے خواب دیکھا اُسیدن ارل موصوف مرگیا۔

جیرولامو ماروینس

[تاریخ نامعلوم]

یہہ شخص ایک وینس کا سینیٹر تھا۔ اسنے جب وہ لیٹیا کا گورنر تھا خواب دیکھا کہ اُسکے بہائی نے اُس سے بغلگیر ہوکر کہا ہے کہ لو الوداع ہم دوسرے جہان میں چلتے ہیں۔ یہہ شخص اُسکے پیچھے روتا ہوا تھوڑی دور تک گیا۔ اور پھر آنکھ کھل گئی جب آنکھ کھلی تو اُسکے آنسو رواں تھے۔ تین دن کے بعد خط آیا کہ واقعی اُسکا بہائی بخار سے جاں بحق تسلیم ہوا۔

سوداگر اور پروہت

(سنہ [illegible]ء کے قریب)

ایک لنڈن کا سوداگر جیمس ثانی کے عہد میں کسی کام کے لئے فلینڈرز گیا۔ اور وہاں اُسکو ایک پرانا ہم جماعت ملگیا جو رومن کیتھالک گرجا میں پادری ہوگیا تہا۔ یہہ دونوں ایک قہوہ خانے میں چلے گئے اور وہاں جاکر اُنکی آپسمیں بحث ہونے لگی۔ سوداگر نئی روشنی کا عیسائی تہا اور پادری پرانی روشنی کا۔ ہنگام گفتگو یہہ آپسمیں گرم ہوگئے مگر پھر

آئرلینڈ کے بشاپ کا واقعہ

سنہ ۱۸۱۲ء کی بات ہے

مسٹر رس آئرلینڈ کے بشاپ کا پسر تھا۔ مسٹر رس کا باپ ایک دولت پرست آدمی تھا اور اُس نے مسٹر رس کو کہا تھا کہ شادی غریب عورت سے نہ کرنا۔ مگر مسٹر رس کے دلمیں لیڈی رو کی محبت جو بیوہ بھی ہو گئی یہ عورت غریب تھی۔ اِسلیئے مسٹر رس کو یقین تھا کہ والدین اِس بات کو پسند نہ کرینگے۔ چنانچہ باپ سے پوچھے بغیر انہی شادی کر لی۔ باپ نے خرچ دینا بند کر دیا۔ اُنکی آمدنی صرف چالیس پونڈ سالانہ تھی جو انکو ڈین سوفٹ کی مہربانی سے آتی تھی۔ ایک دن مسٹر رس نے خواب میں دیکھا کہ ایک اور شخص اُنکے والد کی جگہ تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اُس نے دریافت کیا کہ یہ معاملہ ہے تو معلوم ہوا کہ اُسکا باپ مر گیا ہے۔ اور اُسنے ایک وصیت اُسکے حق میں کی تھی۔ مگر دستخط کیئے بغیر مر گیا ہے۔ اِس خواب کو اُسنے بیوی سے بیان کیا۔ مگر اُسنے اُسکو معمولی خیال تصور کیا۔ لیکن مسٹر رس کے دلمیں تسلی نہ آئی وہ اپنے والد کے شہر کیطرف روانہ ہوا اور راہ میں اُسکو معلوم ہوا کہ باپ نے قضا کی ہے وہاں جاکر اُسکو معلوم ہوا کہ وہ وصیت نامکمل چھوڑ گیا ہے۔ اور مسٹر رس کے لیئے کچھ نہیں چھوڑا یہ بڑا بھاری صدمہ تھا۔ اور وہ ابھی ایک پادری سے باتیں کر رہا تھا کہ وہاں سے ایک آدمی گذرا۔ اُس آدمی کو دیکھکر مسٹر اِس چلایا۔ اور کہنے لگا اللہ غنی یہ شخص آئندہ ہمارا بشاپ ہوگا۔ اُسکے ساتھی نے کہا۔ اُس شخص کو کوئی امید نہیں ہو سکتی اِس سے تو میرا حق فائق ہے۔ اور مسٹر رس نے کہا کہ تم دیکھوگے۔ اتنے میں شور و غل کی آواز آئی اور مسٹر رس اور اُسکے ساتھی نے دیکھا کہ لارڈ سی کے گھوڑے گاڑی کر لے اڑے ہیں اور قریب ہی کہ گاڑی چکنا چور ہو جائے اور لارڈ کا دماغ پاش پاش ہو جائے مگر اُس شخص نے دوڑ کر اور جان پر کھیل کر گاڑی کو روکا اور لارڈ کی جان بچائی۔ اِس لارڈ کے رسوخ سے یہ شخص بشاپ ہو گیا۔ اور خواب پورا ہوا۔

سر آر جر لی ایسٹرینج

سنہ ۱۷۰۴ء

یہ لایق مصنف جب بچہ تھا تو اُسکو ہرن کے شکار کا بہت شوق تھا۔ ایک دن اُسکو خواب میں نظر آیا کہ وہ شکار کھیلتا ہوا ایک خاص مقام پر چلا گیا ہے اور وہاں اُسکو ایک شخص نے اُسکے والد کے مرنے کی خبر دی ہے۔ دوسرے دن وہ حسب معمول شکار کر رہا تھا کہ اُسنے اُس جگہ سے خاص طور پر کنارہ کرنا چاہا مگر شکار اُسکو وہاں لیگیا۔ اور وہاں اُسنے منحوس خبر سن لی۔

جان لاک

سنہ ۱۷۰۴ء میں فوت ہوئے

یہ فلاسفر کہتا ہے کہ عالم بیداری میں بیشک روح ہمیشہ قوت متخیلہ کو استعمال کرتی رہتی ہے۔ لیکن یہ امر غور طلب ہے کہ آیا عالم خواب میں بھی تمام طاقتیں روح کا کام کرتی ہیں یا نہیں۔ اگر روح نیند میں خیال کرتی ہے اور اس امر کو محسوس نہیں کرتی تو ہم پوچھتے ہیں کہ آیا اس قسم کا خیال خوشی یا تکلیف کی حد تک پہنچ سکتا ہے یا نہیں کسی چیز کو بغیر محسوس کئے معلوم کرنا ناممکن ہے۔

بشاپ کس

سنہ ۱۸۱۰ء میں فوت ہوا

اس بشپ کو یقین واثق تھا کہ فرشتے خواب اور بیداری میں انسان کی پاسبانی کرتے ہیں اور نیک خیالات پیدا کرتے ہیں اور برے خیالات سے بچاتے ہیں۔

اُس آدمی نے کہا کہ پی لو یہہ آخری پیالہ ہے جو تم پیوگے۔ جب یہہ شہزادی پیرس میں گئی تو ایک ہوٹل میں ٹھیری اور بیمار ہوگئی۔ فوراً شاہی طبیب بلایا گیا۔ اِسکی صورت دیکھتے ہی شہزادی حیران ہوگئی۔ اور کہنے لگی یہہ وہ ہی شخص ہے جسنے مجھے خواب میں پیالہ دیا تھا۔ مگر میں ابھی نہیں مرونگی کیونکہ یہہ کمرہ وہ نہیں ہے جو مینے خواب میں دیکھا تھا۔ چند دن کے بعد شہزادی اچھی ہوگئی پھر چند دن کے بعد شہزادی نے حکم دیا کہ یہ مکان ہوٹل کا مجھے پسند نہیں ہے میرے لئے ایک اور کمرہ معبد میں آراستہ کیا جائے۔ جونہیں شہزادی اِس کمرہ میں داخل ہوئی تو وہ چلائی کہ اب اِس کمرہ سے میں زندہ نہیں نکلونگی۔ یہہ وہی ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ اِس کمرہ میں وہ شہزادی مری اِسکے گلے میں ایک پھوڑا ہوگیا تھا۔ جو دانت اُکھیڑنے کی وجہ سے پیدا ہوگیا تہا۔

ہنری آکسفورڈ

گنگا اور بہرہ

۱۷۴۸ء

یہہ شخص جب بچہ تھا تو اسکو مرگی کی کسر تھی۔ یہہ بیماری اسکو پچیس سال کی عمر تک رہی اور پھر اِسکی صحت دفعتاً اچھی ہوگئی۔ جب یہہ اٹھائیس سال کا تھا تو یہہ لارڈ وائی کونٹ ڈی موتھ کے ہاں چند لیڈیوں کے ساتھہ گیا۔ وہاں جاکر اِسکو سردی محسوس ہوئی اور گلا بیٹھہ گیا۔ چھ دن تک یہہ بیمار رہا۔ اور پھر اچھا ہوگیا۔ مگر بالکل گنگا اور بہرہ ہوگیا۔ ہرچند علاج کیا گیا مگر کچھہ فایدہ نہ ہوا۔ آخرکار وہ چار سال تک اُسی حالت میں رہا ۱۷۵۳ء میں وہ سٹوک گیا اور کثرت مے نوشی سے بیہوش ہوگیا۔ یہاں تک کہ وہ گھوڑے پر سوار نہ ہوسکتا تہا۔ جب وہ کئی بار گھوڑے سے نشے میں گرا تو اسکو اُٹھا کر اندر لیگئے۔ اور اسکو نیند آگئی۔ نیند میں اُس نے کوئی ایسا ڈراونا خواب دیکھا کہ وہ مرنے کے لئے چلایا اور اسکو طاقت گویائی جو سماعت

ولیم پن

۱۸۱۱ء میں فوت ہوا

بقول جان ابوی ولیم پن بانئی پنسلونیا نے بیان کیا کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ اڈمیرل ڈین کی اہلیہ کو ملنے گیا۔ اور اُنہوں نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ جہاز پر میرے شوہر کو گولہ لگا ہے۔ چنانچہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر خبر آگئی کہ اُسکا خاوند جہاز پر گولے کے لگنے سے مر گیا ہے۔

اڈیسن

۱۸۱۹ء میں فوت ہوا

اڈیسن اپنے اخبار سپکٹیٹر میں لکھتا ہے کہ اگرچہ بہت سے مصنفوں نے خوابوں پر خیال کیا ہے۔ لیکن وہ عموماً انکو گزشتہ باتوں کا اظہار یا آئندہ باتوں کی پیشینگوئی تصور کرتے ہیں۔ لیکن خوابوں سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ روح ایک اعلیٰ شے ہے اور مادے کو اس سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔

وارسا کی شہزادی ٹگارٹسکی

۱۸۲۲ء

اس واقعہ کی تصدیق جرمنی کا مصنف مسٹر شٹلنگ بھی کرتا ہے۔ یہ بات اس طرح سے ہے کہ یہ شہزادی وارسا سے روانہ ہونے لگی تو اسنے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک کمرے میں ہے جو اُسنے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ تھا اور اس کمرہ میں ایک شخص پیالہ لیکر آیا اور کہنے لگا۔ پیو۔ شہزادی نے کہا کہ ابھی مجھے پیاس نہیں ہے۔ میں کیوں پیوں

ششتعلو کو روانہ ہوئے ۔ ایک شخص اس قسم کا تھا جب یہ شخص سوتا تھا تو اسکی جملہ طاقتیں بیدار رہتی ہیں ۔ اور جو بات اسکے دوست اسکے کان میں پھونکدیتے تھے وہ خواب بنکر اسکے روبرو آکھڑی ہوتی تھی ۔ ایکدفعہ انہوں نے اسکی صورت میں تمام کارروائی ڈیوئل کی دکھائی یہانتک کہ اسکے ہاتھ میں ایک پستول دیدیا جو اس نے چلایا اور اسکی آواز سے بیدار ہوگیا ۔ ایکدفعہ وہ ایک شہ نشین پر سویا ہوا تھا ۔ انہوں نے خواب میں اسکو یہ ظاہر کیا کہ وہ تختہ جہاز سے گرگیا ہے اور تیر رہا ہے ۔ پھر انہوں نے اسکے خواب میں مگرمچھ دکھایا ۔ جسکو دیکھتے ہی اسنے غوطہ لگایا ۔ اور منہ کے بل شہ نشین سے گرا اور چوٹیں لگیں ۔ اور بیدار ہوگیا پھر اسکے دوستوں نے اسکو ایک بار خواب میں یہہ دکھایا کہ فوج سرگرم پیکار ہے اور بکثرت زخمی اور مجروح پڑے ہوئے ہیں اور شور وغل کر رہے ہیں ۔ پھر انہوں نے اسکو خواب میں یہہ دکھایا کہ وہ شعلوں کے نرغہ میں پھنس گیا ہے اور اسکو بھاگنے کو مجبور کیا ۔ چنانچہ وہ اپنے خیمہ سے نکل بھاگا اور طنابات کی میخوں سے الجھکر اوندھا گرا ۔ ورگرتے ہی جاگ اٹھا ۔

کالی فیلڈ کا مقدمہ

(سنہ ۱۸۶۷ ع کی بات ہے)

اس مقدمہ کے مفصل واقعات ستمبر ۱۸۶۷ ء کے جنٹلمین کے میگزین میں درج ہیں ۔ ایک شخص مسمی ایڈم راجرز نے خواب میں دیکھا کہ وہ پڑوس کی پہاڑی پر ایک خاص سبز مقام پر کھڑا ہوا ہے ۔ یہہ شخص ایک شراب خانہ کا مالک تہا جو واٹر فورڈ واقعہ آیرلینڈ سے دس میل کے فاصلہ پر تہا ۔ غرض اس نے خواب میں دیکھا کہ اس سبز مقام پر دو شخص آئے ۔ انمیں ایک قوی ہیکل اور تنا ور تہا اور دوسرا کمزور اور ناتوان تہا ۔ اس مقام پر اس قوی ہیکل انسان نے اپنے ہمراہی کو جو کمزور تھا

بند ہی پیر حاصل ہوگئی۔ اس بات کی تصدیق ہوگئی دخیر بل ایچ ذیکمن سکو یرالیف آر س کرتے ہیں۔

اینڈریو بکسٹر

۱۷۵۰ء میں فوت ہوا

یہ شخص اپنی کتاب میں جو اُسنے روح کے غیر قابل ہونے کی نسبت لکھی ہے بیان کرتا ہے کہ خواب انسان کو فرشتے دکھاتے ہیں جو یا تو اپنا دل بہلاتے ہیں یا خیالی طور پر انسان کو اس معاملہ میں شریک کرتے ہیں جو واقعی وہ جاگ کرتا ہے۔

بشاپ بٹلر

۱۷۵۲ء میں فوت ہوا

دل بقول بشاپ بٹلر اپنے افعال اور تیزی کے لیئے بیرونی حس پر مبنی نہیں ہے بیرونی حس عالم خواب میں کام نہیں کرتے اور پھر بھی دل اسیطرح مشغول افعال ہوتا ہے جیسا عالم بیداری میں ۔

ڈاکٹر جے ڈی میلنگر

۱۷۵۸ء

یہہ جرمن ڈاکٹر مفصلہ ذیل حکایت بیان کرتا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ جو خیال دل پر غالب آجائے وہ اکثر خواب بنکر نظر آجاتا ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۷۴۸ء کی مہم میں محو بسن برگ کے

برآمد ہوئی تو راکا فیلڈ کو واٹر فیلڈ میں گرفتار کیا۔ اسکے پاؤں میں وہ جوتی تھی
تھی جو بیکے پہنے ہوئے تھا اور بیکے کے پاس کا فیلڈ کی جوتی تھی۔ یہ بھی مقدمہ
میں شہادت پیش ہوئی۔ راجرز نے اُن دونوں کے حالات بیان کئے ملزم نے اُسپر
جرح کی اور کہا کہ کیا وجہ ہے کہ تمہارے ہاں اور مسافر بھی آتے ہیں مگر تمنے مجھے اور بیکے
کو اس قدر احتیاط کے ساتھ یاد رکھا۔ اسوقت راجرز نے اپنا خواب بیان کیا اور اپنی
بیوی کو اور مسٹر ہیداون کو شہادت میں پیش کیا۔ آخر کار جیوری نے کا فیلڈ کو مجرم قرار
دیا اور مقدمہ کا فیصلہ بھی لارڈ چیف جج سر چارج کا فیلڈ نے کیا۔ یہ سنہ ۱۷۶۰ء کی بات ہے
جب حکم سنایا گیا تو کا فیلڈ نے اقبال کر دیا اور کہا ہم دونوں اکیس سال ویسٹ انڈیز
یعنے جزائر غرب الہند میں رہے تھے وہاں بیکے نے بہت روپیہ کمایا اور میں غریب
رہا۔ بیکے مجھپر رحم کیا کرتا تھا۔ اُسنے میرا کرایہ وغیرہ بھی دیا اور مجھے ساتھ لایا۔ اُس نے
میری راہ میں پرورش کی اور پارچات لیدئے اور وعدہ تھا کہ واٹر فیلڈ میں چلکر کچھ اور
امداد کریگا مگر مجھے غصہ تھا کہ اس قدر کمزور آدمی کے پاس روپیہ ہو اور میں غریب اور
کمزور رہوں چنانچہ اس کے روپیہ کے لالچ میں آکر مینے اُسکو قتل کر دیا مینے ایک
شخص اور کو قتل کیا ہے ؛

کا فیلڈ نہایت استقلال کے ساتھ سولی پر چڑھگیا۔ پھانسی پانے سے پہلے اُس نے
اپنا حسب نسب بتایا اور کہا کہ میں ولیم ایڈ اسکوپر کا شاگرد تھا۔ یہ بھی اُس نے اقبال
کیا کہ قبل ازیں اُس نے کئی بار کا فیلڈ کو قتل کرنیکا ارادہ کیا تھا۔ آخر کار اُس بہانہ سے
اُس نے ارتکاب جرم کیا ؛

الڈرنے کا واقعہ

(سنہ ۱۷۶۰ء)

اسی اخبار جنٹلمینز میگزین میں لکھا ہے کہ الڈرنے کے قریب روشنی کے مینار جن کو
کاسٹک کہتے ہیں ابھی نہیں بنے تھے کہ ایک شخص نے جو اس جزیرہ کا رہنے والا
تھا خواب دیکھا کہ وہاں اُس چٹان پر ایک جہاز ٹوٹ گیا ہے اور چند ملاح وہاں بھگکر
چٹان پر آگئے ہیں۔ یہ خواب اُسنے اہل جہاز کے روبرو بیان کیا اگرچہ ملاح بہت وہمی
آدمی ہوتے ہیں مگر اس خواب کو انہوں نے نرا خواب و خیال تصور کیا اور جہاز لیکر گئے۔ دوسرے

قتل کر دیا - یہہ خواب دیکھکر مسٹر راجرز جاگ اُٹھا - اور اِس خواب نے اُسکے دل پر
اِس قدر اثر کیا کہ وہ کئی دن تک بدمزہ رہا - چنانچہ اُسنے اِس خواب کا تذکرہ اپنی
بیوی اور ایک آدمی کتھبارٹ ہاوری مسٹر براؤن کے روبرو کیا - اور دیگر پڑوسیوں
کو بہی یہ خواب سُنایا - چند دن کے بعد وہ شکار کو گئے - اُنکے ساتھ کتے تھے اور مسٹر
براؤن بہی تھا - جب اُنکا گذر اُس پہاڑی پر ہوا - تو ایک مقام اُسکو نظر آیا - جو
ہو بہو وہی تھا جو اُسنے خواب میں دیکھا - یہہ مقام اُسنے مسٹر براؤن کو دکھایا
اور شکار کھیل کر حسب معمول گھر چلے آئے - دوسرے دن گیارہ بجے قبل از دوپہر دو شخص
مسافر اُنکے شرابخانہ میں آکر فروکش ہوئے - اُنکی صورت دیکھکر مسٹر راجرز کو سخت
حیرت ہوئی اور اُسنے اپنی بیوی کو بلا کر کہا - اُنمیں ایک تو تنادرستہا اور دوسرا کمزور
اور وہی دو شخص تھے جنکو اُسنے خواب میں دیکھا تھا - کمزور آدمی کے پاس روپیہ بہی
تھا - جو اُسنے ویسٹ ونڈ انڈیز میں محنت سے کمایا تہا - اور طاقتور آدمی کی صورت سے
خونخواری کے آثار نمودار تھے - جب یہہ سپاہی کا رخصت ہونے لگے تو راجرز نے کمزور آ
دمی کو کہدیا کہ تم اِس ساتہی کے ساتہہ نہ جاؤ مگر اُسکی کوشش کارگر نہ ہوئی طاقتور
آدمی کا نام کافیلڈ تہا اور چہوٹے کمزور آدمی کا نام ہیکی تہا - کافیلڈ نے اصرار کیا
کہ ہم بہت دور سے اکٹھے آرہے ہیں - کیوں ہم اکٹھے نہ جائیں - ہمارا ساتہہ چولی دامن
کا ساتھ ہے - راجرز نے بہت مبالغہ کیا - مگر ایک پیش نہ گئی - اُسنے نادانی کر کے اپنا
خواب صاف صاف نہ سنا دیا - غرض وہ دونوں چلے گئے ہیں تو وہ اپنے خاوند پر سخت
ناراض ہوئی کہ کیوں تو نے صاف نہ کہدیا - اور کیوں جانے دیا - راجرز نے کہا کہ مجہہ
شرم آتی تھی کہ لوگ کہیں گے کیسا نادان ہے - خواب و خیال پر اعتبار کرتا ہے - کیا عجب
اتفاق دیکھیے کہ جب یہ دونوں اُس خاص مقام پر پہنچے تو کافیلڈ نے پہلے اپنے
ساتھی ہیکی کو دہکا دیا - پہر اُسکو ایک پتھر مارا - اور جب وہ گر گیا تو چاقو سے اُسکو
قتل کیا - اور اُسکا روپیہ لیکر فرار ہوگیا - مگر تاجروں نے پولیس میں بہ نظر احتیاط
رپورٹ دی - اور خود بہی تعاقب میں روانہ ہوئے - جب خاص مقام پر پہنچے تو ہیکی کی نعش

سنہ [illegible]ء میں والد میتھو ٹالبٹ والئی قلعہ ٹالبٹ نے جو ویکس فورڈ کے صوبہ میں ہے ایک ہی رات میں تین مرتبہ ایک خواب دیکھا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ حسب معمول سو کر بیدار ہوئے ہیں اور صبح اٹھ کر اپنے دفتر میں جا کر بیٹھے ہوئے لکھ رہے ہیں کہ اُنکے درختوں کے درمیان سے ایک شخص سفید گھوڑے پر نیلا لباس پہنے ہوئے آتا ہؤا نظر آیا تو اُنہوں نے اُٹھ کر دروازہ کھولا اور وہ شخص کھڑکی کے پاس آ کھڑا ہؤا اور اُسنے ایک لفافہ اُن کو دیا اور کہا کہ ایک جہاز آپکے علاقہ میں غرق ہؤا اور یہ لفافہ ایک تختہ پر بہتا ہؤا برآمد ہؤا ہے اسمیں ہنڈیاں ہیں جنپر سٹیفن اینڈیل کے دستخط ہیں مگر اُن کا اب کوئی دعویدار نہیں ہے یہ خواب چونکہ کئی مرتبہ ایک ہی رات میں نظر آیا میرے والد نے صبح اُٹھ کر میری والدہ سے تذکرہ کیا اور حسب معمول دفتر میں بیٹھ کر لکھنے لگے چنانچہ اُنکو واقعی ایک شخص نیلا لباس پہنے ہوئے سفید گھوڑے پر سوار آتا ہؤا نظر آیا اُسکو دیکھ کر یہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کھڑکی کھولی اُسنے ایک لفافہ اُسیطرح جیسا کہ اُنہوں نے خواب میں دیکھا تھا کھڑکی سے اُن کو دیا اور وہی عبارت کہی جو اُنہوں نے خواب میں سُنی تھی۔ دیکھئے عالم رویا میں اس طرح الہام ہؤا کرتا ہے ؛

آپکا تابعدار ولیم ٹالبٹ

السٹن ٹاورز۔ ۲۳-اکتوبر ۱۸۴۳ء

سویڈن بورگ

۱۷۷۲ء میں فوت ہؤا

اس شخص نے جسکا نام امانیول سویڈن بورگ تھا اپنی تمام عمر خواب دیکھنے میں گذار دی۔ ۱۷۴۳ء میں اس نے ایک روزنامچہ رکھا ہؤا تھا جس میں یہ ہر روز جو خواب دیکھتا درج کر لیا کرتا تھا۔ یہ روزنامچہ ۱۸۵۹ء میں دستیاب ہؤا اور اب سٹاک ہالم کے کتب خانہ میں رکھا ہؤا ہے ؛

یہ خواب چھ اقسام پر منقسم ہیں :-

(۱) تمام قسم کے خواب یعنے اُن اشیاء کے متعلق جو انسان ہر روز دیکھا کرتا ہے اور جو ہر روز انسانی مشاہدے میں آتی ہیں یعنی اُن خوابوں میں گناہوں کی معافی مانگی گئی ہے

دن پھر اُس شخص نے وہی خواب دیکھا اب کے اُس نے ایک کشتی اُدھر روانہ کی اور واقعی اُس چٹان سے چند نیم جان لوگوں کو لے آئے اور خواب درست نکلا۔ پھر چند دنوں کے بعد جہاز وکٹری نامی وہاں تباہ ہوا۔ اسلیئے وہاں تین مینار روشنی کے کھڑے کیئے گئے ؂

یلو آٹر

یہ شخص شیکسپیر سے دوسرے درجہ پر خصلت انسانی کا بیان کرنے والا ہے۔ اس نے ڈاکٹر ذمیرمین کی طرف ایک خط لکھا۔ یہ ذمیرمین جارج دوم کا طبیب تھا اور یہ خواب بھی اسی ڈاکٹر ذمیرمین نے دیکھا تھا۔ وہ لکھتا ہے میرے پیارے ذمیرمین یہ خواب جو تم نے دیکھا ہے معمولی خواب نہیں ہے۔ اس خواب میں جو واقعات آپ نے دیکھے ہیں اُن کا آپ کو شان و گمان نہ تھا اور انھیں خیالات میں غرقاب ہو کر آپ سوئے بھی نہ تھے۔ آپ نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کی بیوی مر گئی ہے اور وہ نہایت پر تکلف آسمانی لباس پہنے ہوئے کھڑی ہے۔ گو وہ اُسوقت نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہے مگر اُس کے چہرہ سے عجیب سنجیدگی ظاہر ہو رہی ہے۔ پھر تم نے دیکھا کہ وہ تمہارے پاس آئی اور اُس نے بیان کیا کہ ہر لحظہ اُس کے سامنے لاکھوں خیالات سمندر کی لہروں کی طرح منودار ہوتے ہیں۔ کہ اُس کی گذشتہ زندگی کے جملہ واقعات اُس کی آنکھوں کے سامنے پھر رہے ہیں پھر تم نے لکھا ہے کہ تم نے اپنی بیوی سے کئی مسائل حل کیئے جو فانی انسان کو معلوم نہیں ہو سکتے۔ اور جب تم چاہتے تھے کہ اُن جوابات کو قلبند کر لو کہ تمہاری آنکھ کھل گئی اور تم جاگ اُٹھے یہ خواب تمکو یاد تھا مگر جب تم وہ جوابات جنکو تم لکھنا چاہتے تھے یاد کرنے چاہے تو تم ناکامیاب رہے کیونکہ وہ تمکو بھول گئے تھے۔ یہ خواب واقعی معمولی نہیں ہے اسلیئے ضرور کوئی بات ہے۔ تمہاری بیوی ابھی زندہ ہی اور اُس کے مرنیکا تمہیں کوئی شان و گمان تک نہ تھا۔ اسلیئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تم اسی خیال میں سوئے تھے اور یہ خواب اُسی خیال کا نتیجہ تھا۔ ڈاکٹر ذمیرمین نے یہ خواب ۱۷۶۵ء میں دیکھا تھا اور اُس کی بیوی ۱۷۷۰ء میں پانچسال کے بعد فوت ہوئی ؂

آنریبل مسٹر ٹالباٹ

(۱۷۶۸ء)

اس جنٹلمین نے اپنے ایک دوست کیطرف یہ خط لکھا۔

آلیور گولڈ سمتھ

اس شخص کو خوابوں پر بہت اعتبار تھا۔ گولڈ سمتھ اکثر پنڈر گاسٹ کے واقعہ بیان کیا کرتا تھا جو ڈیوک آف مارلبرا کی فوج میں افسر تھا۔ یہ کپتان اپنے دوستوں کو کہا کرتا تھا کہ میں فلاں دن مر جاتا ہے چنانچہ جس دن کا وہ ذکر کیا کرتا تھا اہل فرانس سے ایک لڑائی ہوئی اور جب لڑائی ختم ہو گئی تو لوگوں نے کپتان پنڈر گاسٹ سے کہا کیوں صاحب وہ تمہارا خواب کیا ہوا تم تو تندرست ہو۔ اسکے جواب میں اُس نے نہایت سنجیدگی سے کہا کہ باوجودیکہ میں اچھا ہوں مگر تم مجھے مُردہ دیکھو گے۔ اس اثنا میں توپ کا ایک گولہ ہاں آیا اور کپتان کھڑے کھڑے گر کر مر گیا۔ اُس کی جیب سے ایک کاغذ برآمد ہوا۔ جسپر لکھا ہوا تھا کہ :-

"خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے سر جان فرینڈ ـــــ تاریخ کو لیگا۔ یہ وہ تاریخ تھی جسدن اُسکو گولہ لگا اور مر گیا۔ سر جان فرینڈ سے اس کی بہت دوستی تھی۔ یہ وہ شخص تھا جسنے ولیم ثالث کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ اِس بات کی تصدیق کرنے کے لئے پوپ چلکر آیا تھا اور ڈیوک آف مارلبرا۔ اور گولڈ سمتھ اُسوقت موجود تھے۔ اور اُنہوں نے اس بات کی تصدیق کی اور کرنیل سسل نے بھی تائید کی ؂

والٹیر

(۱۷۷۸ء میں فوت ہوا)

اِس مشہور شاعر نے ہیریڈ کا دوسرا بند ایک خواب دیکھ کر لکھا تھا ؂

کونٹ ڈی لفٹن

(۱۸۰۹ء میں فوت ہوا)

یہ فاضل شخص لکھتا ہے کہ خواب میں انسان بخوبی دیکھتا ہے مگر سُنتا کم ہے دلیل کبھی نہیں کرتا اور محسوس بڑے زور و شور سے کرتا ہے۔ خواب میں صورتیں نظر آتی ہیں مگر اُن کا تعلق روح سے نہیں ہوتا۔ خواب کا تعلق صرف جسم سے ہوتا ہے اور روح سے

اور دیکھی ہے اور اسی قسم کی باتیں ہوتی ہیں ✽

(۲) خواب متعلق وعید۔ اس قسم کے خواب عموماً قابل اعتراض ہوتے ہیں ✽

(۳) خوفناک خواب یعنے وہ خواب جن میں خوفناک صورتوں کا نظارہ ہوتا ہے۔ ان میں اکثر آدمی ڈر جاتا ہے ✽

(۴) خواب متعلق عزم و حرص یعنے وہ خواب جنمیں خواب دیکھنے والا بادشاہوں اور شاہنشاہوں سے گفتگو کرتا ہے ✽

(۵) خواب متعلق عبادت و توجہ ✽

(۶) آسمانی خواب یعنے وہ خواب جنمیں خواب دیکھنے والا ذات پاک کو دیکھتا ہے اور گفتگو کرتا ہے ✽

نمونہ کے طور پر سویڈن بورگ نے اپنے روزنامچہ میں مفصلۂ ذیل خواب درج کیا ہے۔ "مینے دیکھا کہ میں ایک پہاڑی پر بیٹھا ہوا ہوں اور اُس پہاڑی کے نیچے ایک غار ہے میں نے چاہا کہ اُٹھوں مگر مینے دیکھا کہ میرا پاؤں کسی شئے سے بندھا ہوا ہے اور میں اُٹھ نہیں سکتا" ✽

ایک اور خواب وہ اس طرح پر بیان کرتا ہے کہ دس بجے میں اپنے بستر پر پڑا ہوا تھا اور مینے سُنا کہ میرے سر پر کچھ شور و غل ہو رہا ہے۔ پھر مینے دیکھا کہ کوئی جسم مجھپر آپڑا پھر میں چونک اُٹھا اور مجھے نیند آگئی۔ جب میری آنکھ لگی تو مینے دیکھا کہ میں کانپ رہا ہوں پھر گرج کی آواز مینے سُنی اور اوندھا گرا۔ پھر مینے اپنے آپ کو یسوع مسیح کے روبرو پایا اور نہایت ادب سے اُنکے رُوبرو ہوا اور اُنسے بخشش کی التجا کی۔ پھر خداوند نے مجھے گود میں لیا اور مینے اُن کی صورت دیکھی جسکو دیکھکر میں باغ باغ ہوگیا ✽

سویڈن بورگ کی خوبیوں کی نسبت کسی شخص نے سائکولاجیکل جرنل میں ۱۸۶۱ء میں شائع کیا تھا لکھا کہ جس زمانہ میں سویڈن بورگ یہ خواب دیکھا کرتا تھا واقعی اُس کے دماغ میں خلل تھا۔ اور اُس کا سر درست نہ تھا۔ اُس شخص کی شادی نہ ہوئی تھی۔ اور اُس کو اس قسم کے خواب دیکھنے کا شوق تھا۔ یہ بھی ایک قسم کی دیوانگی سمجھنی چاہیئے ✽

اسکے تو نہیں مرتا اُس نے کہا کہ تو نے تین دن کے اندر مرجانا ہے لارڈ موصوف نے اس خواب کا کچھ خیال نہ کیا۔ مگر دوسرے دن وہ اور مسز ڈ اس کمرہ میں تھے کہ ایک پرند وہاں اُڑنے لگا دوسرے دن جمعہ تھا اور بڑی مس امفلٹ غمگین معلوم ہوتی تھی۔ لارڈ نے کہا آپ ناحق فکرمند ہیں میں بالکل تندرست ہوں اور کوئی آثار مرنے کے نہیں ہیں غرض لارڈ لیٹلٹن کپڑے پہنکر ہاؤس آف لارڈ میں گیا اور دوسرے دن بھی اچھا تھا حتے کہ شام کے وقت پیٹ بھر کر اُس نے کھانا کھایا اور سونے گیا اور بستر پر لیٹنے سے پہلے اُسنے اپنے خدمتگار کو حکم دیا کہ کل پُر تکلف کھانا پکے۔ پھر اُسنے بستر پر قدم رکھا اور فوراً مرگیا۔ ڈاکٹر خادر گل اُنکے معالج نے مجھے کہا کہ مرنے سے چھ ماہ پہلے مرحوم کے جسم میں درد معلوم ہؤا تھا اور غالباً کوئی نس ٹوٹ گئی تھی۔ جس کے باعث یہ مرگ واقع ہوئی ؛

یہ بیان لارڈ ویسٹ کوٹ کا ہے۔ مگر سر ڈگبی نیو کچھ اَور طرح اس معاملہ کو بیان کرتے ہیں کہ لارڈ لیٹلٹن مسز ایفلک اور اُنکی دو بیٹیوں کے ساتھ سیر کر رہے تھے کہ ایک چڑیا ایک درخت پر آ بیٹھی۔ لارڈ موصوف آگے ہی علیل تھے اُنہوں نے چاہا کہ چڑیا کو پکڑیں مگر وہ اُڑ کر دوسری جگہ جا بیٹھی۔ لارڈ نے یہ سمجھ کر کہ کہیں لیڈیاں ہنسی نہ کریں عہد کر لیا کہ پکڑ کر چھوڑونگا چنانچہ اُسکو پکڑ لیا مگر پسینہ پسینہ ہوگئے اور بخار ہوگیا اور جب گھر گئے تو اُن کو خواب میں ایک لیڈی ایک پرند لئے ہوئے دکھائی دی اور اس نے کہا کہ تم مرجاؤ گے۔ پھر جب لارڈ موصوف بیدار ہوئے تو اُنہوں نے اپنے خدمتگار کو کہا کہ چمنی پر سے دوائی اُٹھا کر دو۔ وہ شخص دانتوں رش دوائی کے قریب لیگیا اسپر لارڈ کو غصّہ آگیا اور وہ خفا ہونے لگے چونکہ کمزور تھے اور بیمار تھے اُوندھے ہوگئے اور دم اُکھڑ گیا۔ خدمتگار بجائے اُن کو اُٹھانے کے باہر نکل گیا اور وہ مر گئے ؛

میجر رنڈری

(۱۸۶۸ء میں فوت ہؤا)

میجر رنڈری کی وفات کا حال سب کو معلوم ہؤا یہ بیچارہ نہایت بُری طرح سے مارا گیا تھا اِن کی مس سٹیورڈ سے بہت ملاقات تھی چنانچہ امریکہ جانے سے پہلے میجر رنڈری مس صاحبہ کو ملنے کے لیۓ ڈربی شایر گئے۔ مس صاحبہ نے چاہا کہ اُن کی ملاقات اپنے مہربان مسٹر نیوٹن اور کننگھم سے کرائے چنانچہ اُن دونوں کو مدعو کیا اور جسوقت یہ دونوں آئے تو مس صاحبہ اور میجر باہر گئے ہوئے تھے۔ مسٹر کننگھم نے بیان کیا کہ میںنے عجیب خواب دیکھا ہے جو مجھے

نہیں ہوتا۔

ٹامس ریڈ ڈی

(۱۷۹۶ء)

اس جنٹلمین کو بچپن میں بہت خواب آیا کرتے تھے اور وہ بہت دق ہؤا کرتا تھا۔ سولہ سال کی عمر میں خواب آنے کم ہوگئے۔ اور اُس نے ریورینڈ ولیم گریگری کو لکھا۔

"سولہ سال کی عمر کے بعد صرف ایک خواب مینے دیکھا تھا وہ مجھے یاد ہے میں گر گیا اور میرے سر میں چوٹ لگی جس سے میرے سر پر پٹی باندھی گئی۔ صبح کو تمام رات جاگ کر مجھے نیند آگئی اور مینے خواب میں دیکھا کہ میں ہندوؤں کے ہاتھ آگیا ہوں اور وہ میرا سر توڑنے لگے ہیں۔

"میرا یہ خیال ہے سونے اور جاگنے کے درمیان ایک درمیانی حالت ہوتی ہے جسمیں نہ تو آدمی سوتا ہوتا ہے اور نہ جاگتا ہوتا ہے اگر آدمی یہ ارادہ کرے کہ آج صبح فلاں وقت اُٹھنا ہے تو اُسوقت ضرور اُس کی آنکھ کھلجاتی ہے۔ دایہ کو عادت ہو جاتی ہے کہ وہ بیمار کی ذراسی حرکت سے بھی جاگ اُٹھتی ہے اور اس نیم خواب سے وہ تروتازہ ہو جاتی ہو یہ حالت اُس دایہ کی ہے جس کی گود میں بچہ ہوتا ہے۔ بعض آدمی گھوڑے پر سوجاتے ہیں مگر گرتے نہیں۔ ذراسی حرکت سے وہ چست اور مستعد ہو جاتے ہیں۔

ٹامس لارڈ لیٹلٹن

(۱۷۷۹ء)

ٹامس لارڈ لیٹلٹن کی وفات کا حال اُسکے چچا نے اخبار نوٹز اور کیوریز میں اسطرح لکھتا ہے۔ لکھنے والے کا نام لارڈ ولسٹ کوٹ ہے۔

۲۵ نومبر ۱۷۷۹ء کو ٹامس لارڈ لیٹلٹن جب کھانا کھاتے آئے تو اُنھوں نے مسز فوڈ اور نیتون مس امفلٹ کو کہا کہ آج مینے خواب دیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک کمرہ میں کھڑا ہؤا ہوں وہاں ایک پرند آگیا اور اُڑنے لگا اور پھر ایک خوبصورت سفید پوش عورت بنگیا اُس عورت نے کہا کہ تو نے مرنا ہے۔ مینے پوچھا کہ کب مرنا ہے دو تین ماہ

گئیں۔ سامنے میں کئی گاڑیاں لاشوں سے لدی ہوئی وہاں آئیں اور چلی گئیں۔ ان لاشوں سے خون ٹپکتا تھا۔ ان کے اعضائے بدن کٹے ہوئے تھے اور خون آلود لاشوں کی بدبو سے دماغ پھٹا پڑتا تھا۔ اتنے میں قید خانہ کا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا گیا اور میں بیدار ہوگیا۔ جب میں بیدار ہؤا تو بارہ بجکر ابھی دو چار منٹ ہی گذرے تھے اور سنتری پہرہ بدل رہے تھے۔ سردی شدت سے پڑرہی تھی اسلیئے میں پھر سو رہا۔ مگر یہ خواب بھلا مجھے کب بھول سکتا تھا۔ دوسرے دن جب سنتری آیا تو اسکو میں نے یہ خواب سنایا اور اُسنے کہا کہ تم سچے ہو اور تمہارا خواب رویائے صادقہ ہے یہ معاملہ واقعی شب کو ہؤا ہے۔ یہ حکایت بیوالٹ کی سوانحعمری میں درج ہے جو پیرس میں چھپی تھی ؛

ڈاکٹر پٹ کیرن

سنہ ۱۷۹۰ء

ڈاکٹر پٹ کیرن نے اپنے ایک دوست سے جس کا نام لنڈزے تھا وعدہ کر لیا تھا کہ ہم سے جو پہلے مرے وہ دوسرے کے پاس جو زندہ رہے آوے۔ یہ دونوں چھٹپن میں اکٹھے رہے تھے جب اُن کو علٰحدہ ہوئے کئی سال گذر گئے تو پٹ کیرن اپنے والد کے گھر میں رہتا تھا اور اُس نے ایک دن خواب دیکھا کہ لنڈزے آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں مرا نہیں ہوں زندہ ہوں اور ایسے مقام میں ہوں کہ جہاں تمکو ابھی نہیں لیجا سکتا دوسرے دن پٹ کیرن کو خط آیا کہ لنڈزے جسوقت پٹ کیرن نے خواب دیکھا تھا اُس سے چند ساعت پہلے مر گیا تھا۔ اُس سے ڈاکٹر نے یہ نتیجہ نکالا کہ روح غیر فانی ہے ؛

مس ہٹن

یہ لیڈی ڈاکٹر چارلس ہٹن مشہور میڈیسن کی بیٹی تھی۔ یہ سنہ ۹۴ء میں فوت ہوئی اور اپنے مرنے سے چند دن پہلے اُسنے عجیب خواب دیکھا تھا یہ خواب ایسا عجیب تھا کہ اس کے ہوا خواہوں نے کہا کہ اسکو تحریر کر دو چنانچہ اُسنے مفصلہ ذیل الفاظ میں بیان کیا :-

"میں نے خواب دیکھا کہ میں مر گئی ہوں اور میری روح ایک ستارے میں اتری ہے وہاں

نہیں بھولا میں نے (یہ) دیکھا ہے کہ ہم ایک جنگل میں کھڑے ہوئے ہیں اور ایک اجنبی گھوڑے پر سوار آرہا ہے جہاں میں کھڑا تھا وہاں جب سوار آیا تو تین آدمی دوڑے اور اسکو پکڑ کر اس کی تلاشی کی اور پھر قید کرکے اسکو لیگئے مجھے اس کی تکلیف پر رحم آیا اور میں بیدار ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر میری آنکھ لگی اور مینے دیکھا کہ میں ایک آباد شہر میں ہزاروں آدمیوں کے درمیان کھڑا ہوں اور اسی سوار کو پھانسی دینے کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس اثنا میں میجر انڈری اور مس سٹیورڈ آگئی اور مسٹر کننگم حیرت زدہ ہوگیا کیونکہ وہ سوار ہوبہو انڈری تھا ؛

لیون ہارڈ

(۱۸۴۳ء میں فوت ہوا)

یہ فاضل مصنف سویٹزرلینڈ کا لکھتا ہے کہ نیند موت کا خاکہ ہے۔ جب ہم سوتے ہیں تو خواب دیکھتے ہیں مگر چونکہ ہم زندہ ہوتے ہیں ہمارے دیگر حس اور حواس خلل انداز ہوتی ہیں اور وہ ٹھیک نہیں ہوتے۔ موت کے بعد یہ صورت نہیں ہوتی چونکہ دیگر حواس رخنہ انداز نہیں ہونے دینگے بعد جو خواب ہوتا ہے وہ مکمل ہوتا ہے ؛

کونٹ ڈی لیوالٹ

قید خانہ کا خواب

(۱۸۳۰ء میں فوت ہوا)

خواب میں خیال کی تیزی ثابت کرنے کے لئے لیوالٹ نے مفصلہ ذیل خواب بیان کیا ہے جو اس نے قید خانہ میں دیکھا تھا ؛

"ایک رات کا ذکر ہے کہ میں سویا ہوا تھا۔ اسوقت میں جیلخانہ میں تھا۔ دفعتاً میری آنکھ کھلی اور اسوقت پیلے ڈی جسٹس کے گھڑیال سے بارہ بجے کی آواز آئی۔ اس وقت مینے سُنا کہ دروازہ کھلا اور سنتری نے پہرہ بدلا اور چلا گیا۔ میں پھر سوگیا۔ اسکے بعد مینے خواب میں دیکھا کہ میں اندھیرے میں کھڑا ہوا ہوں۔ یہ اوسنیٹ ہتور کا قرب و جوار ہے کہ دفعتاً خوفناک آوازیں آنے لگی۔ ہر طرف خون کے نالے بہنے لگے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر زرد رو عورتیں بال بکھیرے ہوئے کھڑکیوں میں آکر کھڑی ہوتی تھیں اور پھر غائب ہوجاتی

"ہاں خیریت ہے"

"تمہارا تپ اور لرزہ دُور ہو گیا"

"ہاں ہو گیا کسی قدر۔ کیونکہ اسوقت میں نے اپنے والد کو دیکھا ہے اور وہ مجھے کہتے ہیں کہ ابھی ایک بوچھاڑ گولیوں کی آئیگی اور تو مارا جائیگا۔ دیکھو میرے مرنے کے بعد یہ بات میری والدہ کو ضرور کہدینا۔"

چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اُسوقت دشمن نے باڑھ ماری اور کپتان بلورٹن اور کئی سپاہی مارے گئے۔

ڈاکٹر پیو مونٹ

اٹھارھویں صدی

یہ ڈاکٹر ایک عجیب خواب بیان کرتا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ خواب میں حفاظت کا ایما ہو گیا تھا۔ ایک ممبر پارلیمنٹ کو یہ معلوم ہو گیا کہ پارلیمنٹ اُس کے برخلاف ہے چنانچہ وہ اجلاس سے غیر حاضر ہو گیا اسپر اُس کی گرفتاری کا حکم ہُوا اور وہ لنڈن سے بھاگ گیا۔ یہاں سے جاکر اُسکو معلوم ہُوا کہ جائداد کے متعلق چند وثیقوں پر اُس کے دستخط ضروری ہیں۔ چنانچہ اُس نے اور اُسکے بھائی نے ارادہ کیا کہ چھپ کر لنڈن جائے اور دستخط کر آئے مگر اُس ممبر پارلیمنٹ نے رات کو خواب دیکھا کہ وہ چھپ کر لنڈن گیا ہے مگر وہ آدمی پارلیمنٹ کے بھیجے ہوئے آئے ہیں اور اُسکو گرفتار کرکے لیگئے ہیں اُسنے یہ خواب اپنے بھائی کے روبرو بیان کیا مگر اُسنے ہنس دیا اور کہا کہ خواب خیال ہے۔ خواب دیکھنے والے نے سپاہیوں کا حلیہ اور اُن کی وردی تک بیان کردی۔ آخرکار وہ روانہ ہوئے۔ لنڈن میں ایسے رستوں سے پہنچے کہ جہاں بہت کم آدمیوں کی آمدورفت تھی۔ اس ممبر نے پہلے اپنے بھائی کو بھیجا تم جاؤ دیکھ آؤ کہ مطلع صاف ہے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ گیا اور واپس آیا پھر دونوں بھائی گئے۔ اور گرفتار ہوئے۔ جیسا ہی گرفتار کرنے والے آئے تو وہ بعینہ وہی تھے جو اُسنے خواب میں دیکھے تھے۔ پھر ڈاکٹر پیو مونٹ نے آگے نہیں بتایا کہ کیا ہُوا۔

مینے کئی مرد اور عورتیں اور کنواری لڑکیاں دیکھیں جنکو میں جانتی تھی۔ انہوں نے مجھے کہا کہ ہم تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے لیکن تم یہاں دیر تک نہیں رہ سکتیں۔ یہ ایک قسم کا ایسا مکان ہے جہاں گناہوں سے پاک ہونے کے لئے روحیں آتی ہیں اور تمام ستارے مختلف طبائع کے لوگوں کے لئے مقرر ہیں یعنے نرم مزاج کے لوگ ایک ستارے میں جاتے ہیں اور سخت مزاج کے دوسرے ستارہ میں جاتے ہیں تاکہ تنازعہ نہ ہو۔ اس ستارے کے بعض رہنے والے ناراض ہو گئے کہ مجھے یہ اطلاع کیوں دیگئی ہے اور اُن کی ناراضگی سے میری آنکھ کھلگئی +

کپٹن بلورٹن

(سنہ ۱۶۹۲ء)

مسٹر بلورٹن ایک خاندانی امیر اور دولتمند آدمی تھا اسکا والد اسکو ایک معقول جائداد چھوڑ مرا۔ اس کی والدہ بھی دولتمند تھی اور یہ جائداد بھی اُس کی وفات پر مسٹر بلورٹن کو ملی تھی ابھی یہ کم عمر ہی تھا کہ والد کی وفات کے بعد اسنے فوج میں داخل ہونا چاہا اسکی والدہ نے اس کو منع کیا اور کہا کہ فوج میں کچھ فائدہ نہیں ہے تم سیر و سیاحت کرو بلورٹن نے نہ مانا اور کچھ جائداد رہن کر کے ایک کمپنی کھڑی کی اس رات اسکا والد مرحوم خواب میں آیا اور کہنے لگا کہ تو فوج میں داخل نہ ہو اور اپنی والدہ کا کہنا مان لے۔ بلورٹن نے کہا اب وقت نہیں رہا اب میں انکار نہیں کر سکتا۔ اسپر اُس کے والد نے کہا کہ اگر وقت نہیں رہا تو سمجھ لے کہ تو واپس نہیں آئیگا۔ اور تین سال سے زیادہ فوج میں نہیں رہیگا۔ اسی دن کپتان بلورٹن کی والدہ نے اپنے شوہر کو خواب میں دیکھا اور اُسنے کہا کہ تیرا بیٹا تیرا کہنا نہیں مانتا۔ نوجوان اکثر ضدی ہوتے ہیں مگر وہ اب واپس نہیں آئیگا۔ یہ خواب اُس کی والدہ نے فوراً اپنے بیٹے کو کہا مگر اس نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چنانچہ لڑائی پر بلورٹن کی کمپنی گئی اور اسنے بہت نام پیدا کیا۔ دو سال بخیریت گذر گئے تیسرے سال فرانس سے لڑائی چھڑی اور ہنگام لڑائی کپتان بلورٹن کا رنگ رخ متغیر ہوگیا اور وہ کانپنے لگا۔ اُسوقت نصیب نے بلورٹن سے کہا:-

"کپتان صاحب خیریت ہے"

دیکھ لیا تھا مگر خاوند نے اسکا خواب نہ سُنا۔

بارب ڈوز کا واقعہ

(اٹھارہویں صدی)

ایک لیڈی چھ سال کی عمر میں وسٹ انڈیز یعنے جزائر غرب الہند سے چلی گئی تھی چودہ سال کے بعد وہ اپنی بہن کے بستر کے پاس آئی تو اُس نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ میرا چچا مر گیا ہے۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ بہت سے غلام لمبے لمبے جھاڑو لیکر کرہ میں اُٹھ گئے ہیں اور جالے اُتار رہے ہیں۔ میں نے اپنی چچی سے شکایت کی مگر اُسنے اپنا مُنہ ڈھانپ لیا اور کہا کہ اب وہ مر گیا ہے اسلئے یہ لوگ اُس کی حکم عدولی کرتے ہیں۔" بعد ازاں معلوم ہوا کہ مسٹر پی ـــ اُسی رات مرا تھا اور وہ اپنی زندگی میں اس کمرہ سے جالا نہیں اُتارنے دیتا تھا۔

بشپ بل

(اٹھارھویں صدی)

بشپ بل کی یہ رائے ہے کہ خوابوں کے ذریعہ فرشتے احکام الٰہی صادر کرتے ہیں اگرچہ فرشتے کھلی آنکھ میں دکھائی نہیں دیتے لیکن خواب میں دکھائی دیتے ہیں۔ خواب تمام بادہوائی نہیں ہوتے بعض اُن میں سے سچ بھی ہوتے ہیں اور اُن سچے خوابوں کو رویائے صادقہ تصور کرنا چاہیئے۔

ریورنڈ جوزف ولکنس

(سنہ ۱۸۰۰ء)

یہ شخص پادری تھا اور وہی موضع میں رہا کرتا تھا اُسنے ستر سال کی عمر میں انتقال کیا تھا۔ جب یہ ۲۶ سال کا تھا تو ایک رات اُسنے ایک عجیب خواب دیکھا۔ حسب معمول سو گیا اور خواب دیکھا کہ وہ لنڈن جا رہا ہے۔ اور راہ میں اُسنے کلاسیسٹر بھی ہو کر اور دوستوں سے ملکر جاتا چاہا۔ جب وہ اپنے والد کے مکان کے رُوبرو گیا

لارڈ ہسٹین ہوپ

یہ بیان ڈاکٹر بنز کی کتاب "اناٹمی آف سلیپ" یعنے نیند کی تشریح سے لی ہے :-

ایک لارڈ مونٹ ایج کمپنی کی طرف جا رہا تھا۔ اس شخص کو خواب بہت ستایا کرتے تھے۔ ایک دن اُس نے خواب دیکھا کہ اُس نے ایک کتاب دریا کے کنارہ سے اُٹھائی ہے اور یہ کتاب اُسکے بھائی کی ہے جو ایک جہاز کا کپتان تھا۔ عالم خواب میں اُس نے اس کتاب کو اُٹھالیا اور کھولا۔ اُسمیں لکھا تھا کہ فلان مقام پر اور فلان درجہ طول و درجہ عرض پر کپتان مر جائیگا۔ جب وہ بیدار ہوا تو سخت بے چین تھا مگر لوگوں نے اسکو سمجھایا کہ تم ناحق فکرمند ہو ابھی تمکو معلوم ہو جائیگا کہ تمہارا خواب بالکل خیال ہے اور اُسمیں ذرہ بھر بھی اصلیت کو دخل نہیں۔ مگر اُس شخص کو جسنے خواب دیکھا تھا چین نہ آتا تھا۔ آخر کار اُس نے اپنے خواب کو ایک کاغذ پر لکھدیا اور پھر معلوم ہوا کہ جو کچھ اُسنے دیکھا تھا وہ من وعن درست تھا۔

کونٹس ہارکورٹ

(اٹھارھویں صدی)

ڈاکٹر بنز کی کتاب "اناٹمی آف سلیپ" میں مفصلہ ذیل خواب درج ہے۔ اول ہارکورٹ کی بیوی پہلے لیڈی نون ہیم تھی اور اپنے والد کے ہاں آئی ہوئی تھی۔ اُسنے اپنے خاوند سے کہا کہ مینے ایک ہولناک خواب دیکھا ہے براہ مہربانی اُسے سن لو۔ یہ سنکر وہ ہنسا اور کہا کہ میں نہیں سنتا مجھے خوابوں پر اعتبار نہیں ہے پھر لیڈی صاحبہ کو اپنے خاوند سے ملنے کا اتفاق نہ ہوا جب کھانا کھانے کے وقت سب جمع ہوئے تو لیڈی صاحبہ کا خاوند نہ آیا۔ لارڈ موصوف وقت کا بہت پابند تھا اسلئے ہر جگہ تلاش ہوئی مگر نہ ملا۔ یہ سنکر لیڈی نے کہا کنواں دیکھو اور بیہوش ہو گئی۔ واقعی کنوئیں سے لارڈ اور اُس کے کتے کی نعش برآمد ہوئی لارڈ موصوف نے کتے کی جان بچانے میں اپنی جان بھی گنوا دی۔ یہ معاملہ لیڈی صاحبہ نے پہلے ہی خواب میں

ارسیمس ڈاروِن ام- ڈی

(تاریخ وفات ۱۸۰۲ء)

اس کتب کے تمام اشخاص مصنف ہوئے ہیں- ارسیمس ڈاروِن ان میں پہلا مصنف تھا- اس کی رائے ہے کہ خوشی اور رنج ہم خواب میں بہت زیادہ محسوس کرتے ہیں- اور جو مختلف باتیں ہمیں خواب میں نظر آتی ہیں- وہ تصور کے ذریعہ دکھائی دیتی ہیں اور یہ خیالی باتیں کسی کسی وقت باعث حرکت بھی ہوتی ہیں مثلاً کئی آدمی خواب میں ہنستے یا روتے ہیں یا بڑا اُٹھتے ہیں- کتے بھی خواب میں سوئے سوئے بھونکنے لگتے ہیں؀

جیمس بیٹی ایل ایل ڈی

ڈاکٹر بیٹی کہتے ہیں کہ خواب اخلاقی طور پر بھی مفید ہیں- مثلاً اگر انسان سوجائے اور عالم خواب میں وہ دیکھے کہ سخت اشتعال میں اُسنے کسی شخص کو ضرب لگائی ہے اور وہ مرگیا ہے تو وہ ضرور نہایت ڈر کر بیدار ہوجاتا ہے اور جب اسکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ عالم خواب میں اس امر کا مرتکب ہؤا ہے تو وہ خوش ہوجاتا ہے اور آئندہ کے لئے سبق حاصل کرتا ہے اور اپنے غصہ کو قابو میں رکھتا ہے کہ مبادا عالم بیداری میں بھی اُس سے ایسا قبیحہ کام سرزد ہو- اسیطرح ہم کہانیوں یا لقمان کی حکایات سے سبق حاصل کرسکتے ہیں؀

بعض خواب مسرت آمیز ہوتے ہیں اور بعض ڈراؤنے ہوتے ہیں اور مختلف حالت انسان کی طبیعت پر منحصر ہوتی ہے اگر خوف غالب ہے تو ڈراؤنے اور اگر جوش غالب ہے تو ہنسانے والے خواب دکھائی دیتے ہیں- ہر ایک قسم کی بے اعتدالی مثلاً سونے کھانے پینے وغیرہ کی مختلف درجہ کے خواب دکھاتی ہے اگر انسان اعتدال رکھے تو بہت کم خواب نظر آتے ہیں- اگر انسان اعتدال اور نیک بختی کی عادت رکھے تو خوش رہتا ہے- قدیم زمانہ کا خیال ہے کہ جو خواب صبح کے وقت دیکھا جاوے وہ سچا ہوتا ہے؀

تو وہ سامنے کے دروازہ سے داخل ہونے لگا مگر دروازہ بند تھا ناچار اُس نے پیچھے کے دروازہ سے داخل ہونا چاہا۔ یہ دروازہ کھلا تھا جب یہ اندر داخل ہؤا تو اُسکو معلوم ہؤا کہ تمام کنبہ سو گیا ہے چنانچہ یہ سیدھا اپنے والدین کے کمرہ میں گیا۔ اُسکے والد بزرگوار سوئے ہوئے تھے مگر والدہ اپنے پلنگ پر جاگ رہی تھی۔ وہ پلنگ کے پاس جا کھڑا ہؤا اور کہا کہ والدہ صاحبہ میں آپ سے ملنے آیا ہوں کیونکہ ایک بڑے دور و دراز سفر پر جانا ہے۔ اُس کی والدہ یہ سُنکر کہنے لگی کہ اے میرے بیٹے تو مر گیا ہے۔ یہ دیکھ کر اُس کی نیند سے آنکھ کھل گئی۔ اُسنے اِس خواب کو معمولی خواب سمجھا۔ چند دن کے بعد ایک خط اُسکے والد کا آیا۔ جسکو دیکھ کر وہ سخت حیران ہؤا اور اُسنے سمجھا کہ ضرور کوئی غیر معمولی واقعہ ہؤا ہے۔ یہ خط اُس کے باپ کا تھا جسمیں لکھا تھا کہ اگر میرا لڑکا واقعی مر گیا ہے تو جو شخص اِس خط کو پڑھے اُسکے حالات سے مطلع کرے اور اگر میرا لڑکا زندہ ہے تو اُسکو معلوم ہو کہ اُس کی والدہ بہت بیقرار ہے فلاں رات اُسنے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ ہمارے ہاں پیچھے کے دروازہ سے آیا ہے اور آکر اپنی والدہ کے بستر کے پاس کھڑا ہو گیا ہے اور کہتا ہے کہ اماں خدا حافظ میں دور سفر پر چلا ہوں اِس خواب سے والدہ اُس کی بہت بے قرار ہے۔ جب جوزف ولکنس نے حساب کیا تو واقعی یہ خواب اُس کی والدہ کا اور اُسکا ایک ہی وقت کے تھے اور ایک ہی تاریخ کو دیکھے گئے۔ یہ خواب جوزف ولکنس نے ۱۸۵۴ء میں دیکھا اسوقت وہ اٹری دیون کی اکیڈیمی میں اُستاد تھا۔

سوان سی کا واقعہ

(۱۸۸۱ء)

ایک نوجوان سوان سی میں چین کے کارخانہ میں کام کیا کرتا تھا اُسنے مکرر سہ کرر خواب دیکھا کہ ایک شخص گرداب میں آگیا ہے اور ڈوب گیا ہے چنانچہ وہ اُٹھ کر گیا اور دیکھا کہ واقعی وہاں ایک آدمی ڈوبا ہؤا تھا۔ اِس خواب کی تصدیق اخبار ملیک ووڈ کا اڈیٹر کرتا ہے۔

ریورنڈ ام پرنگ

(۱۸۴۳ء)

یہ خواب اخبار مرر آف لٹریچر بابت مارچ ۱۸۴۳ء سے لیا گیا ہے۔ مسٹر پرنگ ایک گاؤں کا پادری ہوا کرتا تھا۔ بڑھاپے میں اسکا بڑا لڑکا سترہ سال کی عمر میں مرگیا۔ ایسی عمر میں لڑکے بازو سمجھے جاتے ہیں۔ مسٹر پرنگ کو سخت صدمہ ہوا اور لڑکا گرجا کے تہ خانہ میں دفن کیا گیا۔ دفن سے دو دن بعد رات کو یہ لڑکا کفن پہنے ہوئے باپ کے خواب میں آیا اسکے کفن پر خون کے داغ تھے۔ اُسنے باپ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ ابا ابا! مجھے بچاؤ یہ مجھے مرنے کے بعد بھی آرام نہیں کرنے دیتے۔ یہ خواب دیکھ کر بوڑھا پادری جاگ اُٹھا لیکن پھر اُس نے سونے کی کوشش کی اور لیٹ گیا۔ پھر دوبارہ اسکا لڑکا اُسی حالت میں آیا اور کہا کہ ابا میری مدد کرو۔ رات تو پادری صاحب نے جوں توں کرکے گذاری علی الصباح وہ اُٹھ کر کلرک کے مکان پر گیا اور کہا کہ تہ خانہ کی چابیاں لیکر میرے ساتھ چلو۔ کچھ تامل کے بعد کلرک آیا اور کہنے لگا کہ افسوس ہے چابیاں میرا لڑکا لیگیا ہے۔ اُس کنجی کی ایک چابی ٹوٹ گئی تھی اُس کی جگہ اور چابی بنوانے کے لئے لیگیا ہے۔ یہ سنکر پادری کا شک اور بھی زیادہ ہوا اور اُس نے چلا کر کہا کہ ابھی لوہار کو بلاؤ اور کہو کہ دروازہ کا قفل توڑ دے۔ فوراً پادری کے حکم کی تعمیل کیگئی۔ اُن ایام میں کفن کے صندوق کو لوہے کے کیلوں سے بند کیا جاتا تھا۔ تہ خانہ میں جاکر پادری نے دیکھا کہ کفن ایک طرف اینٹوں پر پڑا ہے اور اس کے پسر کی نعش برہنہ پڑی ہے سر کے بند کھلے ہیں منہہ اوپر کی طرف ہے اور تمام دانت نکالے لئے ہوئے ہیں۔ اس لڑکے کے دانت بلور کی طرح شفاف تھے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کلرک کا پسر حجام بھی تھا اور دندان ساز بھی تھا اُسنے ایسے خوبصورت دانت اپنے پیشہ میں استعمال کرنے کے لئے یہ بدکاری کی۔ پادری کے غصہ کا اندازہ ہر ایک کر سکتا ہے۔ کلرک فوراً موقوف کیا گیا اور کچھ عرصہ بعد مرگیا۔ اسکا لڑکا اصل مجرم کہیں بھاگ گیا شاید فوج میں داخل ہوکر کہیں چلا گیا۔ پادری کو اس بات کا ایسا سخت صدمہ ہوا کہ اُس نے حتے المقدور اِس معاملہ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ٭

جونا سوتھ کوٹ

(سنہ ۱۸۰۴ء)

مس ٹاؤن لے نے ایک خط مسٹر ٹی۔ پی۔ فوسے کے نام لکھا تھا یہ خط بعد ازاں ایک پمفلٹ کی صورت میں چھپا۔ اس رسالہ میں جونا سوتھ کوٹ کی خط و کتابت درج ہے یہ جونا سوتھ کوٹ وہی تھی جو کہا کرتی تھی کہ اُس سے ایک نئے مسیح نے پیدا ہونا ہے:۔

مس ٹاؤن لے نے لکھا ہے کہ ۲ جولائی کی شام کو بروز دوشنبہ سنہ ۱۸۰۴ء میں جونا سوتھ کوٹ نے شیطان کے ساتھ بڑی لڑائی کر کے آرام لینا چاہا اور سونے کے لئے دراز ہو گئی جونا کو معلوم ہوا کہ وہ بالکل بیدار ہے اور مسرت اور خوشی نے اُسکو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ اور خداوند یسوع نے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ اسوقت وہ ایسی خوش تھی جیسا کہ عورت اپنا ہاتھ خاوند کے ہاتھ میں پکڑانے سے خوش ہوتی ہے اس خوشی میں بستر کے پاس سے ایک صورت نمودار ہوئی۔ یہ نہایت خوبصورت تھی اور اُس کے چہرہ سے مردانہ پن اور شان و شوکت عیاں تھی مگر یہ صورت نہایت زرد تھی اُسکے بال لمبے چمک دار تھے مگر بکھرے ہوئے تھے۔ چہرہ پر پسینہ تھا اور زلفیں شبنم کی طرح تر تھیں۔ اس صورت کا کُرتا گردن سے کھلا ہوا تھا اور چھاتی برف کی طرح سفید معلوم ہوتی تھی۔ اس شخص کا پیراہن گھٹنوں تک لمبا تھا:۔

اسوقت جونا نے یہ تصور کیا کہ اُسنے ٹاؤن لے کو بلایا تاکہ وہ بھی دیکھے چنانچہ ٹاؤن لے اور انڈر ووڈ آئے اور اُنہوں نے اس شخص کو دیکھا اور اُسکا حسن و جمال دیکھ کر حیران ہو گئے جونا نے چاہا کہ بستر سے نکلکر اُسکے پاؤں پر گر پڑے کہ وہ شکل نگاہوں سے غائب ہو گئی اور ایک عورت وہاں نمودار ہو گئی جسکی شکل نہایت بدنما تھی۔ اس عورت نے اسکو بہت تکلیف دی اور بہت سی تعجب ناک باتیں اُسکو بتائیں۔ اگرچہ یہ عورت جونا کیساتھ بحث کر رہی تھی مگر جونا کو اس کی گفتگو سے سخت تکلیف ہوتی تھی آخر کار گھبرا کر جونا بیدار ہو گئی۔ جب اُس کی آنکھ کھلگئی تو اُسنے سنا کہ ماٹی گھنٹہ گرجا کا بج رہا ہے یہ خواب اُسنے مس ٹاؤن لے سے اُٹھ کر بیان کیا یہ جونا سوتھ کوٹ کی سوانحعمری سے لیا گیا ہے:۔

یہ بڑا فاضل مصنف ایک خواب کو بیان کر کے اس طرح لکھتا ہے :-
ایک دن مینے خواب دیکھا کہ اس جہان میں میں ہی اکیلا ہوں اور میرے پاس اور کوئی میرا دل بہلانے والا نہیں ہے اسوقت میرا یہی دل چاہتا تھا کہ کوئی مونس و ہمدم مجھے ملے۔ دفعتاً ستاروں میں سے ایک روشنی کا سمندر لہریں مارتا ہوا آیا اُس سمندر میں ایک عورت جو چندے آفتاب اور چندے مہتاب تھی کھڑی تھی اور اُس کے ساتھ ایک بچہ تھا۔ اس بچے کے سر پر ایک تاج تھا مگر یہ تاج کانٹوں کا تھا۔ پھر جب یہ سمندر روشنی کا قریب تر آیا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین ہے۔ اس بچہ نے نہایت محبت بھری نگاہ میری طرف ڈالی اور میں باغ باغ ہو گیا اور میری آنکھ کھل گئی میں جاگ اُٹھا اور جاگنے پر بھی خوش و خورم تھا۔ موت زندگی سے بہتر ہے اور مینے خدا کا شکر کیا کہ اُسنے مجھے زندگی کی حالت میں خوش رکھا ہے اور زیادہ تر اسلئے کہ موت زندگی سے بہتر ہے کیونکہ وہاں فانی خوشی کا گذر نہیں ہے ؛

سیاہ فام لڑکا

(۱۸۱۳ء)

یہ خواب ۱۸۱۳ء کے بلیک ووڈ میگزین میں شایع ہوا تھا۔ ایک شخص اس خواب کو اس طرح پر بیان کرتا ہے کہ میں ۱۸۱۳ء میں مسٹر جے۔ ڈبلیو۔ اس کا مہمان تھا وہاں اُن کا ایک دوست آیا۔ یہ ہندوستان سے تازہ تازہ آیا تھا۔ اس نے اپنا خواب اس طرح پر بیان کیا کہ ایک دن میں اپنے ہمزلف کے ہاں مہمان تھا چونکہ مینے دورہ پر جانا تھا میں اپنی بیوی کو اپنے ہمزلف اور سالی کو چھوڑ کر دورہ پر روانہ ہوا۔ میرے جانے کے بعد میرے ہمزلف کی بیوی نے خواب دیکھا کہ مجھے میرے نوکر حبشی نے جو ایک لڑکا تھا قتل کر دیا ہے۔ یہ خواب دیکھ کر وہ جاگ پڑی اور گھبرائی مگر میرے ہمزلف نے اُسکو تسلی دی کہ یہ سوء ہضمی کی وجہ سے تمنے خواب دیکھا ہے ڈرو مت۔ تھوڑی دیر کے بعد میری بیوی نے دوسرے کمرہ سے خواب دیکھنا بیان کیا اور اُٹھ کر رونے لگی میرے ہمزلف نے اسکو بھی سمجھایا کہ خواب خیال ہے۔ مگر دوسرے دن وہ مجھے دیکھ کر حیران ہوئے مینے دو ہفتہ دورہ میں رہنا تھا اور دوسرے دن ہی واپس آگیا

خواب مبنی بر وہم

(دو آدمیوں نے ایک ہی وقت اور ایک ہی ساعت میں دیکھا)

(سنہ ۱۸۱۲ء — سنہ ۱۸۱۲ء)

ایک ہی خواب ایک ہی وقت میں میاں بیوی نے دیکھا یہ اُس زمانہ کی بات ہے جبکہ ایڈنبرا میں ہر وقت لڑائی کی تیاری ہوتی رہتی تھی اور ہر ایک متنفس سپاہی تھا کیونکہ ہر وقت یہ اندیشہ تھا کہ اہل فرانس اب آئے اب آئے۔ تجویز یہ کی تھی کہ جسوقت دشمن آئے پہلے ایک توپ دغے اور پھر گھنٹوں کے ذریعہ شہر میں خبر کر دیجائے۔ ہر وقت پانچ ہزار آدمی مسلح ہو کر پہرہ دیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے جوان ایام میں ایک بڑا سرگرم والنیٹر تھا خواب دیکھا کہ وہ توپ دغی ہے اور گھنٹے بج رہے ہیں اور پرنس سٹریٹ میں فوج تیار ہے اُسی وقت اُس کی بیوی نے چونک کر اُسکو جگایا اور بیان کیا کہ مینے یہ خواب دیکھا ہے کہ توپ دغی ہے۔ شور و غل ہے اور تمہارا فلان دوست جو گزشتہ جنگ میں تمہارے ساتھ والنیٹر تھا مارا گیا ہے۔ اصل بات یہ تھی کہ ایک کمرہ میں جو اُس کمرہ کے اوپر تھا جس میں وہ سوئے ہوئے تھے۔ ایک دست پناہ بڑے زور سے گرا تھا اس گرنے سے اور کئی چیزیں گریں اور دھمکا جو ہوا تو اُن کو توپ دغنے کا احتمال ہوا۔ لڑائی کا خیال اُپر آگے ہی طاری ہوگا۔

مسٹر پرسی ول

(سنہ ۱۸۱۲ء میں قتل کیا گیا)

یہ شخص انگلستان کا وزیر اعظم تھا۔ اسکو ایک شخص بلنگھم نے گولی مار کر مار دیا تھا۔ یہ معاملہ اس واقعہ سے ایک ہفتہ پہلے ایک شخص نے خواب میں دیکھ لیا تھا اور قاتل اور مقتول دونوں کے چہرہ اُسکو یاد تھے۔ خواب دیکھنے والا لنڈن سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس بات کی تصدیق بلیک ووڈ میگزین نے سنہ ۱۸۳۵ء میں کی ہے۔

جان پال رچٹر

(سنہ ۱۸۲۵ء میں فوت ہوا)

اس معاملہ کا ایسا چرچا ہوا کہ بعض پادریوں نے وعظ کیا کہ یہ خواب کی کتاب بیچنے کے لئے فریب کیا گیا ہے خواب معمولی تھا۔ اس میں لڑکی نے اپنے رشتہ داروں اور دیگر تعلق داروں کو نصیحت کی تھی کہ اگر نجات چاہتے ہو تو توبہ استغفار کرو۔

ڈلیتھ کا خواب

(۱۰-۱۵-۱۸ء)

مس ایل ڈال کیتھ میں رہتی تھی۔ اُسنے خواب دیکھا کہ اُس کے بھائی نے جو بیمار تھا اُسکو ایک خط دیا اور کہا کہ یہ مسز ایچ کو جو بیماری تھی ہے دو۔ وہ یہ خط میرے بھائی جان کو دیدے گی۔ یہ شخص جان پہلے مرچکا تھا۔ اُسکے بھائی نے یہ بھی کہا کہ میں خود بھی وہاں جانے کو تیار ہوں۔ مگر مسز ایچ مجھ سے پہلے وہاں جائے گی۔ مسز ایچ بھی بیمار تھی۔ چنانچہ عالم خواب میں مس ایل وہ خط وہاں لیگئے اُس نے دیکھا کہ مسز ایچ سفید کپڑے پہنے کھڑی ہے اُسنے وہ لیلیا اور کہا بہتر ہے۔ اتفاق دیکھئے کہ دوسرے دن مسز ایچ مرگئی اور اُس سے چند دن بعد مس ایل کا بیمار بھائی بھی مرگیا۔

بے وقوف انگریز سال

(۱۸۲۰ء)

ڈبلن پنی میگزین (جلد پنجم) میں مفصلہ ذیل خواب درج ہے ایک کسان کی بیوی نے خواب دیکھا کہ وہ ایک شکاری کتے کے ساتھ جو اُسکو بہت پیارا تھا ایک شخص اوقلے سنگس کے مکان کے پاس جارہی ہے۔ یہ شخص اُس کے خاوند کا رقیب تھا مگر اُسنے اسکو ناپسند کیا تھا اور کسان سے شادی کرلی تھی۔ اتنے میں اُسنے دیکھا کہ ایک کوا آیا اور اُسنے اُس کتے کو مارا اور اُسکا جگر لیکر اُڑ گیا پھر اُسنے دیکھا کہ وہ اپنے مکان کے پاس گئی ہے اور چند آدمی ایک تابوت لئے آرہے ہیں اور اُسمیں سے خون بہ رہا ہے جب یہ قریب گئی اُنہوں نے وہ تابوت اُسکے پاؤں میں رکھ دیا اور اُسکا ڈھکنا کھولا۔ تابوت میں اُسکے خاوند کی نعش تھی۔ یہ خواب دیکھ کر وہ ڈرگئی اور جاگ اُٹھی۔ اُس کے شوہر نے ایک چچازاد بھائی کی جو کوڈ منعزاد

اُنھوں نے سبب دریافت کیا تو بیٹے نے بتا دیا کہ میں نے یہ خواب دیکھا کہ میرے حبشی خدمتگار نے مجھے قتل کر ڈالا ہے۔ میرے والد نے کہا یہی نہ وہی کہ اُسکے ساتھ دورہ پر جاؤں اور چونکہ آدمی کے بغیر نہیں جا سکتا۔ واپس آیا ہوں تاکہ کوئی خدمتگار ساتھ ملازم رکھ کر لیجاؤں۔ حبشی خدمتگار کو نکال دیا ہے مگر مجھے غصہ آرہا ہے کہ کیوں خواب دیکھ کر اتنا ڈر گیا۔ اس خواب میں یہ انوکھی بات ہے کہ تین مختلف شخصوں نے ایک ہی خواب دیکھا ؛

ٹائی ورٹن کی اس ٹیلر کا واقعہ

(سنہ ۱۸۱۳ء)

یہ لڑکی ایک کسان کی بیٹی تھی۔ یہ بیمار ہوگئی اور چھ دن تک بےحس و حرکت پڑی رہی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے تمام حواس سلب نہیں ہو گئے تھے۔ پھر جب اسکو ہوش آئی کہ اُسنے ایک عجیب خواب دیکھا ہے اور کہا کہ اسکو لکھ لو۔ اس خواب کا بڑا چرچا ہوا۔ کیونکہ اُس لڑکی کے مرنے کے بعد کئی غیر معمولی باتیں ہوئیں جب وہ ہوش میں آئی تو اُسنے اپنے والد کو کہا کہ کسی کو بلاؤ کہ میرا خواب لکھے۔ چنانچہ اُس کے باپ نے ایک آدمی کو بلایا اور اُسکو حلف دی کہ جو کچھ وہ کہتی ہے وہی لکھنا اور کوئی سوال لڑکی سے نہ پوچھنا۔ جب یہ خواب لکھا جا چکا تو لڑکی نے اپنے باپ سے کہا کہ جاؤ اسکو چھپواؤ۔ باپ نے ٹال مٹول کرنی چاہی مگر لڑکی مجبور کئے گئی۔ آخر کار باپ چھاپہ خانہ تک گیا مگر اُسکو شرم سی آئی اور وہ واپس چلا آیا۔ جب واپس آیا تو لڑکی نے کہا کہ کیوں چھپ گیا تو باپ نے کہا کہ نہیں لیکن چھپ جاویگا۔ اسپر لڑکی نے جواب دیا کہ لیکن بعد از وقت دوسرے دن اتوار تھا مگر تاہم اُسکا باپ چھاپہ خانہ میں گیا اور انتظام کیا کہ دوشنبہ کو علے الصباح ہی وہ خواب چھپ جاوے اور آکر لڑکی کو اطلاع دی کہ انتظام کر دیا ہے لڑکی نے سنکر کہا کہ لیکن بعد از وقت چھپا۔ اُسی شام کو لڑکی مرگئی اور جب اُسکو کفنا کر صندوق میں رکھا گیا تو صندوق سے آواز ہوئی کہ آہ! ابھی وہ خواب چھپا کہ نہیں یہ آواز کفن معزوں نے بھی سنی اور وہ سخت حیران ہوئے۔ اسبات کی شہادت چھ گواہوں نے دی کہ ٹھیک یہ ہی معاملہ ہے۔

لارڈ بائرن نے ایک نظم خواب پر لکھی ہے اور اُس کے شروع میں شعرائے یونان کے خیالات کو اسطرح پر ترجمہ کیا ہے کہ نیند موت اور زندگی کے درمیان حدّ فاصل ہے۔ نیند کی دنیا علٰحدہ ہے اور اس میں خواب سزا دیتے ہیں تکلیف دیتے ہیں ڈراتے ہیں یا خوشی دکھاتے ہیں۔

لیڈی کلرک آف پینی کوئیک

بلیک وڈ میگزین سنہ ۱۸۲۶ء

لیڈی کلرک نے اسطرح پر لکھا ہے :-

مَیں ایک دفعہ چند سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور خواب کا ذکر چل پڑا اُسوقت مجھے اپنے والد کا خواب یاد آگیا جو میں نے اُن کو سُنایا میرے والد بزرگوار جوزف ڈی ایجر سنہ ۱۷۳۱ء میں ایڈنبرا میں تھے اور وہاں اُنکا چچا میجر تھا اُسکے پاس ہی وہ رہتے تھے ایک دن کا ذکر ہے کہ میرے والد اور اُسکے چھ معزز دوستوں نے کشتی میں سوار ہو کر مچھلی کا شکار کھیلنا چاہا۔ صبح اُنہوں نے جانا تھا کہ رات کو میرے والد کی چچی نے خواب دیکھا۔ وہ اور میجر صاحب ایک کمرہ میں تھے کہ میری چچی خواب میں چلا اُٹھی وہ دیکھو کشتی ڈوب رہی ہے۔ میجر صاحب نے اُسکو جگا دیا اور کہا کہ خیر ہے تو اُس نے کہا کہ ہاں خیر ہے اور پھر سو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر چلائی کہ وہ دیکھو کشتی ڈوبنے کو ہے پھر میجر نے اُسکو جگایا اور پھر وہ سو گئی تیسری مرتبہ وہ چلائی کہ ہائے کشتی ڈوب گئی تیسری مرتبہ جب اُسکو میجر نے جگایا تو اُسنے کہا کہ اب میں آرام نہیں کر سکتی چنانچہ اُسنے کپڑے پہنے اور میرے والد کے کمرہ میں گئی اور کہا کہ بیٹا مجھ سے وعدہ کرو کہ کل تم مچھلی کا شکار کھیلنے نہ جاؤ گے۔ میرا والد حیران ہوا مگر اُن کی چچی جان نے وعدہ لیکر ہی چھوڑا۔ میرے والد نے کہا کہ بہانہ کیا بناؤں تو اُن کی چچی نے کہا کہ صاف صاف لکھدو کہ میں بیمار ہوں اور واقعی طبیعت میری ناساز ہے میرے والد نے اسیوقت ایک آدمی لیتھ میں بھیجدیا اور کہلا بھیجا کہ میں نہیں آسکتا صبح مطلع صاف تھا مگر تیسرے پہر سخت طوفان آیا اور کشتی ڈوب گئی۔ میرا والد یہ واقعہ سنایا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ خُدا نے خواب کے ذریعہ جان بچالی۔ افسوس

شیخ چلی تھا۔ وعوت کی۔ اسنے بھی اپنی ٹوٹی پھوٹی گفتگو میں یہ ہی خواب بیان کیا۔ یہ روایت ایک سہیلی کی ہے جس کے روبرو کسان کی بیوی نے اپنا خواب بیان کیا تھا۔ اُسی رات اس عورت کا خاوند قتل کیا گیا۔ علے الصباح اس کو ٹرمنرنے کہا کہ مینے خواب دیکھا کہ میرا بھائی فلائینگس نے قتل کیا ہے اور باغ میں دفن کیا ہے۔ تلاشش ہوئی اور نعش جاے متھم سے دستیاب ہوئی اور فلائینگس بھاگ گیا مگر پکڑا گیا اور اُسنے اقبال جرم کرکے پھانسی پائی ؛

قاتل خود پکڑا گیا

(سنہ ۱۸۱۳ء)

ایک اسل کو معزز اخبار میں یہ روایت درج ہے:۔

ایک شخص شراب کی بھٹی پر ملازم تھا۔ یہ ایک مزدور سے لڑ پڑا اور اُسکو ایسی ضرب لگائی کہ وہ مرگیا۔ اُسنے اُسکو اُٹھا کر آگ میں ڈالدیا۔ کئی من لکڑیاں جل رہی تھیں طرفۃ العین میں مردہ جلکر راکھ ہوگیا۔ چونکہ اسوقت کوئی آدمی موجود نہ تھا کسی کو اصلی واقعات کی خبر نہ ہوئی اور جب تحقیقات ہوئی تو قاتل نے کہا کہ مینے مزدور کو نشہ شراب میں مخمور پل پر جاتے دیکھا ہے غالباً دریا میں گر کر ڈوب گیا۔ اس معاملہ کو سات سال ہوگئے اس اثنا میں کسیکو اس شخص پر شبہ تک نہ ہؤا۔ سات سال کے بعد یہ قاتل پھر اُسی بھٹی میں ملازم ہؤا اور اسکو وہ پورانا واقعہ ہر وقت پیش نظر رہنے لگا۔ ایک دن یہ اور ایک اَور مزدور ایک کوٹھڑی میں سو رہے تھے کہ عالم خواب میں اُسنے کہا کہ آج سات سال پورے ہوگئے کہ مینے اسکو آگ میں ڈالا تھا اُسکا ساتھی جاگ رہا تھا اُسنے کہا کہ کس کو۔ تو اُسنے کل واقعہ سوتے سوتے بیان کردیا۔ علے الصباح اس مزدور نے مجسٹریٹ کو اطلاع دی چونکہ ابھی تک یہ واقعہ لوگوں کو یاد تھا اسکی تحقیقات ہوئی اور پہلے تو قاتل نے انکار کیا پھر اقبال کیا۔

لارڈ بائرن

(سنہ ۱۸۲۴ء میں فوت ہؤا)

۱۸۲۳ء کو پھانسی دیا گیا۔

ڈیوگلڈ سٹیورٹ

(۱۸۲۸ء میں فوت ہوا)

میرا اصول یہ ہے کہ نیند میں دل کی قوت چاہت یا مرضی معطل نہیں ہو جاتی بلکہ اس مرضی کا رسوخ جسم کی دیگر طاقتوں پر مداخلت پذیر ہو جاتا ہے۔

سر والٹر سکاٹ

(۱۸۳۲ء میں فوت ہوا)

اس قابل مصنف ایورلی ناول نے ایک دلچسپ خواب بیان کیا ہے جس کی صداقت پر اسکو اعتبار تھا۔

مسٹر رولینڈ پر جو ایک صاحب جائداد آدمی تھا ایک اراضی کے معاملہ کے لئے نالش ہوئی۔ یہ ایک کثیر رقم تھی اور مدت سے واجب الادا تھی مگر مسٹر رولینڈ نے اسلئے ادا نہ کی تھی کہ اسکو یقین تھا کہ یہ جائداد اس کے والد نے خرید کی تھی مگر اب اسکا کوئی دستاویزی شہادت موجود نہ تھی۔ مقدمہ کی تاریخ آ پہنچی تھی اور مسٹر رولینڈ کو یقین تھا کہ مقدمہ ضرور ہار جائیگا کیونکہ کوئی دستاویزی شہادت موجود نہیں ہے۔ ناچار اسنے ارادہ کیا کہ صبح مدعی کے مکان پر مصالحت کرلیں۔ اسی فکر میں وہ سو گیا۔ عالم خواب میں اسکا باپ اسکو نظر آیا اور کہا کہ بیٹا فکرمند نہ ہو۔ انورسک میں ایک وکیل رہتا ہے اب وہ بہت بوڑھا ہے اور کام چھوڑ بیٹھا ہے اسکو تم بلاؤ اسکے پاس ثبوت ہے کہ تمہے یہ اراضی خریدی تھی اگر اسکو یاد نہ آئے تو اسکو کہنا کہ میرے باپ نے تمکو وکیل کیا تھا اور تمہاری معرفت اراضی خریدی تھی اور تمکو یاد ہوگا کہ ایک پونڈ تڑوانے لگے تھے تو کریانہ ملتا تھا پھر تمنے اور انہوں نے ایک ہوٹل میں بیشتر شراب پی تھی۔ یہ خواب دیکھکر صبح مسٹر رولینڈ اٹھکر انورسک گیا سچ مچ وہاں اس شخص کو ڈھونڈ نکالا پہلے تو اسکو یاد نہ آیا پھر جب اس پونڈ کا معاملہ یاد دلایا تو اسنے فوراً وہ کاغذات ڈھونڈھ کر نکال دئے اور رولینڈ نے مقدمہ جیت لیا۔

اُن کی سچائی نے دوسرے لوگوں کو کیوں نہ مطلع کیا اور کیوں جانے دیا۔

میریا مارٹن کا مقدمہ

(سنہ ۱۸۲۸ء)

میریا مارٹن کی عمر ۲۴ سال کی تھی۔ یہ ایک چھچھوندر پکڑنے والے کی بیٹی تھی جو بمقام سفک رہتا تھا۔ اسکی آشنائی ایک شخص ولیم کارڈر سے ہوگئی اور وہ ۱۹ مئی سنہ ۱۸۲۷ء کو اُسے ورغلا کر لیگیا کہ شادی کرلونگا۔ میریا نے ہمسایوں کے دھوکا دینے کے لئے مردانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ دوپہر کے وقت وہ گھر سے نکلے تھے اسوقت کارڈر کے پاس بندوق تھی۔ اور جب وہ جانے لگے تو میریا نے پوچھا کہ تمہاری بندوق بھری ہوئی ہے تو اُسنے کہا کہ ہاں۔ چند دنکے بعد ولیم اکیلا سنک آیا۔ اور جب لڑکی کے والدین نے دریافت کیا کہ لڑکی کہاں ہے تو اُسنے کہا اُسکے لانے سے میرے والدین ناراض ہوتے تھے اسلئے میں اُسکو ساتھ نہیں لایا مگر اُسے ایک محفوظ مقام میں چھوڑ آیا ہوں اور عنقریب اُس سے شادی کرلونگا۔ اُسنے یہ بھی کہا کہ اب میریا کو پارچات کی ضرورت نہیں ہے اُسکے کپڑے اُسکی بہن بیشک پہن لے۔ پھر ولیم کارڈر نے بہت سا غلہ خریدا اور ایک کوٹھے میں اُسکا انبار لگادیا۔ چند دن کے بعد کارڈر کی صحت میں فرق آگیا اور تبدیل آب وہوا کا بہانہ کرکے وہاں سے چلا گیا۔ پھر چند دنکے بعد اُسکا خط آیا کہ میں نے میریا سے شادی کرلی ہے اور وہ خیر و عافیت سے ہے۔ پھر اُسنے ایک خط لکھا کہ میریا نے اپنے والدین کیطرف خط لکھا تھا اُسکا جواب کیوں نہیں آیا۔ اب میریا کے والدین کو شک ہوا اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ بجائے براعظم میں جانے کے کارڈر درحقیقت لنڈن میں ہے تمام کنبہ اسبات سے ڈر گیا۔ پھر میریا کی والدہ نے خواب دیکھا کہ میریا کو کارڈر نے قتل کرکے اناج کے کوٹھے میں ڈالدیا ہے۔ پھر تو اُنہوں نے پولیس کے ذریعہ تحقیقات کی اور ایک اناج کی بوری میں میریا کی نعش سڑی ہوئی برآمد ہوئی اور دانتوں سے پہچانی گئی دو دانت میریا کے ٹوٹے ہوئے تھے اور اُس کے جسم پر علامات تشدد موجود تھے۔

ولیم کارڈر نے اور شادی کرلی ہوئی تھی اور خوش خوش رہتا تھا کہ آسمانی گولے کیطرح وارنٹ گرفتاری آگیا۔ واقعاتی شہادت پر اُسپر جرم لگایا گیا۔ پھر اُسنے اقبال کیا اور

اس سے طعن و تشنیع سے پیش آنے لگے وہ بہت چاہتی تھی کہ کسی طرح ان طعنوں سے بچ جائے مگر ممکن نہ تھا ؛

موت کا فرشتہ

ایڈورڈ ولیم لین جنہوں نے بہت سی کتابیں مشرقی علوم پر لکھی ہیں اس روایت کے ذمہ دار ہیں ؛

" میں کیرو میں تھا اور ۱۸۳۵ء کی وبا کے بعد مفصلہ ذیل روایت بیان کی۔ وبا مہینہ بالا کے ایام میں ایک سوداگر نے جو کیرو میں رہتا تھا بیان کیا کہ اُسنے خواب میں دیکھا کہ اُسکے مکان سے گیارہ جنازے نکلے ہیں۔ یہ خواب دیکھ کر وہ ڈر گیا کیونکہ اُسکے گھر میں بھی اُسکے گیارہ متنفس تھے۔ اُسنے تمام دوستوں کو جمع کیا اور اُن کو اپنا خواب سنایا۔ اتفاق کی بات ہے دوسرے دن اُسکا ایک بیٹا مر گیا۔ پھر اُسکی ایک بیوی مر گئی۔ اسیطرح یکے بعد دیگرے دس جنازے اُسکے گھر سے نکلے اور وہ اکیلا رہگیا۔ جب وہ تنہا رہگیا تو اُسنے تمام دوستوں کو پھر جمع کیا اور کہا کہ بھائیو میرا خواب پورا ہُوا دس آدمی مر چکے ہیں اب گیارھواں میں ہی ہوں اور بموجب خواب کے مرنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں ہے اور میں کسیطرح بچ نہیں سکتا تم ہر روز آیا کرو اور صبح دیکھا کرو جس دن میں مر جاؤں مجھے کفنا دفنا دینا۔ یہ وصیت کرکے وہ مغموم اور مایوس اپنے گھر میں چلا گیا۔ رات کو اُسنے چاہا کہ سو جائے مگر نیند کا لے کوسوں پر تھی اتنے میں ایک شخص اُس کی چارپائی کے پاس آکھڑا ہُوا ؛

سوداگر " تو کون ہے "

شخص " خبردار مت ! بول میں عزرائیل ہوں "

سوداگر " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ خدا ایک ہے اور محمد برحق ہے انا للہ وانا الیہ راجعون " یہ کہکر وہ شخص سیدھا لیٹ گیا اور اُسنے دوشالہ اوڑھ لیا۔ مگر صبح ہو گئی اور اسکی جان نہ نکلی۔ سوداگر حیران تھا کہ یہ کیا معاملہ شاید موت کا فرشتہ مجھے بھول گیا۔ یا شہر میں ہزاروں آدمی مر رہے ہیں اسلئے اسکو میرا خیال نہیں ہے اور وہ سخت مصروف ہے۔ صبح ہوئی اور اُسکے دوست حسب قرارداد اُسکو دیکھنے آئے مکان کا دروازہ

اس کہانی کے علاوہ سر والٹر سکاٹ نے اور دو روایتیں بیان کی ہیں۔ ایک شخص نے جو اڈنبرا میں رہتا تھا چند کاغذات متعلق مقدمہ جنکی نسبت ایک کمیٹی ہوئی تھی کہیں رکھدئے تھے اور اُن کو بھول گیا تھا۔ ہر چند تلاش کی اور نہ ملے۔ آخر کار آخری دن اُسنے اسی فکر میں سو کر خواب دیکھا اور وہ کاغذات مِلگئے۔ ایک دفعہ اور ایک شخص نے خواب کے ذریعہ ایک کاغذ کا پتہ لگایا تھا ؛

کالرج

(۱۸۳۴ء میں مرگیا)

کالرج ایک مشہور شاعر ہوا ہے اسکے نظم قبلہ خاں کی نسبت یہ روایت ہے کہ ۱۷۹۷ء میں وہ تبدیل آب و ہوا کے لئے پورلاک اور لنٹن کے درمیان ایک مقام میں چلا گیا اور وائی پیکر وہاں سو گیا۔ نیند میں وہ اُس مقام پر جا پہنچا جہاں قبلہ خاں نے ایک مقام بنایا ہوا تھا اور یہاں خود بخود اُس کے دل میں اشعار آنے لگے اور سوتے سوتے تین سو شعر بنا ڈالے اور جب وہ بیدار ہوا تو تمام اشعار اسکو یاد تھے چنانچہ اس نے لکھنے شروع کئے اور ابھی چند ہی لکھے تھے کہ اسکو کسی دوست نے بُلایا اور پھر دو ایک گھنٹہ کے بعد وہ واپس آیا تو تمام اشعار بھول گئے تھے۔ پھر بھی چونکہ اُسکو مضمون کا خیال تھا اُس نے پھر اشعار بنائے ؛

ہیلن میکڈوگل

(برک اور ہیر کی شریک)

اس خواب سے واضح ہوتا ہے کہ مجرم کو خواب میں بھی تکلیف ہوتی ہے اور آرام نہیں ہوتا۔ یہ روایت ڈمفری کوایرؔ میں درج ہے :۔

ہیلن میکڈوگل برک کی آشنا جمعہ اور ہفتہ کو شہر میں نظر آیا کرتی تھی۔ یہ عام فقیرنی ہوگئی تھی۔ پہلے اس کی تواریخ اور اسکا نام کسی کو معلوم نہ تھا۔ مگر وہ خواب میں اکثر بڑبڑایا کرتی تھی اور چلاتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ دیکھو برک کو لوگ پھانسی دے رہے ہیں انکو بچاؤ۔ اُسکے خوابوں سے اُسکا حال ظاہر ہوگیا اور فقیروں نے بھی اُسکو خارج کر دیا اور

موکل "ہمپر قتل کا الزام لگاتے ہیں"

بیرسٹر "شاید تم نے کیا ہو"

موکل "ہرگز نہیں"

ان کی گفتگو سے مجرمیت کی بو بیرسٹر کو آنے لگی اور وہ دونوں آدمی بولے کہ افسوس ہم ایسے آدمی کے پاس آئے ہیں جو ہمارے برخلاف ہے۔ بیرسٹر نے کہا کہ میں کیا چیز ہوں خدا خود تمہارے برخلاف ہے۔ یہ سنکر وہ چلے گئے اور شبہ پر گرفتار ہوگئے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص تیسرے کے ساتھ یہ دونوں کشتی میں سوار ہوئے تھے۔ پھر اس تیسرے شخص کی لاش دریا میں سے نکلی اسکے سر پر ایک زخم تھا۔ متوفی کے والد نے لاش کو اٹھوا کر اپنے گھر میں رکھا اور اس کشتی کی واپسی کا منتظر رہا۔ جب یہ دونوں واپس آئے تو ان سے پوچھا کہ میرا فرزند کہاں ہے اسپر یہ دونوں بول اٹھے کہ ہمیں کیا خبر۔ یہ شخص اٹھکر اپنے گھر لیگیا۔ ایک آدمی تو ساتھ گیا اور مردے کو دیکھکر رونے لگا اور دوسرا بول اٹھا کہ مجھے کیا ضرورت ہے کہ کہیں جاؤں اور مردے کی صورت دیکھوں۔ یہ آخری شخص وہ تھا جسکو بیرسٹر نے خواب میں دیکھا تھا۔ چند دنکے بعد دونوں شخص گرفتار ہوکر عدالت میں پیش ہوئے۔ ایک بری ہوا اور دوسرا مجرم ثابت ہوا۔ مگر چونکہ دونوں کے برخلاف شہادت ایک ہی تھی اسلئے بیرسٹر نے اسکا مقدمہ لیلیا۔ اور وہ جو بری ہوا تھا اسکو کہا کہ تم بھاگ جاؤ مگر اسنے بیرسٹر کا کہنا نہ مانا اور جس بیجا کی نالش حکام پر کی چنانچہ وہ پھر گرفتار کیا گیا اور دونوں کو دو دو سال کی قید ہوئی اور بیرسٹر کی سعی سے وہ بچ گئے اور خواب پورا ہوا۔

کچھ عرصے کے بعد یہ ہی بیرسٹر ایک کشتی میں سوار سیر کر رہا تھا کہ اسکو یہ واقعہ یاد آیا اور اپنے دوستوں کے روبرو بیان کیا۔ یہ ذکر سنکر ملاح بول اٹھا کہ جو حلیہ آپ بیان کرتے ہیں اس شخص کو میں جانتا ہوں ایک دفعہ ہمنے جہاز کا لنگر اٹھانا تھا ہم ہر چند کوشش کرتے تھے مگر جہاز نہ چلتا تھا آخر ہمنے یہ خیال کیا کہ اس جہاز پر کوئی قاتل ہو اسکو اتار دینا چاہئے۔ ہمنے قرعہ اندازی کی اور تین مرتبہ اس شخص کا نام نکلا ہمنے اسکو جہاز سے اتار دیا۔ اور جہاز روانہ ہوا۔ پھر خدا جانے اس شخص پر کیا گذری۔

کھولا تو یہ جواہرات کے صندوق صحن میں پڑے تھے اور پاس ایک اجنبی بیجان پڑا ہوا تھا۔ وہ تمام اپنے دوست سوداگر کی چارپائی کے پاس آئے اور اسکو ہلایا مگر اسنے دوشالا چہرہ سے نہ اتارا اور کہا کہ ابھی مجھے عزرائیل علیہ السلام مل گئے ہیں اور ابھی میری جان لینے کو آتے ہیں جاؤ اور دیوانخانہ میں منتظر رہو۔ مگر میں نے مکان کا دروازہ بند کیا ہوا تھا یہ کھل کیسے گیا۔ انہوں نے کہا کہ بھئی دروازہ کھلا تھا یہ تو کیا بیوقوف کہتا ہے اور ایک اجنبی دروازہ میں مرا پڑا ہے اور صندوق جواہرات کے اسکے پاس ہیں۔ یہ سنکر وہ سوداگر اچھل پڑا اور اسنے کہا یہ گیارھواں جنازہ ہے جو میرے گھر سے نکلا میں نہیں مرا۔ شکر ہے شکر ہے۔ دراصل یہ شخص چور تھا اسکا خواب سنکر عزرائیل بنکر اس مکان میں آ گیا اور مال و اسباب لیکر چاہتا تھا کہ نکل جائے کہ وبا نے دبالیا اور وہ وہیں مر گیا۔ اسباب جو اسنے چوری کیا تھا وہیں کا وہیں پڑا رہا۔ اسطرح پر اس سوداگر کا خواب پورا ہوا گیارہ جنازے بھی نکل گئے اور وہ بھی بچ گیا؛

لاج فاین کا مقدمہ

(سنہ ۱۸۴۶ء)

یہ خواب مسز کرو کے رسالہ "نایٹ سائڈ آف نیچر" سے لیا گیا ہے۔

چند سال کا عرصہ ہوا کہ مسٹر اے ایف ایک مشہور سکاٹ لینڈ کا بیرسٹر لاج فاین میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اسنے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کو پھانسی دینے کے لئے لیجا رہے ہیں اور یہ اسکے پیچھے گیا ہے اور چاہتا ہے کہ اسکو بچالے۔ اس شخص کی صورت ایسی خاص قسم کی تھی کہ انسان کو بھول نہ سکتی تھی۔ صبح جب یہ بیدار ہوا اور دوستوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا تو اسنے یہ خواب انکے روبرو بیان کیا اور وہ سنکر مسکرائے اور تمسخر کے بعد یہ سب اس معاملہ کو بھول گئے۔ دوسرے دن علی الصباح دو آدمی اس بیرسٹر کی فرودگاہ پر آئے اور کہنے لگے کہ ہم آپکو اپنا وکیل کرنا چاہتے ہیں۔ وکیل نے جب غور سے دیکھا تو ان دونوں میں ایک وہی شخص تھا جس کو اس نے خواب میں دیکھا تھا؛

بیرسٹر نے کیا مقدمہ:-

تختی دی جسپر ایک لیڈی کا نام عمر اور ۲۵ دسمبر ۱۸۳۵ء کی تاریخ وفات درج تھی۔ یہ لیڈی میری شناسا تھی مگر رشتہ دار نہ تھی اور مدت سے باہر کسی ملک میں گئی ہوئی تھی صبح میں نے اس خواب کا ذکر اپنے چند دوستوں کے روبرو کیا۔ انہیں سے ایک بولا کہ میرے دل میں اسوقت اس لیڈی کا خیال تھا اور کہ جب خواب میں کسی کو مردہ دیکھو تو اسکی شادی ہوتی ہے۔ خیر یہ بات رفت گزشت ہو گئی۔ دوسرے دن جب ہم کھانا کھا رہے تھے تو اسی لیڈی کی بیماری کا حال معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہو کر وطن کو آئی ہے اور نہایت نازک حالت میں ہے۔ ۳۱ دسمبر ۱۸۳۵ء کو ہم اس عورت کے جنازے کے ساتھ گئے اور میں اور وہ لوگ حیران ہو گئے کہ اس قسم کی تختی اسکے تابوت پر لگائی گئی جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ اس خواب کا خیال کئی ماہ تک میرے دل پر رہا۔

واپس آمدہ کلرک

(۱۸۴۵ء)

ایک شخص جو نہایت معتبر ہے لکھتا ہے کہ ۱۸۴۵ء میں میں نے خواب دیکھا کہ میں دفتر میں گیا ہوں اور وہاں میں نے ایک میز پر وہی کلرک بیٹھا ہوا دیکھا ہے جسکو مجھ سے گئے بارہ ماہ کا عرصہ ہوا تھا۔ میں نے اس کلرک سے پوچھا کہ تم کہاں؟ اس نے کہا کہ میں چند دن کی رخصت پر آیا تھا اور میرے دل میں آئی کہ ذرا اپنے قدیمی میز پر بیٹھ کر گذشتہ زمانہ کی باتوں کو یاد کروں۔ میں نے کہا کہ بہتر یہ وثیقہ لکھ دو اور پھر میرے ساتھ کھانا کھا کر جانا۔ علی الصباح میں بیدار ہوا اور حسب معمول دفتر میں گیا وہاں جا کر سخت متعجب ہوا کہ واقعی اسی میز پر وہ قدیمی کلرک بیٹھا ہوا تھا۔ اب اتفاق دیکھئے کہ میں نے اس سے وہی سوال کیا اور اس نے من و عن وہی جواب دیا۔ اسی وقت میں اپنے گھر آیا اور دوستوں سے ذکر کیا وہ بہت حیران ہوئے اور جب تک انہوں نے کلرک کو دیکھ نہ لیا انکو باور نہ آیا۔

لاٹری کے ٹکٹوں کے متعلق خواب

بلیک ووڈ کے میگزین بابت ۱۸۴۵ء میں ایک شخص جو شگونوں اور خوابوں کا قائل تھا مفصلہ ذیل خواب لکھتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ کسی مخالف نے دل سے بنا کر [illegible]

ریورنڈ ایچ الگزنڈر

(۱۸۴۴ء)

مسرز آف دی ورلڈ میں جو جون ۱۸۴۴ء میں شائع ہوا تھا مفصلہ ذیل عجیب خواب درج ہے:۔

ریورنڈ ایچ الگزنڈر نے جن ایام میں وہ لنکاسٹر میں لکچر دے رہے تھے ایک عجیب خواب بیان کیا اُنھوں نے کہا کہ ایک شریف اور خلیق شخص کو جسکا نام ہارک تھا کسی نے لوٹ لیا اور قتل کر دیا اُسکی نعش نہایت مجروح پائی گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو لاٹھیوں سے مارا تھا کیونکہ اُسکے سر صندوق سینہ ہو رہا تھا۔ کئی ماہ تک تلاش کیگئی مگر بے سود۔ آخر کار ایک رات ایک شخص نے جو متوفی کا دوست تھا خواب دیکھا کہ اُسکو ایک شخص مسمی لانگ وڈ ساکن بولٹن نے قتل کیا ہے۔ یہ خواب دیکھ کر وہ دوست متوفی جاگ اُٹھا۔ یہ شخص اس لانگ وڈ سے مطلق واقف نہ تھا خواب دیکھ کر وہ جاگ اُٹھا اور یہ خواب اپنی بیوی کو سنایا اُسنے کہا کہ خواب خیال ہے سو جاؤ چنانچہ یہ شخص پھر سو گیا۔ مگر اُسنے پھر یہ خواب دیکھا اور ارادہ کرلیا کہ چاہے کچھ ہو بولٹن میں جا کر تحقیقات کرنی چاہئے۔ غرض وہ بولٹن گیا اور مجسٹریٹ سے ذکر کیا مگر مجسٹریٹ نے صرف خواب کی شہادت پر وارنٹ گرفتاری جاری کرنے سے انکار کیا۔ مگر اس شخص نے لانگ وڈ سے ملاقات کی اور اُسکو اپنے ساتھ ایک شراب خانہ میں لیگیا اور وہاں اُسکو کہا کہ تم قاتل ہو یہ سُنتے ہی وہ زرد ہو گیا اور انکار کیا اور آخر کار اقبال کیا اور پھانسی پائی ؛

تابوت کی تختی

(۱۸۴۵ء)

اخبار چیمبرز جرنل بابت ماہ مئی ۱۸۴۵ء میں مفصلہ ذیل عجیب خواب درج ہے:۔

۱۸۳۰ء کے موسم خزاں میں میں نے دیکھا کہ میرا ایک رشتہ دار جسکو مرے ہوئے دو سال ہوئے تھے آیا اور میرے بستر کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اُسنے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے مگر اُسکے چہرہ پر مُردنی چھائی ہوئی تھی۔ اس رشتہ دار نے میرا نام لیا اور ایک

کہ یہ وقت لاٹری کا ہے مسٹر ہالیس کو ملکر لاٹری کی خبر بھی لیتا چلوں۔ چنانچہ مسٹر ہالیس کو پیغام پہنچا کر میں براہ راست دفتر لاٹری میں گیا اور جسوقت میں نے اندر قدم رکھا تو میرے نمبر پکارے گئے۔ یہاں بڑی بھیڑ تھی۔ پھر میں نے دیکھا کہ میرے روبرو انہوں نے ایک یتیم لڑکے کی آنکھوں پر پٹی بند ھوائی اور اُسکو کہا کہ نمبر اُٹھاؤ۔ چنانچہ پہلے نمبر ۲ نکلا اور پھر نمبر ۴ نکلا۔ میں نے ایک آدمی کو جو میرے پاس کھڑا تھا خواب میں کہا کہ لے بھائی میرے نمبر تو نکل آئے اب میرے یہاں کھڑا رہنے سے کیا فائدہ ہے۔ یہ کہکر میں خوش خوش اپنے مکان کی طرف دوڑا۔ جب میں علی الصباح بیدار ہُوا تو یہ خواب میری آنکھوں میں پھر رہا تھا۔ میں دل میں یہ کہہ رہا تھا کہ کب دوپہر ہو اور میں سکول جاؤں چنانچہ جب میں سکول گیا تو میرے ماسٹر نے کہا کہ مسٹر ہالیس کے پاس جاؤ اور اُسکو کہو کہ وہ کتابیں نیلام کردیں یا نہیں یہ سُنکر میں دنگ ہوگیا۔ اور اس پیغام سے فارغ ہو کر جب لاٹری کے دفتر میں گیا تو میرے نمبر پکارے جارہے تھے پھر جب ایک لڑکے کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر ٹکٹ نکلوائے گئے تو وہی میرے نمبر نکلے اور میں نے وہی فقرے کہے جو خواب میں کہے تھے اور خوش خوش گھر کی طرف دوڑا یعنے میرا خواب من وعن پورا ہُوا ؞

کپتان انسٹروتھر

(سنہ ۱۸۶۰ء)

یہ روایت لارڈ جوسلین نے بیان کی ہے :-

کپتان انسٹروتھر کو تمام فوج بہت پیار کرتی تھی اور گرد ونواح کے لوگ بھی اُسکو بہت پسند کرتے تھے کیونکہ اُسکو تصویر اُتارنے اور لوگوں کو خوش کرنیکا خوب ڈھنگ یاد تھا۔ ایک دن رات کو یعنے جس رات وہ مُنے گرفتار ہو تا اُس سے ایک رات پہلے اُسکے خیمہ سے چیخوں کی آوازیں آئیں اور جب ایک افسر اُسکے خیمہ میں گیا اور اُس کو جگایا تو اُسنے کہا کہ اسوقت میں خواب دیکھ رہا تھا کہ چین والے مجھے گرفتہ و بستہ لیگئے ہیں اور میرے منہ میں لکڑی کا ٹکڑا دیدیا ہے اور ایک ٹلے سے مجھے باندھ دیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی بعد ازاں ہُوا ؞

در اصل بیچ نہیں ہو۔

چند سال کا عرصہ ہوا ہے کہ ایک بڑی لاٹری پڑنے والی تھی۔ ایک باورچن نے جو ایک مجرد شخص کے ہاں نوکر تھی اپنے کئی ماہ کی تنخواہ جمع کرکے ایک ٹکٹ خریدا۔ اس ٹکٹ کا نمبر خاص تھا۔ باورچن کے آقا نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ تو نے یہ خاص نمبر خریدا ہے۔ تو باورچن نے کہا کہ اس نمبر پر بیس ہزار پونڈ مجھے آئینگے میں نے خواب دیکھا ہوا ہے۔ یہ سنکر وہ شخص ہنسا اور ہر روز اسکو دق کرنے لگا کہ کیوں ٹکٹ نکلا روپے آئے۔ اتفاقاً ایک دن ایک اخبار میں اسنے پڑھا کہ واقعی وہ نمبر نکل آیا ہے اور مالک ٹکٹ کو بیس ہزار پونڈ ملینگے۔ اس شخص نے جب یہ دیکھا تو اُسکی آنکھیں کھل گئیں اُسنے اپنی باورچن کو بلایا اور کہا کہ میں تمپر عاشق ہوں مجھ سے شادی کرلو۔ باورچن نے منظور کرلیا۔ پھر اُس شخص نے اس بات پر زور دیا کہ کل صبح شادی ہو۔ غرض شادی ہوگئی۔ دوسرے دن علی الصباح جب وہ گرجا سے میاں بیوی بنکر نکلے تو خاوند نے خوش خوش بیوی سے کہا -

خاوند:۔ جانی کیا مبارک دن ہے ایک تو تمکو اچھا خاوند ملا اور ایک اور بات ہو۔"

بیوی:۔ "وہ کیا؟"

خاوند:۔ وہ تمہارا ٹکٹ کہاں ہے کونسے صندوق میں ہے۔"

بیوی نے سمجھا کہ پھر مجھے تمسخر میں اڑانے لگا ہے چنانچہ اسنے کہا کہ کیوں بار بار اُسکا ذکر کرتے ہو میں نے تم سے تنگ آکر اسکو میجر بنک کے پاس فروخت کردیا ہے اور ایک گنی منافعہ لیلیا ہے۔

یہ سنکر وہ شخص بیہوش ہوگیا۔

مفصلہ ذیل خواب ایک معتبر شخص چشم دید بیان کرتا ہے "۱۸۶۹ء میں میں رائل میڈیکل سکول برلن میں ڈاکٹری کا کام سیکھتا تھا اس سال ایک بڑی لاٹری برلن میں پڑی اور میں نے ۲۰ اور ۲۶ نمبر کے دو ٹکٹ خریدے۔ جسدن لاٹری پڑنی تھی اُس دن رات کے وقت یعنے صبح کو لاٹری پڑنی تھی اور رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ۳ بجے کے قریب جبکہ لاٹری پڑنیکا وقت تھا سکول میں گیا ہوں اور میرے ماسٹر نے مجھے کہا ہے کہ تم اسیوقت نیلامی کے پاس جسکا نام مسٹر ایلس ہے جاؤ اور اُسکو کہو کہ وہ کتابیں اگر فروخت ہوگئی ہیں تو اُن کی قیمت دیدے۔ میں نے دل میں کہا

کہ ایک لاش بہت سے آدمی جھیل میں سے نکال رہے ہیں جب اس نے قریب جا کر دیکھا تو وہ لاش اسکی اپنی تھی اِس لاش کو دیکھکر یہ بہت ڈرا اور جاگ اُٹھا اور آئندہ اُسنے دل میں ٹھان لی کہ اب وہ جھیل کے پاس نہ جائیگا اور بہت عرصہ تک نہ گیا۔ آخر کار ایک دن ایک ضروری کام آگیا۔ قسمت میں جو لکھا ہے وہ ہر صورت پیش آتا ہے۔ وہ جھیل کیطرف اس شرط پر گیا کہ اُسکو بہت جلد دوسری طرف کنارہ پر اُتار دیا جاوے اور پھر وہاں سے وہ پا پیادہ اس جگہ جاویگا جہاں دیگر دوست کشتی میں سوار ہو کر جاویں گے دوسرے جو لوگ کشتی میں سوار تھے وہ اس شخص کے تعصب پر ہنستے تھے۔ آخر جب کشتی کنارہ پر پہنچی تو وہ شخص ایک پل پر جو کنارہ کے قریب بنا ہوا تھا کھڑا ہو گیا مگر اس پل کے پائوں پانی نے کھوا دئے تھے جو نہیں اُسنے قدم رکھا گر اپ پانی میں جا رہا اور ڈوب گیا۔ یہ واقعہ اسکے دوست نے بعد ازاں بیان کیا ہے۔

ڈی کیونسی

(۱۸۴۸ء)

ٹامس ڈی کیونسی تمام عمر خواب ہی دیکھتا رہا۔ جب اُسنے افیون کھانی شروع کی تو یہ خواب اور بھی زیادہ ہو گئے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ کبھی تو خواب میں وہ گانا سنتا تھا۔ کبھی عورتوں کا ناچ دیکھتا تھا۔ کبھی اُسکے روبرو چارلس اوّل کے زمانہ کی لیڈیاں آموجود ہوتی تھیں۔ اور کبھی جارج چہارم کے دربار کے لوگ نمودار ہو جاتے تھے اور پھر مگا روم کے سرخ پوش کانسل اور شہری نمودار ہو جاتے تھے۔ پھر فوج دکھائی دیتی اور جرنیلوں کی چیخیں کان میں آنے لگتی تھیں۔

جان ہل برٹن

(۱۸۵۲ء)

مسٹر جان ہل برٹن نے اپنی کتاب "سرگذشت اسیران سکاٹلینڈ" میں ایک باب پورا خوابوں پر صرف کیا ہے۔ اس مصنف کو خوابوں اور جن بھوتوں کی کہانیوں اور فوق العادت باتوں پر مطلق اعتبار نہیں ہے لیکن ایک قصہ جو اُس نے بیان کیا

لڑکا اور خشک شاخ

(۱۸۹۲ء)

راوی کا بیان ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ میری بیوی نے مجھے میرا لڑکا پکڑا نا چاہا وہ ایک شال میں لپیٹا ہوا تھا۔ میں نے سمجھا کہ میرا لڑکا تندرست ہے لیکن جب میں نے شال کو کھولا تو اُسمیں لڑکا نہ تھا۔ ایک خشک شاخ تھی۔ یہ ایک خواب تھا لیکن اسکا اثر مجھپر بہت بُرا ہوا اور میں نے اسکا ذکر ایک دوست سے کیا۔ میرے دوست نے مجھے تسلّی دی اور کہا کہ یہ تیرا خیال ہی لیکن ایک ماہ کے اندر میرا لڑکا بیمار ہو کر سوکھ گیا اور مر گیا۔

ایڈورڈ بنزام۔ ڈی

یہ ایک حال کا واقعہ ہے جو جیمیکا میں ہوا۔ ایک نوجوان دوغلی لڑکی شارع عام سے کچھ فاصلہ پر مُردہ پائی گئی اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ قتل سے پہلے اُسکے ساتھ زنا بالجبر کیا گیا ہے۔ قاتلوں کا کچھ پتہ نہ تھا اسلئے مخبر کے لئے بڑا انعام مقرر ہوا۔ ہر چند کوشش ہوئی کارگر نہ ہوئی۔ اب اتفاق کی بات دیکھئے کہ انہیں ایّام میں دو حبشی ہینڈرل اور ہیٹی نامی گرفتار ہوئے اور کسی اور جرم کے پاداش میں قید ہوئے ایک شمالی حصّہ میں اور دوسرا جنوبی حصّہ میں ایک دوسرے سے اسّی میل کے فاصلہ پر گرفتار رہا۔ یہ دونوں قیدی نیند میں بکتے جھکتے تھے گو یا چلّا کر کہتے ہیں کہ ہمکو اس لڑکی سے بچاؤ۔ انکے بار بار یہ خواب دیکھنے سے لوگ چونکنے ہوئے اور پھر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ ایک تیسرا آدمی بھی شامل ہے۔ یہ تیسرا شخص اقبال کر کے بچ گیا کیونکہ یہ گواہ سرکار بنگیا اور یہ دونوں سزایاب پھانسی کی سزا کے ہوگئے۔

بیفائدہ ہدایت

(۱۸۴۷ء)

مشہور مسز کرو نے مفصلہ ذیل خواب شائع کیا ہے:۔

ایک جنٹلمین ایک سکاٹلینڈ کی جھیل کے پاس رہا کرتا تھا اس نے ایک دن خواب دیکھا

بچایا۔ یہ خواب جو اب میں نے دیکھا ہے اور جس کے رو سے یہ نعش برآمد کی ہے اپنی بیوی سے بیان کیا تھا ؛

روؤا جب اس شخص کی بیوی نے تائید بیان شوہر کی کہ جسدن یہ نعش برآمد ہوئی اُس رات اُسکے شوہر نے خواب دیکھا تھا ؛

ایک ڈوبتا ہوا لڑکا

ایک معتبر سکاچ مصنف ۱۸۵۴ء میں لکھتا ہے کہ اڈنبرا کے ایک بیرسٹر نے ایک دفعہ ایک دوست کے ساتھ بنو ہو تن چلکر غسل کرنیکا اقرار کیا۔ دوسرے دن اُنہوں نے علے الصباح غسل کرنے جانا تھا۔ علے الصباح اُس نے خواب دیکھا کہ وہ پانی میں ایک بچہ کی جان بچانے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ کہ ایک گھنٹہ کے بعد واقعی جب وہ دریا پر گئے تو اُس میں ایک بچہ گر پڑا اور بیرسٹر کپڑوں سمیت اسکو بچانے کے لئے تالاب میں کود پڑا اور بچہ کو بچالیا ؛

گرد و نواح کے حالات سے خواب کا آنا

(۱۸۵۶ء)

ایک حکمت پیشہ طبی جرنل بابت ۱۸۵۶ء میں اسطرح پر لکھتا ہے :-

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں برمنگہم میں مقیم تھا اور کوٹھری میں بہت مریضوں کو دیکھنا پڑتا تھا۔ میں ایک عطار کی دوکان پر ٹھہرا ہوا تھا مگر ایک دن مجھے بہت سے مریضوں کو دیکھنا پڑا۔ اور میں واپس اپنی فرودگاہ پر نہ جا سکا۔ جسجگہ میرے ٹھہرنے کا بندوبست کیا گیا وہ ایک تنگ و تار گلی تھی اور مکان بھی نیچے نیچے اور تنگ تھے۔ میرا ایک تنگ مکان کے ایک کمرہ میں بستر کیا گیا۔ اُس میں پنیر فروش کا ذخیرہ تھا اور اُس نے حال میں ایک امریکہ کے ٹین کا بکس کھولا تھا جس کی بدبو سے دماغ کے پردے پھٹے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ ایک اور خرابی تھی کہ جس کمرہ میں ایک پرانی دیوار کے ساتھ میرا بستر کیا گیا تھا وہاں کئی چوہے اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے اور یہ چوہے بڑے بڑے تھے۔ پنیر کی بدبو اور چوہوں کی قطاروں سے میرا دماغ پریشان ہوگیا اور میں دق

اُس سے حیرت ہوتی ہے۔ تو وہ قصہ اسطرح پر ہے کہ سنہ ۱۸۳۱ء میں ایک بساطی کو چوروں نے لوٹ لیا اور قتل کر کے کہیں دفن کر دیا۔ اس مقدمہ میں ایک سکاٹلینڈ کا باشندہ جسکا نام میکلوڈ تھا گرفتار کیا گیا اور شہادت کے علاوہ ایک شخص نے جو قوم کا درزی تھا اور جسکا نام کینتھ فریسر تھا خواب میں دیکھا کہ فلاں مقام پر مقتول کا مال دفن کیا گیا ہے۔ جب اس سے دریافت کیا گیا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا تو اُس نے بیان کیا کہ مجھے یہ جگہ خواب میں نظر آئی ہے اور پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اس درزی نے میکلوڈ کا نام مطلق نہ بتایا تھا اس بارہ میں گاؤں کے پادری نے اور حاشیہ چڑھا دیا۔ اُسنے بیان کیا کہ قاتل نے خواب میں دیکھا کہ وہ گرجا میں کھڑا ہے اور اُسکا باپ ایک قبر کھود رہا ہے۔ اور پاس ایک تابوت بھی پڑا ہے۔ پہلے اُسکے باپ نے اُسکو کہا کہ اس قبر میں لیٹ جا پھر کہا کہ ایکسال کی اَور مہلت ہے جا ایک سال کے بعد تو اس قبر میں دفن ہونا۔ اب لطف یہ ہے کہ ایک سال تک اس قاتل کا مقدمہ ملتوی ہوتا رہا۔ کیونکہ کافی تعداد ممبران جیوری کی دستیاب نہ ہو سکی۔ ایکسال کے بعد مقدمہ ہوا اور اُسنے سزائے پھانسی پائی ٭

خواب کی شہادت

(سنہ ۱۸۵۳ء)

۳۰ جولائی سنہ ۱۸۵۳ء کو ایک جوان عورت کی نعش ایک کھیت میں جو لیٹل پورٹ واقعہ جزیرہ فلائی میں تھا پائی گئی۔ نعش سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ اسکو کسی نے قتل کیا ہے۔ ۲۹ اگست کو مسٹر ولیم مارشل کے روبرو جیمس جیساپ ایک معزز زمیندار نے مفصلہ ذیل شہادت دی جس جگہ یہ نعش برآمد ہوئی ہے وہاں سے میں ایک فرسانگ کے فاصلہ پر رہتا ہوں۔ میں نے اس عورت کو کبھی زندہ نہیں دیکھا تھا۔ ۲۹ جولائی کو میں نے تین دفعہ یہ خواب دیکھا کہ یہ نعش اُس جگہ پڑی ہے جہاں سے یہ برآمد ہوئی ہے اور نیند میں میں نے چیخ کی آواز سُنی۔ پہلی مرتبہ چیخ سُنکر میں جاگ اُٹھا۔ پھر سو گیا پھر یہی خواب۔ پھر سو گیا اور پھر یہی خواب دیکھا اور پھر صبح کھیت سے جا کر یہ نعش برآمد کرائی۔ اس سے پہلے بیس سال ہوئے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک عورت ایک درخت کے ساتھ لٹک رہی ہے۔ میں جاگ اُٹھا اور جلدی جگہ پر گیا وہاں واقعی ایک عورت لٹک رہی تھی میں نے اُسکو

ہے لیکن ہاتھ نہیں چلتا ہر چند اُسنے کوشش کی لیکن ایک بھی پیش نہ گئی اور کسی طرح ہاتھ نہ اُٹھا۔ حیران ہوکر جاگ اُٹھا اور اُسنے دیکھا کہ اُسکا ہاتھ واقعی درد کر رہا تھا اور تھکا ہوا تھا ؛

خوابوں کے اقسام

(۱۵۷)

ام میکر یو نے ۱۸۵۳ء میں ایک کتاب خوابوں پر لکھی ہے اُسمیں اُسنے خوابوں کو کئی اقسام پر منقسم کیا ہے :-

پہلی قسم بموجب اس مصنف کے وہ ہے جو موت سامعہ سے تعلق رکھتی ہے مثلاً عورت خواب میں بار بار آواز سُنے کہ اپنے بچّہ کو مار ڈال۔ مار ڈال اور پھر وہ اُسکو مار ڈالے ؛

اسی قسم کی ایک اور شاخ ہے جسمیں صورتیں نظر آئیں۔ مثلاً انسان کو خون جاری نظر آوے اور توپیں چلتی ہوئی دکھائی دیں اور زخمی اور مجروح کراہتے ہوئے دکھائی دیں اور تلواروں کی چمک اور ہتھیاروں کی آواز نظر آوے اور سُنائی دیوے ؛

اس مصنّف نے خواب کی دوسری قسم یہ بیان کی ہے جس میں انسان کو معشوقوں کی صورت نظر آئے یا اپنے آپ کو خواب میں ایسی حالت میں دیکھے کہ شرم آجائے وغیرہ وغیرہ ؛

تیسری قسم وہ ہے جسمیں خواب دماغ کی قوت سے تعلق رکھیں مثلاً جو خواب دیکھے اُسکا اثر بدن پر ہو جیسا جسطرح ایک عورت نے خواب میں دیکھا کہ اُسنے ایک گنگ آدمی کی مرہم پٹی کی ہے اور جب وہ بیدار ہوئی تو واقعی وہ خود گنگی تھی اس قسم میں ڈراونے خواب نیند میں پھرنا وغیرہ بھی شامل ہیں ؛

خواب دیکھنے والوں کی قانونی ذمہ واری

(۱۵۹)

آ گیا اور آخر کار بڑی تکلیف کے بعد سو گیا۔ جب میں سو گیا تو مینے عجیب ڈراونا خواب دیکھا مینے دیکھا کہ میں کسی اجنبی ملک میں کھڑا ہوں اور مجھ سے کوئی گناہ ہؤا ہے جس کے عوض میں مجھی ایک بڑے پنیر کے ٹکڑے میں بند کر دیا گیا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہزاروں بڑے بڑے چوہے آ گئے ہیں اور اُس پنیر کے ٹکڑے کو کترنے لگے ہیں رفتہ رفتہ اُنکے دانت میرے بدن پر محسوس ہونے لگے اور میں گھبرا کر جاگ اُٹھا۔ اسوقت میرا سر چکرا رہا تھا اور کنپٹیاں درد کر رہی تھیں۔ یہ خواب صرف پنیر کی بدبو اور چوہوں کے دیکھنے سے آیا تھا ٭

ایک اور شخص اُسی اخبار میں اسطرح لکھتا ہے:۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ میری بیوی علے الصباح جاگی لیکن میری طبیعت ناساز تھی۔ اسلئے میں نے چاہا کہ پھر ایک دفعہ تھوڑی دیر کے لئے سو جاؤں۔ غرض میں سو گیا مگر اچھی طرح نیند بھلا کسکو آتی تھی اسوقت میںنے خواب دیکھا قصاب نے ایک ران گوشت کی بھیجی ہے مگر وہ مجھے پسند نہیں ہے چنانچہ میںنے مناسب سمجھا کہ خود جا کر اُسکو واپس کر آؤں۔ راہ میں چند آدمی مجھے دیکھ کر سر ہلانے لگے۔ ایک نے کہا کہ یہ ضرور شراب پی گیا ہے اسلئے برہنہ پھر رہا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ دیوانہ ہے۔ اتنے میں چند لڑکیاں مجھے راہ میں ملیں اور مجھے برہنہ دیکھکر کھلکھلا کر ہنسنے لگیں اور کہنے لگیں کہ عجیب بے شرم آدمی ہے۔ یہ سنکر میں جاگ اُٹھا اور دیکھا کہ واقعی کپڑا میری ٹانگوں کے اوپر سے اُترا ہؤا تھا ٭

ایک لیڈی کا ذکر ہے کہ اُسنے اپنی عمر بیماروں کے علاج کے لئے وقف کر دی تھی۔ ایک دفعہ اُسنے عجیب خواب دیکھا کہ وہ ایسے مقام میں ہے جہاں ایسا مرض پھیلا ہؤا ہے کہ لوگوں کے ناک جھڑ رہے ہیں اور کئی آدمی بینی بریدہ ہو گئے ہیں اور اُسکا اپنا ناک جھڑ گیا ہے یہ خواب دیکھ کر وہ جاگ اُٹھی اور واقعی اُسکا ہاتھ ناک پر تھا اور تھوڑے عرصہ کے لئے دوران خون ناک میں بند ہو گیا تھا جس سے اُسکو بہت درد معلوم ہوتا تھا ٭

مسٹر اِس ایک مشہور ساز نواز تھا اور اسکو باجہ بجانے میں کمال درجہ کا ملکہ تھا ایک دن وہ معمول سے زیادہ تھک گیا اور اُسنے خواب میں دیکھا کہ وہ باجہ بجانا چاہتا

جیوری نے اس مقدمہ کو ترقی کی نگاہوں سے دیکھا اور چونکہ وہ بچہ بچ گیا اسلئے اس عورت کو چھوڑ دیا ۔

لارڈ بروہم

(۱۸۶۸ء میں فوت ہوا)

اس بڑے مقنن کا عقیدہ تھا کہ اگر انسان دو تین رات اور دن جاگتا رہے تو اسپر ایک قسم کی سستی طاری ہو جاتی ہے پھر اگر وہ شخص لیٹ جائے اور ایک شخص کو کہدے کہ تو میرے پاس بیٹھ جا اور جو کچھ میں کہوں وہ لکھتا جا تو چند فقرے لکھوانے کے بعد اسکو نیند آجاوے گی اور وہ سو جائیگا۔ پھر اگر کاتب اسکو ہلاوے اور اسوقت جگاوے اور آخری لفظ اس تحریر کا اسکو سنا کر کہے کہ آگے لکھوائیے تو کسی لکھانیوالے کو کئی سکینڈ تک ہرگز یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ ابھی سویا ہے بلکہ اسکو یہ قلیل عرصہ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا وہ کئی گھنٹوں کے برابر تھا ۔

کلرک مین شایر کا مقدمہ

(۱۸۶۵ء)

مفصلہ ذیل مقدمہ اپریل ۱۸۶۵ء کے اخبار ٹائمز میں چھپا تھا اور لکھنے والا کوئی شخص سکالسین تھا۔ یہ خواب ایک قبر کے کھودنے اور مردہ کو نکالنے کے متعلق تھا ایک لڑکا جس کا نام کوین تھا ستمبر ۱۸۶۳ء میں مرگیا اور اسکو الوا کے گرجا میں دفن کردیا گیا۔ گورکن نے وہ قطعہ زمین پھر دوبارہ کسی شخص کے پاس فروخت کردیا اور اسمیں ایک اور مردہ اسی قبر میں دفن کردیا جسمیں کوین کو دفن کیا ہوا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد کوین کی والدہ نے چاہا کہ وہ اپنے متوفی لڑکے کی پکی قبر بنائے مگر جب اس نے تحقیقات کی تو اس کو لوگوں نے کہا کہ یہ معاملہ ہے اسپر وہ گورکن کے پاس گئے اور خفا ہوئی مگر اسنے انکار کیا۔ چند دن کے بعد گورکن نے اس خوف سے کہ مبادا اسپر کوئی آفت نازل ہو اس قبر سے کوین کی نعش نکالی اور ایک دوسری جگہ اسکو دفن کردیا۔ اسی رات کوین کی والدہ نے خواب دیکھا کہ اس کی چارپائی کے پاس کوین شب خوابی کے کپڑے

مفصلہ ذیل مقدمہ اخبار اکسپرس میں جو ۵ جنوری ۱۹۵۹ء میں چھپا شائع ہوا تھا
یہ ایک عجیب مقدمہ تھا کیونکہ عورت اپنے بچہ کو کھڑکی میں سے باہر پھینکنے کو تھی اور یہ
فعل اُسنے اسلئے کرنا چاہا کیونکہ اُسنے خواب دیکھا تھا۔ مارلیبورن میں ایکبار افواہ
اُڑی کہ ایک عورت نے اپنے بچہ کو جس کی عمر اٹھاراں سال کی تھی کھڑکی سے بازار
میں پھینک دیا ہے اور اسطرح پر اسکو قتل کر دیا ہے۔ درحقیقت یہ معاملہ اسطرح پر نہ تھا
بات کچھ اور تھی مگر پھر بھی خدا نے تین بچوں کی جان بچالی۔ اصل معاملہ یہ تھا کہ ایک
عورت مارلیبورن کی عدالت میں پیش ہوئی۔ شہادت یہ تھی کہ ایک کانسٹبل اسٹریٹ
میں ڈیوٹی پر تھا کہ اُسنے چیخیں سُنیں جیسے کوئی عورت چلا رہی ہے کہ میرے بچوں
کو بچاؤ۔ میرے بچوں کو بچاؤ۔ پھر اُس کی ایسی آواز آئی کہ جیسے کوئی شیشہ ٹوٹا
ہے۔ یہ شخص دوڑ کر اُس مکان میں گیا جہاں سے یہ آواز آرہی تھی۔ اس مکان کا
نمبر ۱۷ تھا اسمیں سے ابھی تک آواز آرہی تھی کہ میرے بچوں کو بچاؤ۔ اُسنے دروازہ
کھٹکھٹایا اور کہا کہ میں پولیسمین ہوں۔ جلد دروازہ کھولو۔ یہ شخص اپنے ہمراہ ایک اور
کانسٹبل لیگیا تھا۔ تین چار منٹ کے بعد ایک عورت نے دروازہ کھولا اور انہوں نے
دیکھا کہ دو بچے ایک عورت کو چمٹے ہوئے تھے اور وہ عورت چلا رہی تھی کہ میرے
بچوں کو بچاؤ۔ دراصل یوں ہوا کہ اس عورت نے خواب میں دیکھا کہ مکان میں آگ
لگی ہوئی ہے اور جب وہ بیدار ہوئی تو یہ خواب اُسپر اسقدر طاری رہا کہ اُس نے
سمجھا کہ واقعی مکان کو آگ لگی ہوئی ہے چنانچہ اُسنے چلانا شروع کیا اور
گود کے بچہ کو شیشہ توڑ کر گلی میں پھینک دیا۔ گلی میں ایک سپاہی کھڑا تھا۔
اُسنے سمجھا کوئی گٹھڑی آئی ہے جب اٹھایا تو اُس میں ایک اٹھارہ ماہ کا بچہ تھا
اور بچہ کی کنپٹیوں سے خون جاری تھا یہ زخم اُس ٹوٹے ہوئے شیشہ کا تھا جسمیں
سے زبردستی اُس عورت نے بچہ کو باہر پھینک دیا تھا تاکہ وہ جل نہ جائے اگر سپاہی
نہ آتے تو ضرور وہ دوسرے بچوں کو بھی باہر پھینک دیتی۔ فوراً اُس کے خاوند
کو خبر کر دیگئی اور بچہ کو ہسپتال میں لیگئے۔ مجسٹریٹ نے اسکو سشن سپرد کر دیا کہ خواب
کوئی بریت نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے خاوند کا گلا کاٹ ڈالے اور پھر کہدے
کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایسا کرنا چاہیئے تو وہ جرم سے بری نہیں ہوسکتا۔

ام - ماری

(۱۸۶۱ء)

مسٹر ام - ماری نے ثابت کر دیا کہ بیرونی اعضار کے چھونیسے خواب آجاتے ہیں - اُسنے مفصلہ ذیل تجربے دکھائے :-

اُسنے ایک پر سے ایک شخص کی ناک اور ہونٹوں کو چھوا اور اُس شخص نے خواب دیکھا اُسکے چہرہ پر پلاسٹر لگا ہوا تھا ؛

اُسنے ایک شخص کے کانوں کے پاس قینچی یا مقراض کو ہلایا اور اُس شخص نے خواب دیکھا کہ گھنٹے بج رہے ہیں ؛

اُسنے ایک شخص کو خوشبو کی شیشی سنگھائی اور اُس شخص نے خواب دیکھا کہ وہ عطار کی دوکان میں بیٹھا ہے ؛

اُسنے ایک شخص کو دیا سلائی سنگھائی اور اُسنے خواب دیکھا کہ وہ سمندر کے کنارہ کھڑا ہے اور ایک باروت کے میگزین کو آگ لگ گئی ہے اُسنے ایک ٹکڑا گرم سرخ لوہے کا ایک شخص کے ناک کے پاس رکھا اور اُسنے خواب دیکھا چور آگئے ہیں اور لوگوں کے پاؤں جلا رہے ہیں ؛

اُس نے ایک شخص کے کان کے پاس ایک لفظ کہا اور اُس نے مکھیوں کی آواز کو خواب میں سُنا ؛

ایک قطرہ پانی کا اُسنے ایک شخص کے ماتھے پر ٹپکا دیا - اور اُس نے خواب میں اپنے آپ کو اٹلی میں پایا اور اُسکو پیاس محسوس ہوئی ؛

اُسنے سرخ کاغذ کی اوٹ میں روشنی دکھائی اور خواب دیکھنے والے نے بجلی دیکھی ؛

مسٹر جان اس وریتھ

(۱۸۷۴ء)

ہارٹ فورڈ ٹائمز کے اڈیٹر نے یہ خواب بیان کیا ہے :-

بیٹے لڑا ہے اور کہتا ہے کہ اماں تجھے میرے پہلے بستر پر لٹادو۔ یہ خواب دیکھ کر مسز کوبن جاگ اٹھیں مگر پھر سو گئیں۔ اسیطرح تین بار ہوا۔ تیسری مرتبہ خواب میں کوبن کے ساتھ گورکن بھی نظر آیا اور مسز کوبن نے دیکھا کہ وہ اُسکے بیٹے کے جسم پر پھاوڑا مار رہا ہے۔ علے الصباح مرحوم کی والدہ اٹھ کر گوبن کے پاس گئی اور اُسپر سخت ناراض ہوئی۔ بڑی ٹال مٹول کے بعد کوبن نے اقبال کیا۔ پھر اُسپر نالش ہوئی اور مبلغ پانچ پونڈ اُسکو ہرجانہ دینا پڑا۔

ریورنڈ سٹیفن بارکلے ڈریوری

(۱۸۶۵ء)

عجیب پیشینگوئی کے عنوان میں اخبار ٹائمز مورخہ ۱۷ اپریل ۱۸۶۵ء میں ایک عجیب خواب چھپا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اپنے آپ کو مُردہ دیکھا اور پھر مرگیا:۔

ریورنڈ سٹیفن بارکلے ڈریوری ایک پادری تھا اور اُسکی عمر ۲۶ سال کی تھی ایک دن اسنے اپنے دوست مسٹر چارلس ہاکسن سے بیان کیا کہ میںنے خواب دیکھا کہ میں دفن ہونے لگا ہوں۔ پھر میں اپنے تابوت کے ساتھ قبر کے پاس گیا اور پھر قبر میں دفن ہو گیا۔ میںنے گورکن سے پوچھا کہ کسکو دفن کرو گے اُسنے کہا کہ تمکو۔ میںنے کہا کہ میں زندہ ہوں اسپر وہ مجھ سے قبر کی قیمت طلب کرنے لگا اور پھر میری نیند کھل گئی۔ مسٹر چارلس ہاکسن نے اس معاملہ کو معمولی معاملہ خیال کیا۔ دوسرے دن مسٹر ڈریوری گتے کو لیکر دریا پر نہلانے لیگیا۔ مسٹر ڈریوری بالکل خوش اور بشاش تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کتا تنہا واپس آیا اور مسٹر موصوف کا کچھ پتہ نہ تھا۔ دوسرے دن اُس کی نعش دریا میں سے برآمد ہوئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مسٹر ڈریوری کو آنکھوں سے کم دکھائی دیتا تھا اِسلئے پاؤں پھسل گیا اور گر کر دریا میں ڈوب گیا۔ جو اُسنے خواب دیکھا تھا عین عن پورا ہو گیا۔

اس شخص کو خوابوں پر چنداں اعتبار نہ تھا کیونکہ اسکا خیال تھا کہ ہمیشہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں - ایک خواب انسانی ہوتے ہیں - دوسرے شیطانی اور تیسرے روحانی - اسلیئے زیادہ تر ان کا قائل نہیں ہونا چاہیئے - اسنے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ وہ ایک بڑے پہاڑ کے دامن میں کھڑا ہوا ہے اور اس پہاڑ کی چوٹی عمود وار ہے - اس پہاڑ کے بائیں طرف ایک خوفناک نشیب تھا - اور اس میں گندھک اور رال کے جلنے کی بدبو آتی تھی اور اسقدر طپش تھی کہ انسان بے قرار ہوا جاتا تھا - اس نے چاہا کہ اس دھوئیں اور آگ سے بھاگے کہ اندر سے کسی نے رعد کی طرح گرج کر کہا کہ کہاں جاتا ہے کوئی رستہ نہیں ہے - اگر رستہ ہے تو وہ تنگ سی گلی ہے اسمیں سے جاؤ - ناچار اس نے وہی گلی اختیار کی - اس گلی میں اس خوفناک غار سے اسقدر گرم ہوا آتی تھی کہ قریب تھا کہ یہ جلکر اس غار میں گر جائے کہ اس کی نظر آسمان کی طرف جا پڑی اور اسنے دیکھا کہ ایک شخص مقدس صورت ایک سبز پہاڑ پر کھڑا ہے اور آسمان نے اسپر سایہ کیا ہوا ہے اسنے اسکو اس گرم اور تاریک گلی سے نکالکر بچالیا - اور پھر اس کی آنکھ کھلگئی - یہ پادری بعد ازاں چشم پر آب ہو کر یہ خواب بیان کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ یہ رویائے صادقہ تھا یعنے روحانی خواب تھے وہ گلی دنیا تھی - وہ غار دوزخ کا نمونہ تھا اور مجھے بچانے والا خداوند یسوع مسیح تھا - شکر ہے کہ میری جان بچ گئی اور مینے نجات پائی ؟

جے - نویل پیٹن

(۱۸۸۲ء)

مفصلہ ذیل خط اس شخص نے مسٹر کرو کے نام لکھا تھا - مسٹر کرو کو فوق العادت باتوں کے حل کرنیکا بیحد شوق تھا اور انہیں دنوں میں وہ پاگل ہوگئی تھی - وہ خط یہ ہے :-

ڈیر مسٹر کرو - میں آپ کو اپنی والدہ کا خواب سناتا ہوں - میری والدہ نے خواب دیکھا کہ وہ ایک اونچے پہاڑ پر کھڑی ہیں اور ایک طرف انکے میرا والد کھڑا ہے - دوسری طرف میری بڑی بہن امیلی کھڑی - پھر میں کھڑا ہوں اور پھر میری

مسٹر جان اس ورتھ نے خواب دیکھا کہ وہ ہارٹ فورڈ سے گاڑی میں سوار ہوئے اور بجلی کی سرعت کے ساتھ گاڑی جا رہی ہے ہر چند وہ چاہتے ہیں کہ ریل ٹھہرے اور وہ اُتریں مگر یہ ریل نہیں ٹھہرتی۔ رفتہ رفتہ ریل کی رفتار میں کمی ہوئی اور گاڑی ایک اسٹیشن پر اُتری اور وہ دیگر مسافران کے ہمراہ گاڑی سے اُترے۔ ایک مسافر سے اُنہوں نے پوچھا کہ یہ کیا مقام ہے۔ اُسنے کہا یہ سینٹ لوئس ہے خواب دیکھنے والے نے کہا کہ مجھے سینٹ لوئس سے کیا مطلب۔ مینے ہارٹ فورڈ میں جانا ہے۔ یہ سُنکر وہ مسکرایا اور چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اُسنے اپنے خسر پور یعنے بیوی کے حقیقی بھائی کو دیکھا جسکی ایک سال سے اُسکو کچھ خبر نہ تھی۔ دونوں بھائی بڑے تپاک سے ملے اور وہ اسکو ایک ہوٹل میں لیگیا اور شراب پلائی اور خاطر اور تواضع کی۔ یہ خواب دیکھ کر وہ بیدار ہؤا۔ صبح اُسنے توکل برخدا ایک خط مہمل پتہ پر سینٹ لوئس کی جانب روانہ کیا۔ اتفاق دیکھئے کہ دو ہفتے کے بعد ایک خط سینٹ لوئس سے اُسکے نام آیا۔ جب میاں بیوی نے کھولا تو اس میں اُنکے خط کا جواب تھا اور واقعی مسز اس ورتھ کا بھائی سینٹ لوئس میں تھا ؛

اس کے بعد کہانی ختم ہو جاتی ہے۔ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ بھائی آکر ملا یا نہیں یا کسی اور شخص نے اُسکے بھائی کی طرف سے دل لگی دیکھنے کے لئے خط لکھا تھا ؛

سر ہنری ہالینڈ ایم ڈی ایف آر ایس

(۱۸۷۳ء)

اس فاضل مصنف کا خیال ہے کہ خواب کی نسبت بیداری میں زیادہ اس قسم کے نظارہ دیکھنے میں آتے ہیں جو عموماً لوگ خواب میں دیکھتے ہیں۔ انسان اگر تصوّر کی آنکھ سے دیکھے اور غور کرے تو اس قسم کی صورتیں اکثر اُسکی نگاہوں کے روبرو موجود ہوتی ہیں اسلئے خواب کا مدار نیند پر ہی نہیں ہے ؛

رابرٹ موفٹ مشنری

(۱۸۸۱ء)

اور اسکو گھڑی دیکھ کر معلوم ہؤا کہ اسکو سوتے ہوئے بمشکل دس منٹ ہوئے تھے ؛

خواب میں یادداشت

(اُنیسویں صدی)

اڈنبرا کی ڈسپنسری میں ایک عورت بیمار ہو کر آئی اور ڈاکٹر ڈیکن کے زیر علاج رہی۔ یہ عورت خواب میں بڑی باتیں کرتی تھی اور غور سے دیکھنے سے معلوم ہؤا کہ وہ دو تین سال گذشتہ باتوں کا ذکر کر رہی ہے ؛

ڈاکٹر گریگری

(اُنیسویں صدی)

ڈاکٹر گریگری ایک دفعہ گرم پانی کا برتن پاؤں کے قریب رکھ کر سو گئے اور اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ آتش خیز پہاڑ پر کھڑے ہوئے ہیں۔ پھر ایک دفعہ اُن کا کپڑا بدن سے سوتے میں جاڑے کے موسم میں اُتر گیا اور اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ ہڈسن کی خلیج کے گرد و نواح میں ہیں اور سخت سردی پڑ رہی ہے۔ ایک دفعہ اُن کے دانت میں درد تھا اور اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ انکا دانت اُکھڑا جا رہا ہے ؛

رابرٹ ڈنگلی سن ام۔ ڈی

(اُنیسویں صدی)

ان کا خیال ہے کہ جیسی حالت جسم کی ہو اسی قسم کے خواب آتے ہیں اگر آدمی کو غم و غصہ طاری ہو تو ویسے ڈراونے خواب دیکھتا ہے اور اگر تھکا ہؤا ہو تو تکان کے متعلق خواب اسکو دکھائی دیتے ہیں جیسی حالت جسم کی عالم بیداری میں ہو ویسی ہی پھر خواب میں نظر آتی ہے ؛

مسٹر کبی کا مقدمہ

مسٹر کبی ایک قاتل کا ذکر کرتے ہیں کہ اُسنے ارتکاب جرم سے چند سال پہلے

بہن اگنیس کھڑی ہے۔ میری والدہ نے دیکھا کہ ہم سب خاموش کھڑے تھے کہ اتنے میں ایک خوفناک کوتاہ قامت شکل ایک کلہاڑی لئے اس جگہ آئی اور اسنے وہ کلہاڑی ہم سب کو مارنے کے لئے اٹھائی۔ میری والدہ نے چیخ ماری اور ایک سٹول اٹھا کر کلہاڑی کے آگے کرنا چاہا۔ مگر کچھ پیش نہ گئی اور وہ کلہاڑی میری بہن کیتھرائن کو لگی اور خون بہنے لگا۔ پھر اُس خوفناک صورت نے دوبارہ کلہاڑی اٹھائی اب کے میری بہن اگنیس کو لگی اور پھر وہ غائب ہوگئی اور میری والدہ بیدار ہوگئیں۔ کئی دن تک اُن کو اس خواب کا خیال رہا اور وہ بیتاب رہیں۔ اُنہوں نے سمجھا کہ کوئی شخص میرے والد کا دشمن اُنکے بچوں پر ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے۔ ہر چند یہ خواب تھا مگر میری والدہ ڈری ہوئی تھی کئی ماہ تک اُسکو عید نہ آئی اور ہر روز رات کے وقت وہ اُٹھ کر ہر کمرے میں ڈھونڈا کرتی تھی کہ شائد قاتل چھپا کھڑا ہے۔ آخر کار ہم تینوں کو سرخ بخار ہوگیا۔ ہر چند جد و جہد ہوئی مگر میری دونوں بہنیں مرگئیں اور میں بچ گیا۔ واقعی اُنکا خواب اسطرح پر پورا ہوا۔

میں ہوں آپ کا صادق
جے۔ نوئیل۔ پیٹن

خواب میں وقت

ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خواب میں ہم بہت سا وقت صرف کرتے ہیں یعنے خواب میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت گذر گیا ہے۔ مگر دراصل یہ بات نہیں ہوتی۔ چند سکینڈ میں ہم بہت کچھ دیکھ جاتے ہیں۔ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ بطور سپاہی فوج میں داخل ہوا ہے۔ پھر وہ لڑائی کے وقت بھاگا ہے۔ گرفتار ہوا ہے اور تجویز ہوکر حکم دیا گیا ہے کہ بندوق مار کر مار دیا جاوے۔ دفعتاً ایک توپ پاس کے کمرہ سے چلی وہ بیدار ہوگیا۔ معلوم ہوا کہ وہ خواب اُسنے توپ کے چلنے سے ہی دیکھا تھا یعنے دو سکینڈ میں یہ تمام نظارہ اُسکی آنکھوں کے سامنے سے گذر گیا۔

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اُسنے بحر اوقیانوس عبور کیا ہے اور چودہ یوم امریکہ میں رہا ہے۔ واپسی پر وہ سمندر میں گر پڑا ہے یہ خواب دیکھ وہ ڈر سے جاگ اٹھا

ہے اور وہاں جاکر کہتا ہے کہ جو میں کہوں کرو ورنہ یہاں بلا کر غائب کر دونگا۔ جسکلین نے انکار کر دیا۔ اسپر بڑی دیر تک تکرار ہوتی رہی آخر کار مصالحت اس بات پر ہوئی کہ شیطان نے ایک بدمعاش کا نام لیا اور کہا اسکو اپنی جگہہ بھیجدنا اور اسے جسکلین کو کہا کہ جاؤ۔ چند دنکے بعد وہ بدمعاش ڈوب کر مرگیا۔ لوگوں کا خیال یہ تھا کہ ڈوب کر مرا ہے۔

عجیب اتفاق

ایک لیڈی نے اڈنبرا میں ایک گھڑی مرمت کے لئے گھڑی ساز کو دی اور بہت مدت تک تقاضا کیا مگر گھڑی ساز لیت ولعل کرتا رہا۔ اور یہی کہتا رہا کہ آج بنی ہے کل بنی ہے۔ آخرکار ایک دن اُس لیڈی نے خواب میں دیکھا کہ گھڑی ساز کے شاگرد سے وہ گھڑی بازار میں گر کر اس طرح پر چکنا چور ہوئی ہے کہ اب مرمت ناممکن ہے جب لیڈی نے جاکر تحقیقات کی تو اصل معاملہ یہی تھا جو اُس نے خواب میں دیکھا تھا۔

ڈاکٹر رابرٹ میکنش

(انیسویں صدی)

یہ مشہور ڈاکٹر مفصلۂ ذیل خواب بیان کرتا ہے:۔

مس ار۔ ایک جوان لیڈی کی جو اوشائر کی رہنے والی تھی ایک افسر کے ساتھ جو سر جان مور کے ساتھ اسپین کی لڑائی میں گیا بڑی محبت تھی۔ جب یہ افسر رخصت ہونے لگا تو اس لیڈی کو بہت صدمہ ہوا اسکو یہ یقین ہوگیا کہ اب میرا پیارا واپس نہیں آئیگا۔ ہرچند لوگوں نے اسکو تسلی دی مگر اسکو قرار نہ آیا۔ آخر ایک دن اُس نے خواب میں دیکھا کہ وہ افسر زخمی اور خون میں بھرا ہوا آیا اور اُسکے بستر کا پردہ اُٹھا کر کہنے لگا کہ میں قتل ہوگیا ہوں۔ تم نے غم نہ کرنا صبح لیڈی نے اپنے والدین کو کہا کہ تاریخ خواب یاد رکھو۔ اور چند دن میں ہمیالہ بیمار ہو کر مرگئی۔ واقعی اُسی تاریخ وہ شخص قتل ہوا تھا۔

خواب دیکھا تھا کہ اُس نے کسی آدمی کو قتل کر دیا ہے - بعد ازاں ایسا ہی ہوا ؛

عجیب خواب

ایک معزز پادری نے ایک خاص معاملہ کے لئے چندہ فراہم کرنا شروع کیا ایک ٹین کا صندوقچہ اس مطلب کے لئے بنوایا گیا اور جب اسکو کھولکر رقم چندہ شمار کیگئی تو اُمید سے بہت کم تھی - ایک دن پادری نے خواب میں دیکھا کہ اس صندوقچے کے ایک کونہ میں ایک تین پونڈ کا نوٹ جو ایک لیڈی نے دیا تھا پڑا رہگیا ہے - چنانچہ صبح اُٹھکر اس صندوقچہ کی دوبارہ پڑتال کی اور اُسمیں سے وہ نوٹ برآمد کیا ؛

عجیب خواب

ایک مکان میں دو بہنیں اور ایک بھائی رہتا تھا - یہ بھائی بیمار تھا اُسکے گلے میں معمولی درد تھا - یہ دونوں بہنیں بیمار داری میں مشغول تھیں - باری باری سے یہ دونوں بہنیں بیمار بھائی کے پاس بیٹھتی تھیں - ایک بہن نے ایک اپنی سہیلی کی گھڑی مانگ لی تھی تا کہ وقت معلوم ہو - سہیلی نے تاکید کر دی تھی کہ یہ گھڑی گم نہ ہوجائے کیونکہ یہ مدت سے خاندان میں چلی آتی ہے - اتفاقاً ایک بہن نے خواب دیکھا کہ گھڑی بند ہوگئی اور ساتھ ہی بیمار بھائی کا بھی دم بند ہوگیا ہے یہ خواب دیکھ کر وہ بیدار ہوگئی اور اُٹھکر گھڑی کو دیکھا تو وہ چل رہی تھی - دوسرے دن بھی اُسنے یہ ہی خواب دیکھا اور پھر اُٹھکر گھڑی کو دیکھا تو وہ چل رہی تھی تیسرے دن پھر یہی خواب دیکھا اور جب اُٹھکر دیکھا تو گھڑی بند تھی - اتنے میں دوسرے کمرہ سے دوسری بہن کی چیخ سُنائی دی جو بیمار بھائی کے پاس بیٹھی تھی - جا کر دیکھا تو یہ بیمار بھائی دفعتاً سکتہ سے مرگیا تھا ؛

ایک شیطانی خواب

ایک جنٹلمین نے خواب دیکھا کہ اُسکو شیطان ایک کوئلے کی کان کی تہ میں لیگیا

جراحی کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ صبح اُٹھ کر اُسنے ڈاکٹر کے روبرو بیان کیا اور اُسنے بعد تشخیص بیان کیا کہ واقعی بیوی کا خیال درست تھا۔

ایک سکاچ پادری کو خواب کے ذریعہ ہدایت ہوئی

مفصلہ ذیل کہانی اڈنبرا میں بہت مشہور ہے:-

ایک پادری صاحب اپنے گھر سے سفر پر روانہ ہوئے اور چند میل کے فاصلہ پر ایک سرائے میں مقیم ہوئے۔ رات کو اُنہوں نے خواب دیکھا کہ اُنکے گھر کو آگ لگ گئی ہے اور اُنکا ایک بچہ اُس آگ میں پڑا ہوا ہے۔ یہ خواب دیکھکر وہ بیدار ہوا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔ جب گھر کے قریب پہنچا تو اُسنے دیکھا کہ واقعی گھر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ عین وقت پر پہنچا اور بچہ کو جلتے جلتے بچالیا۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اُس پادری کے دلمیں گھر کے خیالات ہوں۔ اور ممکن ہے کہ پڑوس میں کوئی جلسہ ہو اور پادری کو معلوم ہو کہ اُسکا خدمتگار وہاں سے مخمور ہو کر آئیگا اور بے احتیاط ہو جائیگا۔ اِن تمام باتوں نے مِلکر پادری کے دلپر ایسا اثر کیا کہ اسکو یہ خواب نظر آگیا۔

ایرباچ

(۱۸۸۱ء میں فوت ہوا)

ایرباچ جرمن فسانہ نویس ابھی نوجوان تھا کہ اُسنے اپنی قسمت کو لاٹری کے ذریعہ آزمانا چاہا اور خواب میں دیکھا کہ نمبر ۷۵۸۲ ضرور جیتے گا۔ یہ نمبر ایک امیر کمپنی کے قبضہ میں تھا مگر ابھی تک کچھ نہیں جیتا تھا۔ ایک ٹکٹ فروش نے ایک بستہ ٹکٹوں کا ایرباچ کو دیا۔ مگر اُسنے باوجود خواب کے نہ خریدا اور دوسرا نمبر لیا۔ جب نتیجہ نکلا تو وہی ٹکٹ جیتا۔ اُسدن سے اُسنے ٹکٹ لاٹری کا لینے سے توبہ کی۔

ایک کروٹ پر سونا

(۱۸۸۲ء)

اضلاع متحدہ کے ڈاکٹر ڈی پیتے کہتے ہیں کہ اگر تم داہنی کروٹ سوتو قدیمی

نپیلنجر ڈفوسٹ گیٹ ام ڈی

(انیسویں صدی)

یہ امریکا کا طبیب ایک خواب اسطرح بیان کرتا ہے کہ جن ایام میں ہم موہورک دریا کے کنارہ پر رہتے تھے۔ دریا پر برف جمی ہوئی تھی۔ میرے والد نے خواب میں دیکھا کہ وہ گھوڑے پر سوار ہے اور دریا کو برف پر سے عبور کرنے لگا ہے کہ برف ٹوٹ گئی ہے اور وہ دریا میں گر پڑا ہے۔ دوسرے دن وہ گھوڑے پر سوار ہوکر دریا پر سے گزرنے لگا کہ واقعی برف جو پتلی تھی ٹوٹ گئی اور وہ دریا میں گر گیا۔ پہلے کو آدمیوں نے دیکھ لیا اور اُسکو بچا لیا ورنہ جان کے لالے پڑ گئے تھے۔ اگر وہ خواب پر چلتے تو یہ حادثہ نہ ہوتا۔ جو باتیں دلیں ہوں وہ خواب کے ذریعہ دکھائی دیجاتی ہیں۔ ایک دفعہ کراٹن واٹر ورکس کا اہتمام نیویارک میں میرے سپرد تھا میں انہیں خیالات میں غرقاب تھا کہ ایک دن میں نے خواب دیکھا کہ میں نلکوں اور نالیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ میرا پاؤں پھسلا اور چند نالیوں کے درمیان ایک ۹۰ فٹ عمیق غار نظر آئی اسوقت قریب تھا کہ میں اس غار میں گر جاؤں مگر میرا ہاتھ نلکوں میں رُک گیا اور میں بچ گیا۔ یہ خواب محض خیالات کے باعث نظر آیا تھا +

خواب کے ذریعہ قتل کا ارتکاب رُک گیا

ایک لیڈی نے خواب میں دیکھا کہ اُسکی ایک بڑھیا رشتہ دار کو ایک حبشی خدمتگار نے قتل کر دیا ہے۔ یہ خواب کئی بار اُسنے دیکھا۔ اس خواب کا اُسکے دل میں اس قدر اثر ہوا کہ وہ فوراً اس رشتہ دار کے مکان میں گئی اور اُسکو کہا کہ انتظام کرو۔ چنانچہ ایک جنٹلمین کو مقرر کیا کہ اس حبشی پر نظر رکھے۔ جسوقت اس حبشی کی تلاشی لیگئی تو اُسکے پاس سے ایک خنجر برآمد ہوا اور اُسکا رنگ فق ہو گیا +

بیوی کا عجیب خواب

ایک شخص کو ایک خاص بیماری تھی جسمیں عمل جراحی ضروری تھا۔ دن کو عمل جراحی ہونا تھا۔ رات کو بیوی نے خواب دیکھا کہ اب بیماری میں تغیر و تبدل واقعہ ہوا ہے اور اب عمل

شکار کے بہانہ سے ساتھ لیجاکر ایک کنوئیں میں گرا دیا۔ اور باپ سے گھر پہنچکر کہدیا کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے۔ لیکن آخر چاہ کنعان سے سوداگروں نے نکالکر حضرت یوسفؑ کو مصر میں غلام کے طور پر فروخت کیا جہاں یہ بتدریج عزیز مصر کے درجہ تک پہنچ گئے اور انہیں بھائیوں نے کہ جنہوں نے انہیں کنوئیں میں گرایا تھا۔ قحط سے ستائے جاکر مصر سے غلہ خریدنے کی ضرورت سے اپنے آپ کو ان کے قدموں پر گرا دیا۔ اور ان کے بچپن کی خواب صحیح ثابت ہوئی ۔

حضرت یوسف اور قیدخانہ میں تعبیر خواب

زلیخا عزیز مصر کی بیوی اور طیموس بادشاہ کی لڑکی جو حضرت یوسفؑ پر دل وجان سے عاشق تھی جب حضرت یوسف کی پاکبازی کیوجہ سے اُسے کوئی وصل کی تدبیر نہ سوجھی تو تب اُن عورتوں نے جو زلیخا کی ہمراز تھیں۔ اور اُس کی طرف سے حضرت یوسفؑ کے پاس وصل کا پیام لیکر گئی تھیں۔ زلیخا سے آکر کہا۔ اگر تم یوسفؑ کو چند روز کے لئے قیدخانہ میں بھیجدو۔ تو وہاں مصیبت اُٹھا کر اس آرام کی قدر جانے اور اسوقت دل سے خود تمہارے وصل کا طالب ہو۔ زلیخا کو یہ بات پسند آئی۔ اور عزیز مصر سے کہا کہ اس غلام عبرانی نے مجھے تمام خلق میں بدنام کر رکھا ہے۔ اگر تم اسے قیدخانہ میں بھیجدو گے تو لوگوں کو یقین آجائیگا کہ میں بے قصور ہوں عزیز نے بے تمیزی سے حضرت یوسفؑ کو قیدخانہ میں بھیجدیا۔ مگر زلیخا دل سے ان کی تکلیف کی روادار نہ تھی۔ در پردہ قیدخانہ کے داروغہ سے کہلا بھیجا کہ یوسفؑ کا طوق و زنجیر اُتار کر اُنکو بہت آرام سے رکھو۔ پھر اللہ تعالٰی نے حضرت جبرئیل کو حکم دیا کہ قیدخانہ میں جاکر یوسفؑ کو علم تعبیر سکھا۔ چنانچہ حضرت جبرئیل نے انکو علم تعبیر بتایا اور وہ اس علم میں یکتا ہوئے حضرت یوسفؑ جب عبادت سے فارغ ہوتے تو قیدیوں کے خواب کی تعبیر بتایا کرتے۔ اتفاقاً اسی زمانہ میں فرعون مصر نے جو ریان ابن ولید کہلاتا تھا اور قوم عمالقہ سے تھا دو شخص قیدخانہ میں بھجوائے۔ ایک ساقی جو اُس بادشاہ کو شراب پلایا کرتا تھا اور دوسرا نانبائی جو اُسے

زمانہ کے خواب آتے ہیں جو ٹھیک ٹھیک یاد نہ ہوں۔ داہنی کروٹ سونے والے اکثر شعر بنا لیتے ہیں۔ بائیں کروٹ سونے والے کو ایسے خواب آتے ہیں جو بے سر و پا ہوں اگر کوئی شخص چاہے کہ بیوی کی گذشتہ باتوں کے خواب دیکھے تو داہنی کروٹ سوئے اگر بیوی کی آئیندہ باتوں کا خواب دیکھنا چاہے تو بائیں کروٹ سوئے ؂

حضرت یوسفؑ کا پہلا خواب

مسلمانوں کی کتابوں میں حضرت یوسفؑ کا خواب دیکھنا اور ان کا قید ہونا اور خواب کی تعبیر بتانی توریت کے بیان کے موافق ہے۔ انکا قصہ بہت عجیب اور حکایت بہت غریب ہے اور اس قصے کو قرآن کریم میں احسن القصص لکھا ہے ؂

حضرت یوسفؑ اس قدر حسین اور صاحب جمال تھے کہ آنکھ ان کے دیدار کی تاب نہ لا سکتی تھی۔ اور حضرت یعقوبؑ اپنے سب بیٹوں میں انہیں کو زیادہ چاہتے تھے۔ اور ایک دم انکی جدائی گوارا کرتے تھے۔ اسی سبب سے اُن کے سب بھائی ان سے رشک و حسد کرتے تھے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کی گود میں سوتے تھے۔ یکایک گھبرا کر اُٹھے حضرت یعقوبؑ نے اضطراب کا سبب پوچھا۔ حضرت یوسفؑ نے کہا۔ میں نے اسوقت ایک عجیب خواب دیکھا ہے جس کے سبب سے مجھے بیقراری پیش آئی۔ اور وہ خواب یہ ہے کہ میں ایک اونچے پہاڑ پر ہوں۔ اور اس کے گرد آب رواں ہے۔ اور وہ پہاڑ سبزہ اور پھولوں کی کثرت سے گویا بوستاں ہے۔ ناگاہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند آسمان سے اُترے اور اُنہوں نے مجھے سجدہ کیا۔ حضرت یعقوبؑ نے یہ خواب سنکر جان لیا کہ اونچا پہاڑ یوسفؑ کا تخت بلند ہے اور آب رواں اسکا بخت ارجمند ہے۔ روئیدگی اور سبزہ سعادت اور کرامت کی بنیاد ہے۔ گیارہ ستاروں اور ماہتاب اور آفتاب سے گیارہ بھائی اور ماں باپ مراد ہے۔ اور سجدے سے یہ مقصد ہو کہ یہ سب یوسفؑ کا فرمان اور حکم اُٹھائیں گے۔ اور عجز و نیاز کی پیشانی انکے سامنے جھکائینگے ؂

چنانچہ اس خواب کی تعبیر سے حضرت یوسفؑ کے دوسرے بھائیوں کو جو حضرت یعقوبؑ کی دوسری بیوی کے بطن سے تھے سخت حسد پیدا ہوا۔ اور اُنہوں نے انکو قید

جمال صورت اور کمال سیرت سے آراستہ ہے اور عزیز مصر نے اپنی بیوی کے کہنے سے
اُسے زندان میں بھیجا ہے۔ بادشاہ نے ساقی کو خواب کی تعبیر پوچھنے کے واسطے حضرت
یوسفؑ کے پاس بھیجا۔ حضرت یوسف نے کہا کہ سات موٹی گائیں اور سات سبز بالیں
سات برس ہیں جنمیں بہت اچھی زراعت ہوگی مخلوق کی آسودگی اور رفاہیت ہوگی
اور سات دبلی گائیوں اور سات سوکھی بالوں سے بھی سات برس کا عرصہ مراد ہے جنمیں
تنگی اور عسرت ہوگی لوگوں کو معاش کے حاصل کرنے میں بہت دقت ہوگی اور پچھلے سات
برس کی خشکی اور قحط سے پہلے سات برس کی رطوبت اور تازگی بالکل جاتی رہیگی ساقی
نے آکر یہ تعبیر بادشاہ سے بیان کی اور اُسے بہت پسند آئی۔ اور حکم دیا کہ یوسف کو
زنداں سے خلاص کر کے میرے پاس لاؤ۔ مگر حضرت یوسفؑ نے کہا کہ جب تک زلیخا
کے مقدمہ میں میری بے قصوری نہ ثابت ہوجائیگی تب تک میں قیدخانہ سے باہر نہیں
آئینگا۔ بادشاہ نے اس مقدمہ کو تحقیق کیا حضرت یوسفؑ بالکل بے قصور ثابت ہوئے
اور زلیخا نے اپنے جرم کا اقرار کیا۔ اسکے بعد بادشاہ نے خاص اپنی سواری کا گھوڑا
حضرت یوسفؑ کے واسطے بھیجا اور آپ اسپر سوار ہوکر بادشاہ کے پاس آئے بادشاہ اور
تمام ارکان دولت انکی صورت دیکھکر حیران ہوگئے پھر بادشاہ نے اپنے خواب کی تعبیر حضرت
یوسفؑ کی زبانی سننی چاہی انہوں نے مفصل تعبیر بیان کی۔ بادشاہ نے کہا اب کیا
تدبیر کرنی چاہیے حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ تمام ملک کے حاکموں کو حکم دو کہ مصر کے دہقانوں
کو نہایت تاکید کریں کہ جس قدر سات برس کے عرصہ میں زراعت ہوسکے کیجائیں اور پیداوار
میں سے تھوڑا سا صرف کر کے باقی غلہ انبار رکھیں تاکہ خشکی اور قحط کے برسوں میں یہ غلہ کام آئے
بادشاہ نے حضرت یوسفؑ کو اس کام کا مہتمم کیا۔ اور تمام خزانوں کا مہتمم کیا۔ جب عزیز مصر مرگیا تو
انکو اوسکی اختیار حاصل ہوئے رفتہ رفتہ ریان مصر کا بادشاہ انکا فرمانبردار ہوگیا اور کہہ دیا کہ
تم تاج و تخت کے مالک ہو میں تمہاری رضا کا تابع ہوں۔ حضرت یوسفؑ نے غلہ کا خوب انتظام
کیا اور سات برس تک ملک کی پیداوار جمع کی اس کے بعد قحط شروع ہوا۔ اور لوگوں نے
اپنا اپنا متاع صرف کیا اور سرکار سے غلہ خریدا۔ جب کچھ باقی نہ رہا تو انہوں نے حضرت یوسف

... پکار کر کھلایا کرتا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت یوسف ع ہر ایک قیدی کو خوشخبری دیتے ہیں۔ اور سب کے خواب کی تعبیر بیان کرتے ہیں اسلئے امتحان کے واسطے دو جھوٹے خواب بنائے۔ ایک نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ میں انگوروں میں سے شراب نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرا بولا کہ میرے سر پر روٹیاں رکھی ہیں اور پرندے چونچیں مار کر ان میں سے ٹکڑے کھا رہے ہیں۔ حضرت یوسف ع نے فرمایا کہ ساقی تین دن کے بعد مخلصی پاکر وہ اپنے عہدے پر ممتاز ہوگا اور بادشاہ کو شراب پلایا کریگا۔ اور نانبائی سولی پر چڑھایا جائیگا۔ اور پرندے اُسکے سر میں سے مغز نکالکر کھائیں گے۔ ساقی اور نانبائی نے حضرت یوسف ع کی گفتگو سنکر کہا ہم نے تو خواب نہیں دیکھے تھے صرف تمہاری آزمائش کے واسطے یہ باتیں بنائی تھیں۔ حضرت یوسف ع بولے جو ہونا تھا سو ہو چکا۔ اب خدا تعالی کا حکم نہیں بدلتا۔ اور ساقی کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ جب تو اپنے عہدے پر پہنچے تو موقع دیکھکر میری بھی سفارش بادشاہ سے کر دیجو۔ خدا کی قدرت سے تین دن کے بعد ساقی نے تو اپنی مراد حاصل کر لی۔ اور نانبائی سولی پر چڑھایا گیا۔ مگر ساقی بادشاہ کے روبرو حضرت یوسف ع کا ذکر کرنا بھول گیا۔ اور حضرت یوسف ع کئی برس تک قیدخانہ میں رہے۔

حضرت یوسف ع اور بادشاہ مصر کی خواب کی تعبیر

اتفاق سے بادشاہ مصر نے ایک خواب دیکھا کہ سات موٹی اور سات دبلی گائیں ہیں۔ دبلی گائیں موٹیوں کو کھا گئیں۔ پھر سات سبز اور سات خشک بالیں نمودار ہوئیں۔ پھر سات سبز اور سات خشک بالیں نمودار ہوئیں۔ اور خشک بالیں سبز بالوں پر لپٹ گئیں اور اُن کی سبزی اور رطوبت جذب کر لی۔ بادشاہ نے اس خواب کی تعبیر بڑے بڑے عالموں سے دریافت کی مگر کسی نے معقول جواب نہ دیا۔ اسوقت ساقی کو حضرت یوسف ع کا خیال آیا اور اُس نے بادشاہ سے انکا ذکر کیا۔ بادشاہ نے حضرت یوسف ع کا حال مفصل پوچھا۔ ساقی نے جواب دیا کہ انکا قصہ بہت طویل ہے میں تفصیل سے واقف نہیں ہوں۔ مگر اتنا جانتا ہوں کہ شریف زادہ اور حضرت ابراہیم ع کی اولاد میں سے ہے اور

کی غلامی اختیار کی۔ مگر پھر انہوں نے سب کو آزاد کرکے اپنے احسان کا غلام بنایا ۔

ابن سیرینؒ کی تعبیر

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں میں بڑے مشہور خواب کی تعبیر کرنے والے گذرے ہیں انکے سامنے ایک روز ایک شخص نے اپنا خواب بیان کیا کہ میں نے نماز کی اذان خواب میں کہی ہے انہوں نے جواب دیا کہ تو حج کریگا۔ اتنے میں ایک اور شخص نے آکر یہی خواب دریافت کیا اسکی تعبیر میں ابن سیرین نے جواب دیا کہ تجھپر چوری کا الزام لگایا جائیگا۔ شاگردوں نے سبب اس اختلاف کا دریافت کیا۔ کیونکہ خواب دونوں کا ایک ہی تھا انہوں نے جواب دیا کہ پہلے کے بشرے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ نیک آدمی ہے اور دوسرے کے بشرے سے شرارت اور برائی عیاں ہے میں نے اسی لئے دونوں کو الگ الگ جواب دیا ۔

سلطان محمود غزنوی

سلطان محمود غزنوی بن سبکتگین کی نسبت مشہور ہے کہ اسے خواب میں دیکھا گیا جسم اسکا تو تمام مٹی ہو چکا تھا مگر آنکھیں اسکی چشمخانوں میں بدستور پھرتی تھیں اسکی تعبیر یہ کیگئی کہ اسکی آنکھیں دیکھتی ہیں کہ وہ ملک جسپر وہ تمام جلال و جبروت سے ایکروز حکمران تھا آج اسپر دوسرے حکمران ہیں ۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کے ملفوظات میں منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک وزیر میرے والد ماجد کے سامنے ایک شخص نے حال بیان کیا کہ میں شیراز میں بطور سیاحت گیا تھا قبر سعدی کی شہر کے اندر اور قبر خواجہ حافظ کی شہر کے باہر ہے اکثر زائرین اور مجاور وہاں صبح ہوتی ہے کیونکہ بہت اچھی جگہ ہے حافظ نے خوب فرمایا ہے کہ [illegible] جہاں شہر کے لوگ تو شام کو لوٹ گئے مجھ کو وہاں کی ہوا پسند آئی میں نے کہا اے حافظ آج میں تیرا مہمان ہوں اور خرچ بھی میرے پاس نہیں تھا ابھی پہر رات گذری ہوگی کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص مشعل روشن کئے ہوئے اور ایک خوانچہ نوکر کے سر پر رکھوائے آرہا ہے پہلے تو مجھے ڈر لگا لیکن پھر میں نے اس سے اس وقت آنے کا سبب پوچھا کہنے لگا کہ میں سویا ہوا تھا۔ خواجہ حافظ نے مجھے خواب میں آکر فرمایا کہ میرا ایک مہمان بھوکا پڑا ہے اور اسکے پاس زاد راہ بھی نہیں ہے کچھ لیجا کر اسکو دیدو جو کچھ کھانا تھا جو مل سکا لیکر آگیا ہوں اسے کھاؤ یہ کہکر پانچ اشرفیاں بھی دیں اور شہر کو لوٹ گیا ۔